البنی الامی فان اللہ یجعل ذلک کفارۃ لصلوتک
ولو ترکت صلوۃ مائتی سنۃ الخ ھو موضوع

النوع العاشر

النوع العاشر عند دخول البیت

حدیث اذا دخل احدکم بیتہ فلا یجلس
حتی یرکع قال الازدی لا اصل لہ وقد اخرجہ
البیھقی من حدیث ابی ھریرۃ بلفظ اذا دخل
احدکم المسجد فلا یجلس حتی یرکع رکعتین
واذا دخل بیتہ فلا یجلس حتی یرکع رکعتین فان
اللہ جاعل لہ من رکعتیہ فی بیتہ خیرا و
اخرج البزار فی مسندہ من حدیث ابی ھریرۃ اذا
خرجت فی مجلسک فصل رکعتین یمنعانک
عن مدخل السوء قال فی مجمع الزوائد رجالہ
موثقون واخرج سعید بن منصور عن النبی صلی
اللہ تعالی علیہ وعلی الہ وسلم انہ قال صلوۃ الاوابین
صلوۃ الابرار وصلوۃ الابرار رکعتان اذا دخلت
بیتک ورکعتان اذا اخرجت

النوع الحادی عشر

النوع الحادی عشر صلوۃ الاشراق والرواتب

حدیث من صلی الفجر فی جماعۃ ثم اعتکف
الی طلوع الشمس ثم صلی اربع رکعات فی
الاولی ایۃ الکرسی ثلاثا والاخلاص فی الثانیۃ
والشمس وفی الثالثۃ والسماء والطارق وفی
الرابعۃ ایۃ الکرسی والاخلاص ثلاث مرات
الخ قال فی الذیل فیہ نوح بن ابی مریم المشہور
بالوضع حدیث من صلی الغداۃ فی مسجدہ ثم
ثم جلس یذکر اللہ الی ان تطلع الشمس فاذا

نبی امی کے پس تحقیق اللہ تعالے اسکو تیری نمازونکا کفارہ
کریگا اگرچہ تونے دو سو سال نماز ترک کی ہوگی الخ یہ موضوع ہے

قسم دسوین گہر مین داخل ہوتے وقت نماز پڑہنے کا بیان

حدیث جب کوئی اپنے گہر مین داخل ہو چاہیے کہ نا بیٹھے تا کہ نماز
پڑہ لے کہا ازدی نے اسکا کچھ اصل نہین اور بیہقی نے
ابی ہریرہ سے ان الفاظ سے روایت کی ہے جب کوئی تمسے
مسجد مین داخل ہو چاہیے کہ نہ بیٹھے جب تک دو رکعت نماز
نہ پڑہ لے اور جب گہر مین داخل ہو چاہیے کہ نہ بیٹھے جب تک دو رکعات
نماز نہ پڑہ لے اسلیئے کہ اللہ تعالی اوسکی دو رکعات سے گہر مین خیر
کرے گا اور بزار نے مسند مین ابو ہریرہ سے روایت کی ہے جب
تو اپنی مجلس سے نکلے تو دو رکعات نماز پڑہ وہ دو نو برائی و داخل
ہونے سے منع کرینگی۔ کہا مجمع الزوائد مین راوی اسکے ثقہ ہین
اور سعید بن منصور نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی
ہے کہ فرمایا ان حضرت نے نماز اوابین کی پاک لوگون کی نماز
ہے اور نماز پاک لوگون کی دو رکعت ہے جب تو گہر مین
داخل ہو اور جب تو خارج ہو دو رکعت ہے

قسم گیارہوین۔ نماز اشراق اور رواتب اور وتر کے بیان

حدیث جو نماز فجر کی جماعت کے ساتھہ پڑہے پہر سورج نکلنے
تک اعتکاف مین بیٹہا رہے پہر چار رکعات پڑہے پہلی
مین آیۃ الکرسی تین مرتبہ اور اخلاص اور دوسری مین والشمس
اور تیسری مین والسماء والطارق اور چوتھی مین آیۃ
الکرسی اور اخلاص تین مرتبہ الخ کہا ذیل مین اسمین نوح
بن ابی مریم ہے جو وضع مین مشہور ہے حدیث
جو شخص فجر کی نماز مسجد مین پڑہے پہر سورج
نکلنے تک بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتا رہے پھر جب

طلعت حمد الله وقام فصلی رکعتین الخ قال
فی الذیل فیه ابراهیم بن حبان ساقط وقیل
ضعیف یحدث عن الثقات بالموضوعات حدیث
من صلی رکعتین بعد رکعتی المغرب بفاتحة
الکتاب والاخلاص خمس عشرة مرة الخ قال
ابن حجر هذا متن موضوع حدیث رکعتان
بعد العشاء بالاخلاص عشرین مرة فی اسناده
کذاب حدیث رکعتان بعد المغرب فی
الاولی الاخلاص خمس وعشرون مرة وفی الثانیة
احدی وثلاثون مرة فی اسناده متهم حدیث
من لم یلازم علی اربع قبل الظهر لم ینل شفاعتی
قال النووی لا اصل له حدیث الوتر اول
اللیل سخط للشیطان واکل السحور رضاة
للرحمن موضوع وضعه ابان بن جعفر البصری
حدیث اربع رکعات فی ظلمة اللیل باربع
قلاقل موضوع حدیث عشر رکعات
بعد المغرب فی کل رکعة الاخلاص اربعین مرة
لا یصح **النوع الثانی عشر** صلوة رویة
النبی صلی الله تعالی علیه وآله وسلم حدیث
رکعتان لیلة الجمعة بخمس وعشرین الاخلاص
وبعد السلام یصلی علی النبی صلی الله تعالی و
آله وسلم الف مرة لا یصح فیه مجاهیل
حدیث الغسل لیلة الجمعة وصلوة رکعتین
الخ فی اسناده کذاب **النوع الثالث
عشر** صلوة قضی الدین وحفظ النفس وغیرہ

سورج نکل پڑے اللہ کی حمد کرے اور کہڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑہے
الخ کہا ذیل مین اسمین ابراہیم بن حبان ہے جو ساقط ہی اور بعض نے
کہا ہے ضعیف ہی ثقون سے موضوع حدیثین بیان کرتا ہی حدیث
جو شخص دو رکعت نماز بعد سنتین مغرب کے ساتھ فاتحۃ الکتاب اور
پندرہ مرتبہ سورت اخلاص کے پڑہے الخ کہا ابن حجر نے یہ متن
موضوع ہے حدیث دو رکعات بعد عشاء کے ساتھ
بیس مرتبہ اخلاص کے اس کے اسناد مین کذاب ہے
حدیث دو رکعت بعد مغرب کے پہلی مین پندرہ مرتبہ
اخلاص اور دوسری مین اکتیس مرتبہ۔ اس کے اسناد مین
متہم ہے حدیث جو شخص چار رکعات ظہر کے پہلے
اپنے اوپر لازم نہ پکڑے اُس کو میری شفاعت نہ پہونچے گی
کہا نووی نے اسکا کچھ اصل نہین حدیث وتر اول رات
مین شیطان کیلئے غصہ دلانا ہے اور سحری کا کہانا اللہ کی
رضا ہے۔ موضوع ہے اسکو ابان بن جعفر بصری نے بنایا ہے
حدیث چار رکعات اندہیری رات مین ساتہہ چار قلاقل
کے موضوع ہے (مراد چار قلاقل سے ایک قل یا یہا الکفرون دوسری
قل ہو اللہ احد تیسری قل اعوذ برب الفلق چوتہی قل اعوذ برب الناس
ہے) حدیث دس رکعات بعد مغرب کے ہر رکعت مین چالیس مرتبہ
اخلاص یہ صحیح نہین **قسم بارہوین** نماز دیکہنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے بیان مین حدیث دو رکعت جمعہ کی رات مین ساتہہ
پچیس مرتبہ اخلاص اور بعد سلام کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار
مرتبہ درود بہیجے۔ صحیح نہین اسمین مجہول ہین حدیث
جمعہ کی رات مین غسل کرنا اور دو رکعت نماز پڑہنی الخ اسکے
اسناد مین کذاب ہی **قسم تیرہوین** اوس نماز کے بیان
مین جو ادا قرض اور نگاہ رکہنے نفس اور ۔۔۔

النوع الثانی عشر

النوع الثالث عشر

کتاب صدقة الفرض

المال والولد **حديث** من اصابه دين
فليتوضأ وليصل اذا زالت الشمس اربع ركعات
ويقرأ في كل ركعة الحمد و قل هو الله احد و اية الكرسي
فاذا سلم قرأ اللهم مالك الملك الى بغير حساب
ثم يقول يا فارج الهم و يا كاشف الغم يا مجيب دعوة
المضطرين يا رحمن الدنيا والاخرة و رحيمهما
ارحمني رحمة واسعة تغنني بها عن رحمة من
سواك و اقض ديني فان الله يقضي دينه في
اسناده كذاب **حديث** الصلوة لحفظ
النفس و المال والولد موضوع **كتاب**
صدقة الفرض و التطوع والهدية والقرض و
الضيافة **حديث** ادوا الزكوة وتحروا بها
اهل العلم فانه ابر واتقى رواه هبة الله بن
المبارك السقطي عن عائشة مرفوعا وهو باطل
موضوع و اكثر اسناده مجاهيل **حديث**
في الركاز العشر رواه ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا
وقال باطل وفي اسناده عبد الله بن نافع متروك
و تابعه يزيد بن عياض عن نافع وهو متروك
ايضا **حديث** لا يجتمع على مومن خراج و عشر
رواه الخطيب عن ابن مسعود مرفوعا قال ابن
حبان وابن عدي باطل لم يروه الا يحيى بن عبيد
وهو دجال و انما حكاه ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم من قوله فوصله وكذا قال البيهقي **حديث**
صدقة الفطر على كل صغير وكبير ذكر وانثى يهودي
او نصراني حر او مملوك نصف صاع بر او صاع من

مال اور اولاد کے واسطے ہے **حدیث** جسپر قرض ہو جائے
چاہئیے کہ وضو کرے اور جب سورج ڈہل جائے تو چار رکعات
نماز پڑہے اور ہر رکعت مین الحمد اور قل ہو اللہ احد اور آیۃ
الکرسی پڑہے پہر جب سلام پھیرے یہ پڑہے اللہم مالک الملک تا بغیر حساب
تک پہر کہے ای کہولنے والے غم کے اور ای کہولنے والے غم کے ای
قبول کرنیوالے دعا بیقراروں کے ای مہربان دنیا و دین کے اور رحیم
ان دونو کے مجہپر بہت رحمت کر مجہے بسبب رحمت کے سب سے غنی
کر اور میرا قرض ادا کر۔ اللہ تعالی اوسکا قرض ادا کرتا ہے اسکے
اسناد مین کذاب ہی **حدیث** نماز حفظ نفس اور مال اور اولاد
کی موضوع ہے۔ **کتاب** فرضی اور نفلی صدقہ اور
ہدیہ اور قرض اور ضیافت کے بیان مین **حدیث**
زکوۃ ادا کرو اور اس سے اہل علم کی کوشش کرو اس لئے
کہ اسمین بہتری اور اتقا ہے یہ ہبۃ اللہ بن مبارک السقطی
نے عائشہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور یہہ باطل موضوع
ہے اور اکثر اسناد اسکی مجہول ہے **حدیث** دفینہ مین
دسوان حصہ ہے۔ یہ ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے۔ اور کہا باطل ہی اسکی اسناد مین عبد اللہ بن نافع
متروک ہی اور یزید بن عیاض نافع سے اسکا تابع ہوا ہے وہ بہی
ضعیف ہے **حدیث** کسی مومن پر خراج اور عشر جمع نہین ہوتا
یہ خطیب نے ابن مسعود سے مرفوع روایت کی ہے کہا ابن حبان
اور ابن عدی نے باطل ہے۔ نہین روایت کیا اسکو مگر یحیی
بن عبید نے اور وہ دجال ہی لیکن حکایت کی اوسکی ابو حنیفہ نے
حماد سے اوس نے ابراہیم سے اوسکے قول سے اور اوسکو وصل کیا
اور ایسا ہی کہا ہے بیہقی نے **حدیث** صدقہ فطر کا ہر چہوٹے اور
بڑے مرد اور عورت یہودی اور نصرانی آزاد اور غلام پر گیہون سے نصف صاع ہی اور

تمر او صاع من شعیر رواہ الدارقطنی عن ابن
عباس مرفوعا و زیادۃ یہودی او نصرانی موضوع
تفرد بہا سلام الطویل وہو متروک **حدیث**
لیس فی الحلی زکوۃ قال البیہقی باطل لا اصل لہ
حدیث لکل شی زکوۃ و زکوۃ البیت ضیافۃ
قال فی الذیل وضعہ احمد بن عثمان او شیخہ
حدیث باکروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطی
الصدقۃ رواہ ابن عدی عن انس مرفوعا و فی
اسنادہ وضاع و مجہول و کذاب و اخرجہ الطبرانی
من حدیث علی باسناد اخر و فیہ ضعف **حدیث**
الفقراء مناديل الاغنياء يمسحون بها ذنوبهم
رواہ العقیلی عن انس مرفوعا و ہو من نسخۃ
موضوعۃ **حدیث** اذا ردت السائل ثلاثا
فلا باس ان تزبرہ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس
وقال تفرد بہ الولید بن الفضل العنزی قال ابن حبان
وہو یروی المناکیر التی لا یشک انہا موضوعۃ
وقد رواہ البیہقی من غیر طریقہ **حدیث**
ان جماعۃ من الصحابۃ ذہبوا الی رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ و الہ وسلم لیسالوہ فقال جئتم
تسالونی عن الصنیع لمن یحق لا ینبغی صنیع الا
لذی حسب او دین و جئتم تسالونی عن جہاد
الضعیف وہو الحج والعمرۃ و جئتم تسالونی عن
جہاد المرأۃ فان جہاد المرأۃ حسن التبعل لزوجہا
و جئتم تسالونی عن الارزاق من این ابی اللہ ان
یرزق عبدہ الا من حیث لا یعلم رواہ ابن حبان

ایک صاع اور جو وں سے ایک صاع ہے یہ دارقطنی نے ابن عباس
سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور زیادتی یہودی اور نصرانی کی
موضوع ہے سلام طویل اس سے متفرد ہوا ہے اور وہ متروک ہے
حدیث زیور میں زکوۃ نہیں ہے کہا بیہقی نے باطل ہے اسکا
کچھہ اصل نہیں ہے **حدیث** ہر شے کیلئے زکوۃ ہے اور گھر کی زکوۃ
ضیافت ہے کہا ذیل میں اسکو احمد بن عثمان یا اوسکے شیخ نے بنایا ہے
حدیث صبح کے وقت صدقہ دو اسلئے کہ مصیبت صدقہ
کو نہیں روندتی۔ یہ ابن عدی نے انس سے مرفوع روایت کی ہے اسکے
اسناد میں وضاع اور مجہول اور کذاب ہے اور طبرانی نے علی سے
دوسری سند سے روایت کیا ہے اور اوسمیں ضعف ہے **حدیث**
فقیر غنیوں کے رومال ہیں وہ انکی سبب اپنے گناہوں کو پونچھتے ہیں
یہ عقیلی نے انس سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور یہ نسخہ موضوعہ
سے ہے **حدیث** جب تو سوالی کو تین مرتبہ رد کرے تو خوف
نہیں کہ تو بھی اوسکی زیارت کرے۔ یہ دارقطنی نے ابن عباس سے
روایت کی ہے۔ اور کہا ولید بن الفضل العنزی اس سے متفرد ہوا ہے
کہا ابن حبان نے یہ ایسی مناکیر روایت کرتا ہے جنکے موضوع ہونے میں شک
نہیں ہوتا اور بیہقی نے غیر اس طریق سے روایت کیا ہے **حدیث**
تحقیق ایک جماعت صحابیوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی
طرف کچھہ پوچھنے کو گئے فرمایا آنحضرت نے مجھسے تم پوچھتے ہو کہ صناعت
کسکا حق ہے صناعت نہیں لائق مگر صاحب حسب و دین کے
لئے اور آئے ہو اسلئے کہ مجھسے ضعیف کے جہاد کی بابت سوال
کرو وہ حج اور عمرہ ہے اور آئے ہو اسلئے کہ مجھسے عورت کی جہاد کی
بابت سوال کرو جہاد عورت کا یہ ہے کہ خاوند سے اچھی طرح معاشرت
کرے اور آئے ہو اسلئے کہ مجھکو رزق کی بابت سوال کرو کہ کہاں سے آتا ہے انکار کیا
اللہ تعالی نے اس بات سے کہ رزق دے اپنے بندے کو مگر اوس جگہہ سے کہ وہ نہیں جانتا۔ یہ ابن حبان نے

عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده مرفوعا
وقال موضوع آفته احمد بن داود بن عبد الغفار
واخرجه الحاکم فی تاریخه عن ابی هریرة وقال
غریب الاسناد والمتن و رواه الحاکم عن علی بن
الحسین عن ابیه عن علی من غیر طریق احمد بن
داود وقال لا احفظه بهذا الاسناد وهو ضعیف
بمرة واخرجه ابن عبد البر فی التمهید من الوجه
الاول **حدیث** من جاع او احتاج فکتمه
الناس و افضی به الی الله فتح الله له برزق من
حلال رواه ابن حبان عن ابی هریرة مرفوعا و
قال باطل آفته اسمعیل بن رجاء الحصنی قال
فی اللآلی اخرجه البیهقی فی الشعب من هذا الطریق
وقال ضعیف تفرد به اسمعیل بن رجاء عن موسی
بن اعین و هو ضعیف واخرجه الخطیب فی المتفق و
المفترق وقال غریب و حکی ابن حجر فی لسان المیزان
عن العجلی والحاکم توثیق اسمعیل و عن ابن حبان
انه صدوق **حدیث** من قال للمسکین
ابشر فقد وجبت لک الجنة رواه ابن عدی عن
ابی هریرة مرفوعا وقال باطل عبد الملک بن هرون
بن عنترة کذاب **حدیث** لو صدق المساکین
ما افلح من ردهم رواه العقیلی عن ابن عمر مرفوعا
وقال لا یصح عبد الاعلی بن حسین بن ذکوان المعلم
منکر الحدیث قال فی اللسان و وثقه ابن حبان و
قد رواه ابن عدی من حدیث ابی امامة باسناد
فیه متروکان وقال اخرجه ایضا الطبرانی

جعفر بن محمد سے اونے اپنے باپ سے اونے دادا سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اور کہا موضوع ہے آفت اسکی احمد بن داود بن عبد الغفار
ہے اور حاکم تاریخ مین ابوہریرہ سے لایا ہے اور کہا اسناد اور متن اسکا
غریب ہے - اور روایت کیا اسکو حاکم نے علی بن الحسین سے اونے اپنے
باپ سے اونے علی سے غیر طریق احمد بن داود سے اور کہا اونے
مین اسکو اس اسناد سے یاد نہین کہتا اور وہ ضعیف ہے اور ابن
عبد البر نے تمہید مین وجہ اول سے روایت کیا ہے **حدیث**
جو شخص بھوکا یا محتاج ہوا اور لوگون سے اوسکو چھپایا اور اوسکو
اللہ تعالے کی سپرد کیا اللہ تعالے اوسکیلئے حلال رزق کھول
دیتا ہے اسکو ابن حبان نے ابی ہریرہ سے مرفوعا ذکر کیا ہے اور کہا
باطل ہے آفت اسکی اسمعیل بن رجاء الحصنی ہے اور کہا لآلی
مین اسکو بیہقی نے شعب مین اس طریق سے روایت کیا ہے اور
کہا ضعیف ہے اسمعیل بن رجاء موسی بن اعین سے متفرد ہوا ہے
اور وہ ضعیف ہے اور خطیب اسکو متفق اور مفترق مین لایا ہے
اور کہا غریب ہے اور ابن حجر نے لسان المیزان مین عجلی اور حاکم
سے اسمعیل کی توثیق روایت کی ہے اور ابن حبان سے ہے
کہ وہ صدوق ہے **حدیث** جسنے مسکین کو کہا کہ تجھے
بشارت ہو اوسکیلئے جنت واجب ہوا - یہ ابن عدی نے ابی ہریرہ سے
مرفوع روایت ذکر کی ہے اور کہا باطل ہے عبد الملک بن ہرون
بن عنترہ کذاب ہے **حدیث** اگر مسکین سچ بولتے تو جو شخص
اونکو رد کرتا خلاصی نہ پاتا - یہ عقیلی نے ابن عمر سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اور کہا صحیح نہین ہے - عبد الاعلی بن حسین بن ذکوان
معلم منکر الحدیث ہے - کہا لسان مین اسکی ابن حبان نے توثیق
کی ہے - اور ابن عدی نے ابی امامہ سے ایسے اسناد سے
روایت کیا ہے کہ جسمین دو متروک ہین اور طبرانی بھی

من طريق اخرى و رواه العقيلي عن عائشة مرفوعاً و قال عبد الله بن عبد الملك منكر الحديث و رواه البيهقي في الشعب و رواه العقيلي ايضا عن انس باسناد فيه بشر بن الحسين الاصبهاني قال البخاري فيه نظر

حديث اعطوا السائل و ان جاء على فرس قال القزويني موضوع **حديث** ان اتاك سائل على فرس باسط كفيه فقد وجب له الحق و لو بشق تمرة ذكره في الذيل و في الوجيز و قال العراقي اخرجه احمد في مسنده عن الحسين بن علي بسند جيد و اخرجه ابو داود عنه و عن علي

حديث مسئلة الناس من الفواحش ما احد من الفواحش غيرها قال في المختصر لم يوجد

حديث من لم تكن عنده صدقة فليلعن اليهود فانها صدقة رواه الخطيب عن ابي هريرة و في اسناده متروكان و رواه الخطيب ايضا عن عائشة مرفوعا و قال باطل لا يحدث بهذا احد يعقل و رواه ابن عدي عنها و قال الحديث باطل

حديث يقول الله اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادي تعيشوا في اكنافهم فاني جعلت فيهم رحمتي و لا تطلبوه من القاسية قلوبهم فاني جعلت فيهم سخطي رواه العقيلي عن ابي سعيد مرفوعا و قال العقيلي لا يعرف من وجه يصح و في اسناده مجهول و قد اخرج الحاكم في المستدرك من حديث علي قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه و آله وسلم اطلبوا المعروف من رحماء امتي تعيشوا في اكنافهم

دوسرے طریق سے لایا ہے۔ اور عقیلی نے عائشہ سے روایت کی ہے اور کہا عبد اللہ بن عبد الملک منکر الحدیث ہے اور اسکو بیہقی نے شعب میں روایت کیا ہے اور عقیلی نے بھی انس سے ایسے اسناد سے روایت کیا ہے کہ اسمیں بشر بن الحسین الاصبہانی ہے کہا بخاری نے اسمیں نظر ہے

حدیث سوالی کو دو اگرچہ گھوڑے پر سوار ہوکر آئے کہا قزوینی نے موضوع ہے

حدیث اگر سوالی تیرے پاس گھوڑے پر فراخ ہاتھوں والے پر (سوار) ہوکر آئے تو اوسکا حق واجب ہوا اگرچہ ایک ٹکڑا کھجور کا ہو۔ یہ ذیل اور وجیز میں مذکور ہے اور کہا عراقی نے اسکو احمد نے مسند میں حسین بن علی سے ساتھ سند جید کے روایت کیا ہے اور ابو داؤد نے اس سے اور علی سے روایت کیا ہے

حدیث آدمیونکو سوال کرنا فاحش باتوں سے ہے مین فاحش باتوں سے اسکے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ کہا مختصر میں نہیں پائی گئی

حدیث جسکے پاس صدقہ نہو چاہیے کہ وہ یہود پر لعنت کرے اسلئے کہ یہ صدقہ ہے۔ یہ خطیب نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے اور اسکی اسناد میں دو متروک ہیں۔ اور بھی اسکو خطیب نے عائشہ سے مرفوعا ذکر کیا ہے اور کہا باطل ہے کوئی عاقل اس سے روایت نہیں کرتا۔ اور ابن عدی نے یہ روایت عائشہ سے کی ہے اور کہا یہ حدیث باطل ہے

حدیث فرماتا ہے اللہ تعالی طلب کرو فضل میرے رحیم بندوں سے وہ لوگ انکی اطراف مین گذارا کرتے ہین اسلئے کہ مینے انمین اپنی رحمت رکھی ہے اور سخت دلوں سے طلب کرو اسلئے کہ مینے انمین غصہ رکھا ہے۔ یہ عقیلی نے ابی سعید سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور کہا عقیلی نے یہ کسی وجہ صحیح سے معلوم نہیں ہوئی اور اسکے اسناد مین مجہول ہے اور حاکم نے مستدرک مین علی سے روایت کی ہے کہا اوسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کرو نیکی میری امت کے رحیم لوگون سے جو عیش کرتے ہین انکی اطراف مین

ولا تطلبوه من القاسية قلوبهم فان اللعنة
تنزل عليهم قال الحاكم صحيح الاسناد وقال العراقي
في تخريج الاحياء ليس كما قال وقال الصغاني موضوع
حديث انه سئل صلى الله تعالى عليه وآله وسلم
ما الغنى قال اليأس مما في ايدي الناس رواه الطبراني
عن ابن مسعود مرفوعا وفي اسناده متروك ابراهيم
بن زياد العجلي **حديث** اطلبوا الخير عند
حسان الوجوه رواه الخطيب عن ابن عباس مرفوعا
ورواه ايضا من حديثه بلفظ اطلبوا الخير عند
صباح الوجوه وفي اسناده احمد بن ابي سلمة المدائني
يحدث عن الثقات بالاباطيل ورواه باسناد
اخر عنه فيه مصعب بن سلام التميمي ضعفه يحيى و
ابن المديني وابو داود ورواه العقيلي من حديثه
باسناد فيه عصمة بن محمد الانصاري كذاب وضاع و
قد روى هذا الحديث الترمذي والطبراني من حديثه
ورواه عبد بن حميد من حديث ابن عمر وكذا رواه
ابن حبان من حديثه باسناد فيه الكديمي وضاع و
كذا رواه الطبراني من حديثه ورواه الطبراني ايضا
من حديث جابر باسناد فيه محمد بن زكريا وضاع و
رواه الخطيب من حديث انس باسناد فيه محمد بن
محمد الطرازي وضاع ورواه العقيلي من حديث
ابي هريرة وفي اسناده عبد الرحمن بن ابراهيم
ليس بشيء ومحمد بن الازهر البجلي يحدث عن الكذابين
وقد رواه الدارقطني من حديثه باسناد فيه
عبد الله بن ابراهيم الغفاري وضاع ورواه العقيلي

اور سخت دلوں سے طلب کرو اس لئے کہ انپر لعنت نازل ہوتی ہے
کہا حاکم نے صحیح الاسناد ہے اور کہا عراقی نے تخریج الاحیاء میں
ایسا نہیں جیسا اوسنے کہا ہے اور کہا صغانی نے موضوع
ہے **حدیث** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ
غنا کیا شئے ہے فرمایا ناامید ہونا اوس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے
اسکو طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعا ذکر کیا ہے اور اسکے اسناد میں ابراہیم
بن زیاد عجلی متروک ہے **حدیث** طلب کرو نیکی نزدیک خوب
شکلوں کے یہ خطیب نے ابن عباس سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور
بھی ان الفاظ سے اوسنے روایت کیا ہے۔ طلب کرو نیکی نزدیک
روشن منہ والوں کے اسکے اسناد میں احمد بن ابی سلمۃ المدینی
ہے جو جھوٹ حدیثیں ثقوں سے روایت کرتا ہے اور اسکے دوسرے
اسناد سے روایت کیا ہے جسمیں مصعب بن سلام التمیمی ہے اسکو یحیے
اور ابن المدینی اور ابو داود نے ضعیف کیا ہے اور روایت کیا ہے
اسکو عقیلی نے ایسی اسناد سے جسمیں عصمہ بن محمد انصاری کذاب وضاع ہے
اور اوسکی روایت سے اس حدیث کو ترمذی اور طبرانی نے ذکر کیا
ہے اور عبد بن حمید نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن حبان
نے اس سے ایسے اسناد سے جسمیں کدیمی وضاع ہے روایت کیا ہے اور
ایسا ہی طبرانی نے اس سے روایت کی ہے اور طبرانی نے بھی جابر سے
ایسے اسناد سے روایت کیا ہے جسمیں محمد بن زکریا وضاع ہے
اور خطیب نے انس سے ایسے اسناد سے جسمیں محمد بن محمد طرازی وضاع
ہے روایت کیا ہے اور عقیلی نے اسکو ابی ہریرہ سے روایت
کیا ہے اور اسکے اسناد میں عبد الرحمن بن ابراہیم ہے اور وہ
کچھ شی نہیں ہے اور محمد بن ازہر بجلی جو کذابوں سے روایت کرتا ہے
اور دارقطنی نے اوس سے ایسی سند سے روایت کیا ہے
جسمیں عبد اللہ بن ابراہیم الغفاری وضاع ہے اور عقیلی نے

عن عائشة باسناد فيه متروك ورواه عنها
ابن عدي باسناد فيه وضاع ورواه ايضا عنها
البخاري في التاريخ باسناد فيه عبد الرحمن بن ابي بكر
المليكي متروك قال في اللآلي روى له الترمذي و
ابن ماجة وذكر له متابعين **حديث**
استعينوا على نجاح الحوائج بالكتمان فان كل
ذي نعمة محسود رواه العقيلي عن معاذ مرفوعا
باسناد فيه سعيد بن سلام العطار قال البخاري
يذكر بوضع الحديث ورواه ابن عدي من حديث
فيه حسين بن علوان وضاع ورواه الخطيب عن
ابن عباس باسناد فيه الحسين بن عبد الله
الابزاري وهو المتهم بوضعه وقال احمد بن معين
هذا الحديث موضوع **حديث** لا تصلح الصنيعة
الا عند ذي حسب في دين كما ان الرياضة لا تصلح
الا في نجيب رواه العقيلي عن عائشة مرفوعا و
فيه يحيى بن هاشم كان يضع الحديث وذكر له
في اللآلي متابعين **حديث** اذا كان يوم القيمة
نادى مناد على رؤس الاولين والآخرين من
كان خادما للمسلمين في دار الدنيا فليقم وليمض على
الصراط المستقيم امنا غير خائف الخ رواه
ابو نعيم باسناد فيه الفاريابي وضاع **حديث**
اذا كان يوم القيمة دعا الله عبدا من عبيده
فيقفه بين يديه فيسأل عن جاهه كما يسأل
عن ماله رواه ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا وقال
لا اصل له وقد اخرجه الطبراني في الصغير و

عائشہ سے ساتھ ایسے اسناد کے روایت کیا ہے جسمین متروک ہے
اور ابن عدی نے عائشہ سے ساتھ ایسے اسناد کے جسمین وضاع ہے روایت
کیا ہے اور روایت کیا ہے اس سے بخاری نے تاریخ مین ایسے اسناد سے
جسمین عبد الرحمن بن ابی بکر الملیکی متروک ہے کہا لآلی مین ترمذی
اور ابن ماجہ نے اس سے روایت کی ہے اور اسکیلئے متابعہ ذکر کئے ہین
حدیث مدد مانگو حاجتون کے پورا کرنے پر ساتھ انکے چھپانیکے
اسلئے کہ ہر صاحب نعمت کا حسد کیا جاتا ہے اسکو عقیلی نے معاذ سے
مرفوعا ایسے اسناد سے روایت کیا ہے جسمین سعید بن سلام العطار ہے کہا
بخاری نے یہ موضوع حدیثین ذکر کرتا ہے اور ابن عدی نے اس
سے ساتھ ایسے اسناد کے روایت کیا ہے جسمین حسین بن علوان
وضاع ہے اور خطیب نے ابن عباس سے ساتھ ایسے اسناد کے روایت کیا ہے جسمین
حسین بن عبد اللہ ابزاری ہے اور وہ وضع سے متہم ہے اور کہا احمد بن
معین نے یہ حدیث موضوع ہے **حدیث** صناعت نہین صلاحیت
رکھتی مگر نزدیک صاحب حسب اور دین کے جیسا کہ ریاضت نہین صلاحیت
رکھتی مگر نجیب مین یہ عقیلی نے عائشہ سے مرفوعا روایت کی ہے
اور اسمین یحیی بن ہاشم ہے جو حدیثین بنایا کرتا تھا اور لآلی
مین اسکے متابعہ ذکر کئے گئے ہین **حدیث** جب قیامت کا دن
ہوگا آواز کریگا منادی اگلون اور پچھلون کے سر پر آواز کریگا جو شخص دنیا
مین مسلمانون کا خادم رہا چاہئے کہ کھڑا ہووے اور سیدھے
رستہ پر امن سے بلا خوف گذرے الخ اسکو ابو نعیم نے ساتھ
ایسے اسناد کے جسمین فاریابی وضاع ہے روایت کیا ہے **حدیث**
جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالے اپنے بندون سے کسی بندے کو بلاوے
گا اور اسکو اپنے روبرو کھڑا کریگا پھر اسکو اسکے مرتبہ سے سوال کریگا
جیسا کہ مال سے سوال کریگا یہ ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوع
روایت ذکر کی ہے اور کہا اسکا کچھ اصل نہین ہے اور طبرانی نے صغیر مین ابی

روی الخطیب نحوه من حدیث علی باسناد فیه
منکر حدیث ان فی الجنة دارا یقال لها الفرح لا
یدخلها الا من فرح الصبیان رواه ابن عدی وقال
لا یصح وقد رواه ابن النجار فی تاریخ بغداد من
حدیث عقبة ابن عامر والدیلمی من حدیث ابن عباس
حدیث اذا بکی الیتیم وقعت دموعه فی
کف الرحمن یقول من ابکی هذا الیتیم الذی واریت
والدیه تحت الثری من اسکته فله الجنة رواه الخطیب
عن انس مرفوعا وقال منکر جدا ورجاله ثقات
الا موسی بن عیسی البغدادی فهو مجهول و
رواه ابو نعیم فی الحلیة نحوه عن عمر حدیث
ما تعدیتم علی قصعة قوم فیقرب قصعتهم
ببطنان رواه الحرث فی مسنده عن ابن ابی موسی
مرفوعا وقال باطل حدیث من سقی الماء
فی موضع یقدر علی الماء فله لکل شربة شربها ان
کان او فاجرا عشر حسنات الخ رواه الخطیب عن انس
مرفوعا واسناده صالح بن سنان الانباری الثقفی
وضاع ومر رواه ابن عدی من حدیث عائشة من سقی
مسلما شربة من ماء فی موضع یوجد فیه الماء
فکانما اعتق رقبة وان سقاه فی موضع لا یوجد
فیه الماء فکانما احیی نسمة مومنة وفیه متهم
ومتروک ورواه عبد بن حمید باسناد فیه مجهول
حدیث من اغاث ملهوفا کتب الله له
ثلاثا وسبعین مغفرة واحدة منها فیها صلاح
امره کله واثنتان وسبعون درجات یوم القیمة

اور خطیب نے اسکی مثل علی سے ایسے اسناد کے ساتھہ روایت کی ہے
جسمین منکر ہے حدیث بیشک جنت مین ایک گھر ہے نام اوسکا
فرح ہے نہ داخل ہوگا اوسمین مگر وہ جو لڑکون کو خوش کرتا ہوگا
یہ ابن عدی نے روایت کی ہے اور کہا صحیح نہین اور ابن نجار نے تاریخ
بغداد مین عقبہ بن عامر سے اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے
حدیث جب کوئی یتیم روتا ہے تو آنسو اوسکی رحمن کے ہاتھہ مین
گرتے ہین فرماتا ہے پروردگار کسنے یتیم کو رلایا ہے جسکے ماں باپ
کو مینے زمین کے نیچے جگہہ دی ہے۔ جو شخص اوسکو چپ کرائے اوسکیلیے جنت
ہے یہ خطیب نے انس سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور کہا بہت منکر ہے اور
راوی اسکے ثقہ ہین مگر موسے بن عیسے بغدادی وہ مجہول ہے اور
ابو نعیم نے حلیہ مین مثل اسکی ابن عمر سے روایت کی ہے حدیث
تم نہین کھانا کھاتے کسی قوم کے پیالہ پر پس قریب ہوے اونکے پیالے کے
دو گروہ یہہ کو حارث نے مسند مین ابی موسے سے مرفوعا روایت کیا ہے اور
کہا باطل ہے حدیث جو شخص ایسی جگہہ پانی پلائے جہان وہ
پانی پر قادر ہے اسکے لیئے ہر گھونٹ کے بدلے جو اوسنے پیا ہے
خواہ وہ متقی ہو یا فاجر دس نیکیان ہین الخ یہ خطیب نے انس سے مرفوع
روایت ذکر کی ہے اسکے اسناد مین صالح بن سنان الانباری ثقفی وضاع
ہے اور ابن عدی نے عائشہ سے روایت کی ہے جو شخص مسلمان کو ایک
گھونٹ پانی کا ایسی جگہہ مین پلائے جہان پانی ملسکتا ہے گویا
اوسنے غلام آزاد کیا اور اگر ایسی جگہہ مین پلائے جہان پانی نہین
ملسکتا ہے گویا اوسنے مومن آدمی زندہ کیا اسمین متہم اور
متروک ہے اور عبد بن حمید نے ایسے اسناد سے روایت کیا ہے جسمین مجہول
ہے حدیث جو شخص کسی حاجت مند کی فریادرسی کرے اسکے
لیئے اللہ تہتر بخششین لکھتا ہے ایک اوسنے یہہ ہے کہ اوسکے
تمام کامون کی اصلاح کرنی ہے اور بہتر قیامت کے روز اوسکیلیے درجے ہین

رواه العقیلی عن انس مرفوعاً والمتهم بوضعه
زیاد بن ابی حسان واخرجه من طریقه البیهقی و
قال تفرد به و رواه ابن عساکر من غیر طریقه
حدیث من قضی لمسلم حاجة من حوائج الدنیا
قضی له اثنان و سبعون حاجة اسهلها المغفرة
رواه الخطیب عن انس و فی سناده فرقد **حدیث**
من وافق من اخیه شهوة غفر له رواه العقیلی
عن ابی هریرة مرفوعاً و فی سناده متروک و
قد رواه البزار والطبرانی والبیهقی بلفظ من ابلغ
اخاه المسلم شهوته حرمه الله علی النار وروی
بلفظ . من لذذ اخاه بما یشتهی کتب له الف
الف حسنة قال احمد بن حنبل هذا باطل و
محمد بن نعیم یعنی المذکور فی سناده کذاب و
رواه الطبرانی من حدیث جابر بلفظ من اطعم اخاه
خبزا حتی یشبعه وسقاه من الماء حتی یرویه
باعده الله من النار سبعة خنادق کل خندق
مسیرة خمسمائة عام قال ابن حبان موضوع و
قال ابن حجر اخرجه الحاکم فی المستدرک من حدیثه
وقال صحیح الاسناد وسکت الذهبی فی تلخیص
المستدرک علی هذا التصحیح مع ان فی سناده
رجاء بن ابی عطاء المعافری و قد قال الحاکم فی تاریخه
انه یروی الموضوعات وکذا قال ابن حبان **حدیث**
ما من عمل افضل من اشباع کبد جائعة فی
اسناده من هو منکر الحدیث **حدیث** من مشی
فی حاجة اخیه المسلم کتب الله له بکل خطوة

یہ عقیلی نے انس سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور متہم ساتھ وضع
کے زیاد بن ابی حسان ہے اور بیہقی نے اس سے روایت کی ہے اور
کہا اس سے وہ متفرد ہوا ہے اور ابن عساکر نے غیر اس طریق سے
روایت کی ہے **حدیث** جو شخص مسلمان کی کوئی حاجت اوسکی حاجتوں میں
سے پورا کرے اللہ تعالیٰ اوسکی بہتّر حاجتیں پوری کرتا ہے آسان اونمیں مغفرت
ہے خطیب نے انس سے روایت کی ہے اور اسکی اسناد میں فرقد ہے **حدیث**
جو شخص بھائی اپنے کی خواہش کی موافقت کرے اوسکے لیے بخشش
کی جاتی ہے عقیلی نے ابوہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور اسکی اسناد
میں متروک ہے اور بزار اور طبرانی اور بیہقی نے ان الفاظ سے روایت کی ہے
جو شخص بھائی اپنے مسلمان کی خواہش کو پہونچے اوسکو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام
کرتا ہے اور ان الفاظ سے (بھی) مروی ہے جو شخص اپنے بھائی کو اوس چیز کی
لذت دے جسکی وہ خواہش کرتا ہے اوسکیلئے دس ہزار نیکی لکھی جاتی ہے کہا احمد بن
حنبل نے یہ باطل ہے اور محمد بن نعیم جو اسکے اسناد میں مذکور ہے کذاب ہے
اور طبرانی نے جابر سے ان الفاظ سے روایت کی ہے جو شخص اپنے بھائی
کو پیٹ بھر روٹی کھلائے اور پانی سیر کر کے پلائے اوسکو اللہ تعالیٰ آگ
سے سات خندقیں دور رکھتا ہے ہر خندق میں پانچسو برس کا سیر ہے
کہا ابن حبان نے موضوع ہے اور کہا ابن حجر نے اسکو حاکم نے
مستدرک میں اس سے روایت کی ہے اور کہا صحیح الاسناد ہے اور
ذہبی تلخیص المستدرک میں اس تصحیح پر چپ رہا ہے باوجودیکہ
اسناد میں رجا بن ابی عطاء المعافری ہے حالانکہ کہا حاکم نے
تاریخ میں وہ موضوع حدیثیں روایت کرتا ہے اور ایسا
ہی ابن حبان نے کہا ہے **حدیث** نہیں کوئی
عمل افضل بھوکے جگر کے سیر کرانے سے اسکے اسناد میں ایک
شخص منکر الحدیث ہے **حدیث** جو شخص بھائی مسلمان
کی حاجت کے پیچھے چلے اللہ تعالیٰ اوسکے ہر قدم پر

يحطّها سبعين حسنة ويمحى عنه سبعين
سيئة الى ان يرجع الخ رواه الترمذي وابن ماجة عن
انس مرفوعا وفي اسناده عبد الرحمن بن زيد العمي
عن ابيه وليسا بشيء حديث من قاد اعمى
مكفوفا اربعين ذراعا ادخله الله الجنة رواه
ابن عدي عن ابن عباس مرفوعا وقال عبد الله بن
ابان الثقفي حدث عن الثقات بالمناكير وهو مجهول
وروي باسناد آخر فيه كذاب من حديث ابن عمر
وقد روي من طرق فيها من لا يحتج به حديث
من ربي صبيا حتى يقول لا اله الا الله لم يحاسبه
الله رواه ابن عدي عن عائشة مرفوعا وقال العلائي
البلاء فيه من ابي عمير عبد الكبير بن محمد الشاذكوني
حديث يا زبير ان باب الرزق مفتوح من لدن
العرش الى قرار بطن الارض فيرزق الله كل عبد على
قدر همته يا زبير ان الله يحب السخاء ولو بفلق
تمرة ويحب الشجاعة ولو بقتل الحية والعقرب رواه
ابن عدي عن اسماء ابنة ابي بكر مرفوعا وفي اسناده
عبد الله بن محمد بن يحيى بن عروة بن الزبير يروي
الموضوعات عن الاثبات حديث ما جبل ولي الله
الا على السخاء وحسن الخلق رواه الدارقطني
عن عائشة مرفوعا وقال يوسف بن السعد يكذب
والحديث لا يثبت حديث ان السخي قريب
من الله قريب من الناس قريب من الجنة بعيد من
النار وان البخيل بعيد من الله بعيد من الناس
بعيد من الجنة قريب من النار والفاجر السخي

جو قدم اوٹھاتا ہے ستر نیکی لکھتا ہے اور ستر برائی اوس سے دور
کرتا ہے تاکہ رجوع کرے الخ یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے انس سے مرفوع
روایت ذکر کی ہے اسکے اسناد مین عبد الرحمن بن زید العمی اپنے
باپ سے روایت کرتا ہے اور وہ دونو کچھ شی نہیں ہیں حدیث جو شخص
کسی اندہے کا ہاتھہ پکڑ کر چالیس گز تک کھینچے اسکو اللہ تعالی جنت
مین داخل کریگا اسکو ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعًا ذکر کیا ہے اور
کہا عبد اللہ بن ابان ثقفی ثقون سے منکر حدیثین بیان کرتا ہے اور
مجہول ہے اور یہ حدیث دوسرے اسناد سے بھی ابن عمر سے مروی ہے
اسمین دو کذاب ہین اور ایسے طریق سے مروی ہے جو حجت کے لائق نہین ہے
حدیث جو شخص کسی لڑکے کی پرورش کرے تاکہ وہ کہے نہین کوئی
لائق عبادت کی مگر اللہ تعالی اوسکا حساب نکریگا اسکو ابن عدی
نے عائشہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا شاید آفت اسمین ابی عمیر عبد الکبیر
بن محمد شاذکونی سے ہے حدیث اے زبیر دروازہ رزق کا عرش سے
لیکر تا زمین کے نیچے تک کہلا ہوا ہے اللہ تعالی ہر آدمی کو اوسکی ہمت
کے موافق دیتا ہے اے زبیر بے شک اللہ تعالی سخاوت کو دوست رکھتا ہے
اگرچہ دانہ کھجور سے ہو اور بہادری کو دوست رکھتا ہے اگرچہ قتل سانپ یا بچھو
سے ہو اسکو ابن عدی نے اسماء بنت ابی بکر سے مرفوعًا روایت کیا ہے
اسکے اسناد مین عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن عروہ بن زبیر ہے یہ ثقون سے
موضوع حدیثین روایت کرتا ہے حدیث نہین پیدا کیا گیا
ولی اللہ کا مگر سخاوت اور حسن خلق پر اسکو دار قطنی نے عائشہ سے
مرفوعًا روایت کیا ہے اور کہا یوسف بن سعد جھوٹ بولتا ہے
اور یہ حدیث ثابت نہین حدیث بیشک سخی قریب ہے
اللہ سے قریب ہے آدمیون سے قریب ہے جنت سے بعید ہے
آگ سے۔ اور بخیل بعید ہے اللہ سے بعید ہے آدمیون سے بعید ہے
جنت سے۔ قریب ہے آگ سے۔ اور فاجر سخی ++

احب الی الله من عابد بخیل رواه العقیلی عن
ابی هریرة مرفوعا وقال لیس لهذا الحدیث
اصل قال فی اللآلی قد اخرجه الترمذی وابن حبان
فی روضة العقلاء والبیهقی فی شعب الایمان
والخطیب فی کتاب البخلاء وقال ابن حبان تفرد
به سعید بن محمد الوراق وهو ضعیف انتهی
قال ابن معین لیس بشیء وقد روی هذا الحدیث
من طریق لا تقوم بها الحجة عن انس وابن عباس
وعائشة وجابر بالفاظ مختلفة فیها السخی
الجهول احب الی الله من العابد البخیل وفیها
شاب سخی احب الی الله من شیخ بخیل
عابد **حدیث** السخا شجرة من شجر الجنة اغصانها
متدلیات فی الارض فمن اخذ بغصن من اغصانها
قاده ذلک الغصن الی الجنة والبخل شجرة من
شجر النار واغصانها متدلیات فی الدنیا فمن اخذ
بغصن من اغصانها قاده ذلک الغصن الی
النار رواه البیهقی من حدیث جعفر بن محمد عن
ابیه عن جده مرفوعا وقال بلید بن سلیمان
وسعید بن سلمة ضعیفان و رواه الخطیب عن
جابر باسناد فیه کذاب و رواه ابن عدی عن ابی
هریرة باسناد فیه داود بن الحصین ضعیف و
رواه ابن حبان باسناد فیه وضاع ومتروک
ورواه البیهقی بلفظ السخا شجرة تنبت فی الجنة فلا
یلج الجنة الا سخی والبخل شجرة تنبت فی النار
فلا یلج فی النار الا بخیل قال البیهقی ضعیف الاسناد

بہت پسندیدہ ہے اللہ کو عابد بخیل سے - اسکو عقیلی نے ابوہریرہ
سے مرفوعا ذکر کیا ہے اور کہا اس حدیث کا کچھ اصل نہین ہے کہا لآلی
مین ترمذی اور ابن حبان نے روضة العقلاء مین اور بیہقی نے شعب مین
اور خطیب نے کتاب البخلاء مین روایت کی ہے اور کہا ابن حبان
نے متفرد ہوا ہے اس سے سعید بن محمد وراق اور وہ ضعیف ہے
انتہی - اور کہا ابن معین نے وہ کچھ شے نہین ہے، اور یہ حدیث
انس اور ابن عباس اور عائشہ اور جابر سے ساتھ الفاظ مختلف
کے ایسے طرق سے مروی ہے جن سے حجت قائم نہین ہوتی بعض
ان طرق سے یہ ہے سخی مجہول اللہ تعالی کو زیادہ محبوب ہے عابد
بخیل سے اور بعض ان سے جوان بے وقوف سخی زیادہ پسند
ہے اللہ تعالے کو شیخ بخیل عابد سے **حدیث**
سخاوت ایک درخت ہے جنت کے درختون سے ٹہنیان اوسکی
زمین مین جھکنے والی ہین پس جو شخص اوسکی ٹہنیون سے کسی
ٹہنی کو پکڑے وہ ٹہنی اوسکو جنت کی طرف کھینچ لیجائیگی
اور بخل ایک درخت ہے آگ کے درختون سے ٹہنیان اوسکی دنیا
مین جھکنے والی ہین پس جو شخص کسی ٹہنی کو اوسکی ٹہنیون سے
پکڑے وہ ٹہنی اوسکو کھینچ کر آگ کی طرف لیجائیگی اسکو بیہقی
نے جعفر بن محمد سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے اپنے دادا سے مرفوعا
روایت کی ہے - اور کہا بلید بن سلیمان اور سعید بن سلمہ دونو ضعیف ہین
اور خطیب نے جابر سے ایسے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے جسمین کذاب ہے اور ابن
عدی نے ابی ہریرہ سے ایسے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے جسمین داود بن حصین ضعیف
ہے اور ابن حبان نے ایسے اسناد سے جسمین وضاع اور متروک ہے روایت کی
ہے اور بیہقی نے ان الفاظ سے روایت کی ہے سخاوت ایک درخت ہے جنت
مین اگتا ہے پس جنت مین نہ داخل ہوگا مگر سخی اور بخیل ایک درخت
ہے آگ مین اگتا ہے پس آگ مین نہ داخل ہوگا مگر بخیل کہا بیہقی نے ضعیف الاسناد ہے

حدیث تجاوزوا عن ذنب السخی فان الله آخذ
بیدہٖ کلما عثر رواہ الدارقطنی عن ابن مسعود
مرفوعا و قال ان عبد الرحیم بن حماد البصری
تفرد به من الاعمش وکان یحدث عنه بما لیس من
حدیثه قال فی اللآلی اخرجه البیهقی من هذه
الطریق وقال هذا اسناد ضعیف وقد اخرجه
الطبرانی من غیر طریقه ورواہ ابن عساکر من حدیث
ابی هریرة والخطیب من حدیث ابن عباس حدیث
الجنة دار الاسخیاء رواہ ابن عدی عن عائشة
مرفوعا قال الدارقطنی لا یصح وقد اخرجه الدارقطنی
والطبرانی ورواہ الخطیب من حدیث انس مرفوعا
باسناد فیه متروک حدیث ان اردت ان
تلقی الله وهو عنك راض فلا تخبأ نشیا رزقته
ولا تمنع سائلا مسئلته فی سناده وضاع حدیث
السخی منی وانا منه وانی لادفع عن السخی عذاب
القبر هو من نسخة العروس واحادیثها منکرة
حدیث من ایقن بالخالق جاد بالعطیة
قال الصغانی موضوع حدیث ان لله
عبادا یخصهم بالنعم لمنافع العباد فمن بخل بتلك
النعمة علی العباد نقلها الله وحولها الی غیرہ
قال فی المقاصد ضعیف حدیث طعام
الجواد دواء وطعام البخیل داء قال فی المختصر
حدیث منکر وقال الذهبی کذب وقال ابن عدی
باطل وفی المقاصد رجاله ثقات حدیث
من عظمت حوائج الناس الیه فلم یحتمل عوض

حدیث سخی کے گناہ سے درگذر کرو اسلئے کہ اللہ تعالے اوسکی
ہاتھہ کو پکڑنے والا ہے جب وہ لغزش کہاتا ہے اسکو دارقطنی نے ابن
مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہی اور کہا عبد الرحیم بن حماد بصری
اعمش سے ساتھہ اسکے متفرد ہوا ہے اور اس سے ایسی حدیثین روایت
کرتا ہے جو اس سے نہین ہین۔ کہا لآلی مین اسکو بیہقی نے اس
طریق سے روایت کیا ہی اور کہا یہ اسناد ضعیف ہے اور طبرانی نے
غیر اس طریق سے روایت کیا ہی اور ابن عساکر نے ابی ہریرہ سے اور خطیب نے
ابن عباس سے روایت کی ہے حدیث جنت سخیون کا گہر ہے
اسکو ابن عدی نے عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہا دارقطنی
نے صحیح نہین ہے اور دارقطنی اور طبرانی نے روایت کی ہے
اور خطیب نے انس سے ساتھہ ایسی سند کے جسمین متروک ہے
روایت کی ہے حدیث اگر تو ارادہ کرے کہ اللہ تعالے
کو رضا کی حالت مین ملے تو پوشیدہ نہ کر کسی شے کو جو اللہ نے تجھی
دی ہے اور کسی سوالی کا سوال رد نہ کر۔ اسکی اسناد مین وضاع ہے
حدیث سخی مجھسے ہے اور مین وس سے اور مین سخی سے عذاب قبر کا دور
کرونگا۔ یہ نسخہ عروس سے ہے اور حدیثین اسکی منکر مین ہیں
حدیث جو شخص ساتھہ خالق کے یقین رکھتا ہی جوانمردی کرتا ہے
ساتھہ بخشش کے کہا صغانی نے موضوع ہے حدیث بے شک اللہ تعالے
کے لئے بندے ہین اللہ تعالی اونکو نعمتون سے خاص کرتا ہے واسطے
نفع آدمیون کے پس جو شخص ان نعمتون کے ساتھہ بندون پر بخل کریگا
اللہ تعالے اونکو نقل کرتا ہے اور غیر کو دیدیتا ہی کہا مقاصد مین ضعیف
ہے حدیث سخی کا طعام دوا ہے اور بخیل کا طعام درد ہے۔ کہا مختصر
مین حدیث منکر ہے اور کہا ذہبی نے کذب ہے اور کہا ابن عدی نے
باطل ہے اور مقاصد مین ہے راوی اسکے ثقہ ہین حدیث
جسکی طرف آدمیون کی حاجتین بہت ہون اور وہ انکو نہ اٹھائے

تلك النعمة للزوال قال في المختصر روي من وجوه
كلها غير محفوظة **حديث** لا ينبغي للمومن
ان يكون جبانا ولا بخيلا قال في المقاصد لم يوجد
حديث حلف الله بعزته وعظمته وجلاله
لا يدخل الجنة بخيل قال في المقاصد لم يوجد
حديث منع الخير يورث الفقر ومنع الملح
يورث الداء ومنع الماء يورث الذلة ومنع النار
يورث النفاق موضوع **حديث** لو ان ليهودي
حاجة الى ابي جهل فطلب مني قضاها الترددت
الى باب ابي جهل مائة مرة موضوع **حديث**
لما بنى ابراهيم البيت صلى في كل ركن الف ركعة
فاوحى الله اليه يا ابراهيم كانك سترت عورة
واشبعت جوعه قال في الذيل قال ابن تيمية
موضوع وهو كما قال **حديث** من اشبع
جوعة وستر عورة ضمنت له الجنة من اكل طعام
متق نقى الله قلبه الخ فهو من نسخة ابي هدبة
عن انس موضوعة **حديث** جبلت القلوب
على حب من احسن اليها وبغض من اساء اليها
قال في المقاصد باطل **حديث** من اودع
كريما معروفا فقد استرقه قال في الذيل فيه مجاهيل
حديث اصنعوا المعروف الى من هو اهله
ومن ليس اهله فان لم يصب اهله فانت
اهله قال في الذيل من نسخة عبد الله بن احمد
الموضوعة **حديث** اتق شر من احسنت اليه
قال في المقاصد لا اعرفه **حديث** من مشى

ان نعمتون کا بدلہ زوال دیا جاتا ہے - کہا مختصر مین یہ کئی وجہون
سے مروی ہی سب کے سب غیر محفوظ ہین **حدیث** مومن کیلئے
لائق نہین کہ بزدل اور بخیل ہو کہا مقاصد مین نہین پائی گئی
حدیث اللہ تعالی نے اپنی عزت اور عظمت اور جلالت کی قسم کھائی
ہے کہ بخیل جنت مین داخل نہ ہوگا کہا مقاصد مین نہین پائی گئی
حدیث خیر کا منع کرنا فقر کو وارث کرتا ہے اور نمک کا منع کرنا
مصیبت کو وارث کرتا ہے اور پانی کا منع کرنا خواری کو وارث
کرتا ہے اور آگ کا منع کرنا نفاق کو وارث کرتا ہی موضوع ہی **حدیث**
اگر یہودی کو کوئی حاجت ابی جہل کیطرف ہو اور مجھسے اوسکی قضا
طلب کری مین اسکو سو مرتبہ ابو جہل کے دروازے کیطرف دوڑونگا موضوع ہے
حدیث جب ابراہیم (علیہ السلام) نے خانہ کعبہ بنایا اونہون نے
ہر رکن مین ہزار رکعات نماز پڑہی پہر اللہ تعالے نے انکی طرف وحی بہیجا
ای ابراہیم گویا تونے عورت ڈہانپ دیا اور اُسکی بہوکہہ کو سیر کر دیا کہا
ذیل مین کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے یہ ایسی ہی ہے جیسا اوس نے کہا ہے **حدیث**
جس شخص نے بہوکہہ کو سیر کیا - اور عورت کو ڈہانپ دیا مین اسکیلیے جنت کا
ضامن ہونگا جو شخص طعام متقی کا کہائے اللہ تعالے اوسکے دلکو صاف
کرتا ہی الخ یہ نسخہ ابی ہدیہ سے ہے انس سے مروی ہے موضوع ہی **حدیث**
پیدا کیے گئے ہین دل محبت اوس شخص کی جو نیکی کرے طرف انکی اور بغض
اوس شخص کی جو برائی کرے طرف انکی کہا مقاصد مین باطل ہی **حدیث**
جسنے ودیعت رکہی کریم کے پاس تو اوس نے اوسکی چوری کی کہا ذیل مین
اسمین مجہول ہین **حدیث** نیکی کرو اوسکیطرف جو اہل اسکے ہین اور
نا اہل اسکے ہین اگر نہ پہونچی اوسکے اہل کو تو تو اوسکا اہل ہے کہا ذیل
ہین یہ نسخے موضوعہ عبد اللہ بن احمد سے ہے **حدیث**
جسکی طرف تو نیکی کرے اوسکے شر سے خوف کر - کہا مقاصد
مین مین اسکو نہین جانتا **حدیث** جو شخص ++

فی حاجۃ اخیہ کان لہ خیرا من اعتکاف عشر
سنین قال فی المختصر ضعیف **حدیث**
ان احب الاعمال الی اللہ ادخال السرور علی المؤمن قال
فی المختصر ضعیف **حدیث** ان اللہ یکافی من یسعی
لاخیہ المؤمن فی حوائجہ فی نفسہ وولدہ الخ قال
الخطیب باطل **حدیث** من سعی لاخیہ فی حاجۃ غفر
لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر قال فی الذیل موضوع
من اخذ بید مکروب اخذ اللہ بیدہ قال فی المیزان
کذب اتہم بہ احمد بن الحسین **حدیث**
تہادوا تحابوا قال فی المختصر ضعیف **حدیث**
من اہدی لہ ہدیۃ وعندہ قوم فہم شرکاؤہ
فیہا قال العقیلی لا یصح فی ہذا الباب شیء وکذا
قال البخاری وقد اخرجہ ابن حبان والطبرانی والبیہقی
وقال ابن حجر الموقوف اصح وقال فی الوجیز فیہ
عبد السلام بن عبد القدوس یروی الموضوعات
حدیث ما احسن الہدیۃ امام الحاجۃ قال
الدارقطنی باطل **حدیث** نعم مفتاح الحاجۃ
الہدیۃ بین یدیہا فی اسنادہ عمرو بن الخالد کذاب
وضاع **حدیث** القرض فی عفاف خیر من
الصدقۃ رواہ الدیلمی فی المسند عن ابن مسعود
مرفوعا **حدیث** من انظر معسرا کان لہ مثلہ
کل یوم صدقۃ اسنادہ ضعیف وفی سنن ابن ماجہ
واخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما وقد اخرج
ابن ماجہ بسند ضعیف الصدقۃ بعشر امثالہا
والقرض بثمان عشر **حدیث** من شدد

اپنے بہائی کی حاجت میں چلے اوسکیلئے دس برس کے اعتکاف سے بہتر ہے
کہا مختصر میں ضعیف ہے **حدیث** محبوب تر عملوں سے اللہ کیطرف
مومن پر خوشی داخل کرنی ہے کہا مختصر میں ضعیف ہے۔
حدیث اللہ تعالے کافی ہے اوس شخص کو جو اپنے بہائی
مومن کی حاجتوں میں اوسکے نفس میں اور اوسکی اولاد میں
کوشش کرے الخ کہا خطیب نے باطل ہے **حدیث** جو شخص اپنے
بہائی کی حاجت میں کوشش کرے اوسکے سب گناہ اگلے پچھلے
بخشے جاتے ہیں کہا ذیل میں موضوع ہے **حدیث** جو شخص
تنگدست کا ہاتھ پکڑے اللہ تعالے اوسکا ہاتھ پکڑتا ہے۔ کہا
میزان میں کذب ہے احمد بن حسین اس سے متہم ہے **حدیث**
آپسمیں ہدیہ دو اور دوستی کرو کہا مختصر میں ضعیف ہے **حدیث**
جسکیلئے ہدیہ بھیجا جاوے اور اوسکے پاس قوم ہو پس وہ اسمیں شریک
اسکے ہیں۔ کہا عقیلی نے اس باب میں کوئی شئے صحیح نہیں ہے اور
ایسا ہی بخاری نے کہا ہے اور اسکو ابن حبان اور طبرانی اور بیہقی
نے روایت کیا ہے اور کہا ابن حجر نے وقف اسکا صحیح ہے اور کہا
وجیز نے اسمیں عبد السلام بن عبد القدوس ہے موضوع حدیثیں بیان کرتا
ہے **حدیث** کیا اچھا ہے ہدیہ حاجت سے پہلے کہا دارقطنی نے باطل ہے
حدیث اچھی کنجی حاجت کی ہدیہ ہے آگے اوسکے۔ اسکے اسناد میں عمرو
بن خالد کذاب وضاع ہے **حدیث** قرض عفت میں بہتر ہے
صدقہ سے۔ دیلمی نے مسند میں ابن مسعود سے مرفوعا روایت کی ہے
حدیث جو شخص تنگدست کو مہلت دے اوسکیلئے اوسکی
مثل ہر دن صدقہ ہوتا ہے۔ اسناد اسکی ضعیف ہے اور سنن
ابن ماجہ میں اور حاکم میں ہے اور کہا اوسنے یہ شرط صحیحین پر صحیح
اور ابن ماجہ نے سند ضعیف سے روایت کی ہے صدقہ کا (ثواب)
دس حصہ اور قرض کا اٹھارہ حصہ (ہوتا ہے) **حدیث** جو شخص

علی امتی فی التقاضی اذا کان معسرا شدد اللہ علیہ
فی قبرہ قال فی الذیل فی سندہ الطلحۃ کانی اختلق
شیخہ کذاب **حدیث** اجیبوا صاحب الولیمۃ
فانہ ملہوف لا یصوم **حدیث** من نزل علی قوم
فلا یصومن تطوعا الا باذنہم قال الصغانی موضوع
حدیث انا واتقیاء امتی براء من التکلف قال
النووی لیس بثابت قال فی المقاصد ذکرہ ومعناہ
بسند ضعیف **حدیث** لا یتکلف احد لضیفہ
ما لا یقدر علیہ قال فی المقاصد ضعیف **حدیث**
من مشی الی الطعام لم یدع الیہ مشی فاسقا
واکل حراما قال فی المقاصد ضعیف واخرجہ
ابوداؤد بلفظ من دخل علی غیر دعوۃ دخل
سارقا وخرج مغیرا وسندہ ضعیف **کتاب**
الصیام **حدیث** افترض اللہ علی امتی
الصوم ثلاثین یوما وافترض علی سائر الامم
قل واکثر وذلک ان آدم لما اکل الشجرۃ بقی فی جوفہ
مقدار ثلاثین یوما فلما تاب اللہ علیہ امرہ بصیام
ثلاثین یوما بلیالیہن وافترض علی امتی بالنہار
وما یاکل باللیل ففضل من اللہ تعالی رواہ الخطیب عن
انس مرفوعا وقال محمد بن نصر البغدادی
غیر ثقۃ وھو یحدث عن الثقات بالمناکیر
حدیث لا تقولوا رمضان فان رمضان
اسم من اسماء اللہ تعالی ولکن قولوا شہر رمضان
رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ مرفوعا وفی اسنادہ
محمد بن ابی معشر عن ابیہ یحدثہم ولیس بشئ د

قرض مانگنے مین میری امت پر سختی کریگا جب وہ تنگدست ہو اللہ
تعالی اوسپر اوسکی قبر مین تنگی کریگا۔ کہا ذیل مین اسکی سند مین طلحہ کا
ہے اسنے اسکو وضع کیا ہی اور شیخ اسکا کذاب ہی **حدیث** صاحب ولیمہ کی
(دعوت) قبول کرو اسلیئے کہ وہ خوشمند ہو صحیح نہین **حدیث**
جو شخص کسی قوم پر نازل ہو چاہیئے کہ وہ روزہ نفلی نہ رکھے مگر ساتھ
اذن اونکے کہا صغانی نے موضوع ہے **حدیث** مین اور میری امت
کے متقی لوگ تکلف سے بری ہین۔ کہا نووی نے ثابت نہین ہے کہا
مقاصد مین معنے اسکے سند ضعیف سے مروی ہین **حدیث** کوئی شخص
مہمان کے لئے اپنی طاقت سے زیادہ تکلف نہ کرے کہا مقاصد مین ضعیف
ہے **حدیث** جو شخص کہانیکی طرف چلے جسکی طرف بلایا نہین گیا
چلا وہ حالت فسق مین اور اوسنے حرام کہایا۔ کہا مقاصد مین ضعیف
ہے اور ابو داؤد نے ان الفاظ سے روایت کی ہی۔ جو شخص بغیر بلائے کے
دعوت پر دخل ہوا داخل ہوا حالت چوری مین اور نکلا حالت لوٹ مین
اور سند اسکی ضعیف ہے **کتاب** روزونکا بیان **حدیث** اللہ تعالی نے میری
امت پر روزے تیس دن کے فرض کئے اور باقی امتون پر کم یا زیادہ اور سبب اسکا
یہ ہی کہ جب آدم علیہ السلام نے درخت کو کہایا وہ انکے پیٹ مین بقدر
تیس دن کے رہا پھر جب اللہ تعالی نے انکی توبہ قبول کی انکو تیس دن مع
راتون کے روزے رکہنے کا حکم کیا اور میری امت پر دن کے روزے فرض
کئے اور وہ جو رات مین کہاتے ہین وہ اللہ تعالی کا فضل ہے اسکو خطیب نے
انس سے مرفوعا روایت کیا ہی۔ اور کہا محمد بن نصر بغدادی ثقہ نہین ہے
وہ ثقون سے منکر حدیثین روایت کرتا ہے **حدیث** رمضان نہ
کہو اسلیئے کہ رمضان اللہ تعالی کے نامون سے ایک نام ہے لیکن کہو
مہینہ رمضان کا اسکو ابن عدی نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے
اسکے اسناد مین محمد بن ابی معشر اپنے باپ سے روایت کرتا
ہے اور وہ کچھ شئے نہین ہے اور + + +

کتاب الصیام

قد اخرجه البیهقی فی سننه وضعفه بابی معشر
ورواه تمام فی فوائده من حدیث ابن عمر من غیر
طریق ابی معشر واخرجه النجار من حدیث عائشة
حدیث اذا غاب الهلال قبل الشفق فهو
للیلة واذا غاب بعد الشفق فهو للیلتین رواه
ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا وقال لا اصل له **حدیث**
اذا کان اول لیلة من شهر رمضان نادی الجلیل
رضوان خازن الجنان فیقول لبیک وسعدیک
وفیه امره بفتح الجنة وامر مالك بتغلیق النار
وفیه طول وهو موضوع وفی اسناده اصرم بن
حوشب کذاب **حدیث** ان النبی صلی الله تعالی
علیه وآله وسلم قال وقد اهل رمضان لو علم العباد ما فی
رمضان لتمنت امتی ان یکون رمضان السنة کلها
الخ رواه ابو یعلی عن ابن مسعود مرفوعا وهو موضوع
آفته جریر بن ایوب وسیاقه وسیاق الذی قبله
مما یشهد العقل بانهما موضوعان فلا معنی
لاستدراك السیوطی لهما علی ابن الجوزی بانه
قد رواهما غیر من رواهما عنه ابن الجوزی فان
الموضوع لا یخرج عن کونه موضوعا بروایة الرواة
حدیث اذا کان لیلة من شهر رمضان نظر
الله الی خلقه الصیام واذا نظر الله الی عبد لم یعذبه
ابدا وفیه فاذا کان لیلة النصف فاذا کان لیلة
خمس وعشرین الخ هو موضوع وفیه مجاهیل
المتهم بوضعه عثمان بن عبد الله القرشی **حدیث**
ان الله تبارك وتعالی لیس بتارك احدا من المسلمین

بیہقی نے اسکو سنن میں لایا ہے اور ابی معشر سے اسکو ضعیف کیا
ہے اور تمام نے فوائد میں ابن عمر سے غیر طریق ابی معشر سے روایت
کی ہے اور ابن نجار نے عائشہ سے روایت کی ہے **حدیث**
جب چاند سرخی سے پہلے غروب ہو جاوے تو ایک رات کا ہے اور جب بعد
سرخی کے غائب ہو تو دو راتوں کا ہے یہ ابن حبان نے ابن عمر سے
مرفوع روایت ذکر کی ہے اور کہا اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث**
جب پہلی رات ماہ رمضان کی ہوتی ہے پروردگار رضوان خزانچی
جنت کو آوازہ کرتا ہے کہتا ہے میں حاضر ہوں اور حاضر ہوں اسمیں یہ
بھی ہے کہ اسکو حکم کرتا ہے کہ جنت کو کھول دے اور مالک کو حکم کرتا ہے
کہ آگ کو بند کر دے اسمیں بہت طوالت ہے اور موضوع ہے اسکی اسناد
میں اصرم بن حوشب کذاب ہے **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاند
رمضان کا چڑھا فرمایا اگر جانتے آدمی جو رمضان میں ہے البتہ میری امت
خواہش کرتی کہ تمام سال رمضان ہی ہو جاوے الخ اسکو ابو یعلی نے
ابن مسعود سے مرفوعا ذکر کیا ہے اور موضوع ہے آفت اسکی جریر بن
ایوب ہے اسکا سیاق اور اسکے ماقبل کا سیاق ایسا ہے کہ عقل گواہی
دیتی ہے کہ یہ دونو موضوع ہیں پس سیوطی کا ان دونو حدیثوں کا
ابن جوزی پر تدارک کرنا کہ اسکو روایت کی ہے غیر اسنے جن سے
ابن جوزی نے روایت کی ہے کچھ معنے نہیں ہے اسلئے کہ
حدیث موضوع راویوں کی روایت کرنے سے موضوع ہونے سے نہیں
نکل جاتی **حدیث** جب ماہ رمضان سے رات ہوتی ہے اللہ تعالی
خلقت میں روزہ داروں کی طرف نظر کرتا ہے جب کسی بندی کیطرف
نظر کرتا ہے تو اوسکو ہمیشہ عذاب نہیں دیتا اور اسی میں ہے جب
رات نصف کی ہو اور جب رات پچیسویں ۲۵ ہو الخ یہ موضوع ہے
اور اسمیں مجہول ہیں اور متہم وضع سے عثمان بن عبد اللہ قرشی
ہے **حدیث** بے شک اللہ تبارک و تعالی کسی مسلمان کو

صبحة أول يوم من شهر رمضان الا غفر له رواه
الخطيب عن انس مرفوعا ولا يصح وفي اسناده
كذاب ومتروك وقد اخرجه البيهقي في الشعب من
طريق اخرى **حديث** ان الله تعالى في كل
ليلة من رمضان عند الافطار الف الف عتيق
من النار وروى عن ابن عباس وهو لا يثبت عنه
ورواه ابن حبان من حديث انس بلفظ ست مائة
الف وقال باطل لا اصل له وقد رواه البيهقي
من طريق اخرى عن الحسن قال قال رسول الله
صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال البيهقي هكذا
جاء مرسلا ورواه من حديث ابي امامة بلفظ ان
لله عند كل فطر عتقاء من النار وقال غريب جدا
رواه ايضا من حديث ابن مسعود بلفظ لله تعالى
عند كل فطر من شهر رمضان كل ليلة عتقاء ستون
الفا فاذا كان يوم الفطر اعتق مثل ما اعتق في
جميع الشهر ورواه الديلمي باللفظ الاول **حديث**
لو اذن الله لاهل السموت والارض ان يتكلموا
لبشروا اصوام رمضان بالجنة رواه العقيلي عن
انس مرفوعا وقال اسناد مجهول وحديث غير محفوظ
وقد روي من حديث ابي هريرة باسناد فيه متروك
حديث صوموا تصحوا قال الصغاني موضوع و
قال في المختصر ضعيف **حديث** لكل شئ
زكوة وزكوة الجسد الصوم قال في الخلاصة
ضعيف **حديث** انه يسبح من الصائم كل شعرة و
توضع للصائمين والصائمات يوم القيمة

پہلی صبح ماہ رمضان مین نہین چہوڑتا مگر کہ اسکو بخشدیتا ہی اسکو خطیب
نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور صحیح نہین اسکی اسناد مین کذاب
اور متروک ہی اور بیہقی نے شعب مین دوسرے طریق سے روایت کی ہی
حدیث بے شک اللہ تعالی ماہ رمضان کی ہر رات مین افطار
کیوقت دس لاکہہ آدمی آگ سے آزاد کرتا ہی اور ابن عباس سے
مروی ہے اور اس سے ثابت نہین اور ابن حبان نے انس سے ان الفاظ
سے روایت کی ہی چہہ لاکہہ اور کہا باطل ہے اسکا کچہہ اصل نہین اور
بیہقی نے طریق دوسرے سے حسن سے روایت کی ہی کہا اوسنے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ کہا بیہقی نے ایسا ہی حسن
نے مرسل روایت کی ہے اور اوسنے ابی امامہ سے ان الفاظ سے
روایت کی ہی بے شک اللہ تعالی کے لئے ہر فطر کے وقت آگ
سے آزاد کرنا ہے اور بہت غریب ہے اور اوسنے ابن مسعود سے
ان الفاظ سے روایت کی ہے اللہ تعالے افطار کے وقت
ماہ رمضان سے ہر رات مین ساٹہہ ہزار آزاد کرتا ہے جب دن عید
فطر کا ہوتا ہے آزاد کرتا ہے اوسقدر جسقدر تمام ماہ مین اوسنے
آزاد کئے ہین دیلمی نے پہلے لفظون سے روایت کی ہی **حدیث**
اگر اللہ تعالی آسمان اور زمین والون کو کلام کرنے کا اذن دیتا
تو وہ رمضان کے روزہ دارون کے لئے جنت کی بشارت
دیتے اسکو عقیلی نے انس سے مرفوعا ذکر کیا ہے اور کہا اسناد اسکی
مجہول ہے اور حدیث محفوظ نہین ہے اور ابوہریرہ سے اسناد متروک کی
مروی ہے **حدیث** روزہ رکہو سلامت رہو گے کہا صغانی نے موضوع
ہے اور کہا مختصر مین ضعیف ہے **حدیث** ہر شے کی زکوۃ ہے
اور زکوۃ جسم کی روزہ ہے کہا خلاصہ مین ضعیف ہے۔
حدیث ہر بال روزہ دار کا تسبیح کرتا ہے اور روزہ
دار مردون اور عورتون کے لئے قیامت کو دن

اى النهار تسوك قال اى النهار شئت غدوة
وان شئت عشية **حديث** من تامل خلق
امراة حتى يتبين له حجم عظمها وراء ثيابها وهو
صائم فقد افطر رواه ابن عدى عن انس مرفوعا
وهو موضوع فيه كذابان قال فى اللآلى انما
يروى عن حذيفة قال من تامل خلق امراة من
وراء الثياب بطل صومه **حديث** خمس يفطرن
الصائم وينقض الوضوء الكذب والنميمة
والغيبة والنظر لشهوة واليمين الكاذبة قال
فى اللآلى موضوع سعيد يعنى ابن عنبسة كذاب
والثلاثة فوقه مجروحون **حديث** من افطر يوما
من رمضان فليهد بدنة فان لم يجد فليطعم
ثلاثين صاعا من تمر المساكين رواه الدارقطنى
عن جابر مرفوعا وفى اسناده مقاتل بن سليمان
كذاب والحرث بن عبيدة الكلاعى ضعيف +
حديث من افطر يوما من رمضان من غير
رخصة ولا عذر كان عليه ان يصوم ثلاثين يوما
ومن افطر يومين كان عليه ستين ومن افطر
ثلاثا كان عليه تسعون يوما رواه الدارقطنى
عن انس مرفوعا وقال لا يثبت عمر بن ايوب المفضل
لا يحتج به ومحمد بن صبيح ليس بشئ ورواه باسناد
اخر فيه مندل بن على ضعيف ورواه ابن عساكر
حديث صوم البيض اول يوم يعدل ثلاثة الاف
سنة واليوم الثانى يعدل عشرة الاف سنة
واليوم الثالث يعدل عشرين الف سنة رواه

آپ کس گھڑی دن سے مسواک کرتے ہو۔ فرمایا جس گھڑی چاہتا ہوں
خواہ صبح کو خواہ شام کو **حدیث** جس شخص نے حالت روزہ مین
اپنی عورت کی پیدائش کیطرف فکر کیا تا کہ اسکو اوسکی ہڈی کا
حجم سوائے کپڑون کے ظاہر ہوا تو اوسکا روزہ ٹوٹا اسکو ابن عدی
انس سے مرفوعاً ذکر کیا ہے یہ موضوع ہے اسمین دو کذاب ہین
کہا لآلی مین یہ حذیفہ سے مروی ہے کہا اونسے جو شخص اپنی عورت کی
پیدائش کیطرف سوائے کپڑون کے فکر کرے تو اوسنے اپنا روزہ باطل کیا
حدیث پانچ چیزین روزے کو افطار کرتی ہین اور وضو کو توڑتی ہین
کذب اور چغلی اور غیبت اور شہوت سے نظر کرنی اور قسم جھوٹی کہا لآلی مین
موضوع ہے سعید بن عنبسہ کذاب ہے اور اوپر کے تین بھی مجروح
ہین **حدیث** جو شخص ایک دن رمضان سے افطار کرے چاہیئے
کہ بدنہ دے۔ اگر نہ پائے تیس صاع کھجور دن کے سے مسکینون کو دے اسکو
دارقطنی نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین مقاتل بن
سلیمان کذاب ہے اور حارث بن عبیدہ کلاعی ضعیف ہے **حدیث**
جو شخص ایک دن رمضان سے سوا رخصت یا عذر کے افطار
کرے لازم ہے اسپر کہ تیس دن روزے رکھے اور جو شخص دو دن افطار
کرے اوسپر ساٹھ روزے ہین اور جو شخص تین روزے افطار کرے
اوسپر نوے روزے ہین اسکو دارقطنی نے انس سے مرفوعاً بروایت
کیا ہے اور کہا ثابت نہین عمرو بن ایوب حجت کے لائق نہین
اور محمد بن صبیح کچھ شئے نہین ہے اور اسنے دوسری
اسناد روایت کی ہے اسمین مندل بن علی ہے
وہ ضعیف ہے اور ابن عساکر نے (بھی) روایت کی ہے
حدیث بیض کے دن روزے کہ پہلا دن تین ہزار برس کے
برابر ہوتا ہے اور دوسرا دن دس ہزار برس کے برابر ہوتا ہے
اور تیسرا دن بیس ہزار برس کے برابر ہوتا ہے +

ابن شاهين عن محمد بن على بن الحسين عن ابيه عن جده مرفوعا وهو موضوع وفى اسناده كذاب و وضاع وقد رواه ابن مصرى فى اماليه عن انس باسناد لا يعرف وذكر فى اليوم الاول عشرة الاف واليوم الثانى مائة الف واليوم الثالث ثلاثمائة الف **حديث** ان شابا كان صاحب سماع فكان اذا اهل هلال ذى الحجة اصبح صائما فارسل اليه رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقال ما يحملك على صيام هذه الايام قال بابى انت وامى يا رسول الله انها ايام المشاعر وايام الحج عند الله ان يشركنى فى دعائهم لك بكل يوم عدل مائة رقبة يعتقها الخ رواه ابن عدى عن عائشة مرفوعا ولا يصح وفى اسناده كذاب **حديث** من صام العشر فله بكل يوم صوم شهر وله بصوم يوم التروية سنة وله بصوم يوم عرفة سنتان رواه ابن عدى عن عائشة مرفوعا ولا يصح وفى اسناده الكلبى كذاب واخرجه ابو الشيخ فى الثواب ورواه ابن النجار فى تاريخه من حديث جابر **حديث** من صام اخر يوم من ذى الحجة و اول يوم من المحرم فقد ختم السنة الماضية وافتتح السنة المستقبلة بصوم جعله الله كفارة خمسين سنة رواه ابن ناصر عن ابن عباس مرفوعا وفيه كذابان **حديث** من صام تسعة ايام من اول المحرم بنى الله له قبة فى الهوى ميلا فى ميل الخ رواه ابو نعيم عن انس مرفوعا هو

اسکو ابن شاہین نے محمد بن علی بن حسین سے اونے باپ سے اونسے دادا سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے اسکی اسناد مین کذاب اور وضاع ہے اور ابن مصری نے امالی مین انس سے ساتہہ اسناد نا معلوم کے روایت کیا ہی اور اول دن مین دس ہزار دوسرے دن مین ایک لاکہہ اور تیسرے دن مین تین لاکہہ اونسے ذکر کیے ہین **حدیث** ایک جوان صاحب سماع تہا جب چاند ذی حجہ کا چڑہتا تو صبح روزے کی حالت مین کرتا اسکی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (آدمی) بہیجا۔ اور فرمایا تجہے ان دونون کے روزو پر کس چیز نے برانگیختہ کیا ہے۔ کہا اوسنے میرے ماں باپ آپ پر یا رسول اللہ قربان ہون یہ دن مشاعر اور حج کے ہین اللہ کے نزدیک (مین چاہتا ہون) کہ مجہے اونکی دعا مین شریک کرے (فرمایا) تجہے ہر دن کے بدلے سو غلام آزاد کرنیکے برابر ثواب ملتا ہے الخ اسکو ابن عدی نے عائشہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور صحیح نہین اسکی اسناد مین کذاب ہی **حدیث** جو شخص دس روزے (ذی حج) کے رکہے اوسکیلئے ہر روزے کے بدلے ایک مہینے کے روزے ہین اور پہلے دن ترویہ کے سال کے اور بدلے دن عرفہ کے دو سال کے اسکو ابن عدی نے عائشہ سے مرفوعًا ذکر کیا ہی اور صحیح نہین اسکی اسناد مین کلبی کذاب ہی اور ابو الشیخ اسکو ثواب مین لایا ہے اور ابن نجار تاریخ مین جابر سے لایا ہی **حدیث** جو شخص آخر دن ذی حج سے اور اول دن محرم سے روزہ رکہے تو اوسنے برس گذشتہ کو ختم کیا اور آیندہ برس کو شروع کیا۔ ایسے روزے سے جسکو اللہ تعالی نے پچاس سال کے لئے کفارہ کیا ہی اسکو ابن ناصر نے ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہے اسمین دو کذاب ہین **حدیث** جو شخص نو دن اول محرم سے روزے رکہے اللہ تعالے اوسکے لئے ہوا مین ایک قبہ میل در میل بناتا ہے الخ اسکو ابو نعیم نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے

موضوع آفته موسى الطويل حديث
من صام يوم عاشورا اعطى ثواب عشرة آلاف
ملك الخ ذكره فى اللآلى مطولا عن ابن عباس مرفوعا
وهو موضوع حديث ان الله افترض على بنى
اسرائيل صوم يوم فى السنة وهو يوم عاشورا
وهو يوم العاشر من المحرم فصوموه ووسعوا على
اهليكم فانه اليوم الذى تاب الله فيه على آدم
رواه ابن ناصر عن ابى هريرة مرفوعا وساقه فى
اللآلى مطولا وفيه من الكذب على الله وعلى رسوله
ما يقشعر له الجلد فلعن الله الكذابين هو موضوع
بلا شك حديث ان النبى صلى الله تعالى
عليه وآله وسلم قال ان الصرد اول طير صام عاشورا
رواه الخطيب عن ابى غليظ مرفوعا ولا يعرف فى
الصحابة من له هذا الاسم وفى اسناده عبد الله
بن معاوية منكر الحديث ورواه الحكيم الترمذى
عن ابى علية عن ابى هريرة قال الصرد اول طير
صام ورواه ابونعيم فى الحلية عن قيس بن عباد
قال كانت الوحوش تصوم يوم عاشورا حديث
من اكتحل بالاثمد يوم عاشورا لم يرمد ابدا
رواه الحاكم عن ابن عباس مرفوعا وفى اسناده
جويبر قال الحاكم انا ابرأ الى الله من عهدة جويبر
قال فى اللآلى اخرجه البيهقى فى الشعب وقال اسناده
ضعيف بمرة ورواه ابن النجار فى تاريخه من حديث
ابى هريرة وفى اسناده اسمعيل بن معمر بن قيس قال
فى الميزان ليس بثقة حديث من وسع على

موضوع ہے آفت اسکی موسیٰ طویل ہے حدیث جو شخص
عاشورا کے دن روزہ رکھے اللہ اسکو دس ہزار فرشتے کا ثواب دیتا
ہے الخ لآلی میں بطول ابن عباس سے مرفوعا مذکور ہے اور یہ موضوع
ہے حدیث اللہ تعالے نے بنی اسرائیل پر سال میں عاشورا
کے دن کا روزہ فرض کیا تھا وہ محرم کا دسواں دن ہے پس تم
روزہ رکھو اور اپنے اہل پر فراخی کرو اسلیئے کہ یہ وہ دن ہے کہ اس
مین اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی تھی یہ ابن
ناصر نے ابی ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور لآلی مین لمبی
حدیث مذکور ہے اور اسمین اللہ اور رسول پر ایسا کذب ہے جس سے
بال بدن پر کھڑے ہو جاتے ہین اللہ تعالی کذابوں پر لعنت
کرے یہ بلا شک موضوع ہے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے چڑیا پہلا جانور ہے جسنے عاشورا کے دن روزہ رکھا۔
اسکو خطیب نے ابی غلیظ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور صحابہ مین کوئی
معلوم نہین ہوتا جسکا یہ نام ہو اسکی اسناد مین عبد اللہ بن معاویہ
منکر الحدیث ہے۔ اور حکیم ترمذی نے ابی علیہ سے اسنے ابی ہریرہ سے
مرفوع روایت ذکر کی ہے کہا اوسنے چڑیا اول جانور ہے جسنے
روزہ رکھا اور ابونعیم نے حلیہ مین قیس بن عباد سے روایت کی
ہے کہا اوسنے عاشورہ کے دن چہارپائے روزہ رکھتے تھے حدیث
جو شخص عاشورا کے دن سرمہ لگائے اوسکی آنکھین ہمیشہ بیمار نہیں
ہوتین اسکو حاکم نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی
اسناد مین جویبر ہے کہا حاکم نے مین اللہ تعالی کیطرف ذمہ جویبر سے بری
ہوں کہا لآلی مین اسکو بیہقی نے شعب مین روایت کی ہے اور
کہا اسناد اسکی ضعیف ہے اور ابن نجار نے تاریخ مین ابی ہریرہ سے
روایت کی ہے اسکی اسناد مین اسمٰعیل بن معمر بن قیس ہے
کہا میزان مین ثقہ نہین ہے حدیث جو شخص عاشورہ کے دن

عياله يوم عاشوراوسع الله عليه سائر سنته رواه
الطبرانى عن انس مرفوعا وفى اسناده الهيثم بن
شداخ مجهول ورواه العقيلى عن ابى هريرة قال
سليمن بن ابى عبدالله مجهول والحديث غير محفوظ
قال فى اللآلى قال الحافظ ابو الفضل العراقى
فى ماليه قد ورد من حديث ابى هريرة من طرق
صحح بعضها ابو الفضل بن ناصر وتعقبه ابن
الجوزى فى الموضوعات وابن تيمية فى فتوى له
فحكما بوضع الحديث من تلك الطريق قال و
الحق ما قالاه وسليمن المذكور ذكره ابن حبان
فى الثقات فالحديث حسن على رايه وقد روى
من حديث ابى سعيد عند البيهقى فى الشعب وابن
عمر عند الدارقطنى فى الافراد وجابر عند البيهقى
وقد طال الكلام عليه فى اللآلى بما يفيد ان
طرقه يقوى بعضها بعضا **حديث**
رجب شهر الله وشعبان شهرى ورمضان
شهر امتى فمن صام فى رجب يومين فله من
الاجر ضعفان ووزن كل ضعف مثل جبال
الدنيا ثم ذكر اجر من صام اربعة ايام ومن صام
ستة ايام ثم ثمانية ايام ثم هكذا الى خمسة
عشر يوما منه وهو حديث موضوع وفى اسناده
ابو بكر بن الحسن النقاش وهو متهم والكسائى مجهول
وقد رواه صاحب اللآلى عن ابى سعيد الخدرى
حديث من صام ثلاثة ايام من رجب كتب
له صيام شهر ومن صام سبعة ايام من رجب

اپنے عیال پر فراخی کریگا اللہ تعالی اوس پر تمام سال فراخی کریگا۔ اسکو
طبرانی نے انس سے مرفوعاً روایت کیا ہی اسکے اسناد مین الهیثم بن
شداخ مجہول ہے اور اسکو عقیلی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہی اور
کہا سلیمان بن ابی عبد اللہ مجہول ہے اور حدیث غیر محفوظ ہی۔ کہا
لآلی مین کہا حافظ ابو الفضل عراقی نے امالی مین یہ حدیث ابی ہریرہ
سے بہت طرق مین وارد ہوئی ہے بعض کی ابو الفضل بن ناصر
نے تصحیح کی ہی ابن جوزی نے موضوعات مین اور ابن تیمیہ نے
کسی فتوے مین اسکا تعقب کیا ہے انہون نے ان طرق سے
اس حدیث پر حکم وضع کا کیا ہے کہا اوسنے حق وہی ہے جو ان دونو
نے کہا ہے اور سلیمان مذکور کو ابن حبان نے ثقون مین ذکر کیا ہے
پس حدیث حسن ہے اوسکی رائے پر اور یہ حدیث بیہقی نے شعب مین
ابی سعید سے اور دار قطنی نے افراد مین ابن عمر سے اور بیہقی مین جابر
سے مروی ہے اور لآلی مین یہ کلام بہت طویل ہی جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ بعض طرق بعض کو قوی کرتے ہین **حدیث**
رجب مہینہ اللہ کا ہے اور شعبان میرا مہینہ اور رمضان میری
امت کا مہینہ ہی جو شخص رجب مین دو دن روزہ رکہے اوسکے لیے
دگنا اجر ہے اور وزن ہر ضعف کا مثل پہاڑ دنیا کی ہے پہر
ذکر کیا اوسنے اجر اس شخص کا جو چار دن روزہ رکہے اور اجر اوس
شخص کا جو چہہ دن روزہ رکہے پہر سات دن پہر آٹھہ دن پندرہ
دن تک یہ حدیث موضوع ہے اسکے اسناد مین ابو بکر
بن حسن النقاش ہے وہ متہم ہے اور کسائی مجہول ہے
اور روایت کیا اسکو صاحب لآلی نے ابی سعید خدری سے
حدیث جو شخص رجب سے تین روزے رکہے
اوسکے لیے مہینے کے روزے لکہے جاتے ہین اور جو
شخص رجب سے سات روزے رکہے ✣ ✣ ✣

اغلق اللہ عنہ سبعۃ ابواب من النار ومن صام
ثمانیۃ ایام من رجب فتح اللہ لہ ثمانیۃ ابواب
من الجنۃ ومن صام نصف رجب حاسبہ اللہ
حسابا یسیرا قال فی اللآلی بعد ان رواہ عن ابان
عن انس مرفوعا لا یصح وابان متروک وعمر
ابن الازہر یضع ثم قال واخرجہ ابو الشیخ عن
ابن علوان عن ابان وابن علوان وضاع
حدیث ان شہر رجب شہر عظیم من صام
یوما منہ کتب لہ صوم الف سنۃ الخ رواہ
ابن شاہین عن علی مرفوعا قال فی اللآلی
لا یصح وہرون بن عنترۃ یروی المناکیر
حدیث من صام یوما من رجب عدل
صیام شہر الخ رواہ الخطیب عن ابی ذر
مرفوعا وفی اسنادہ الفرات بن
السائب وہو متروک وقال
ابن حجر فی امالیہ اتفق علی روایۃ
عن فرات بن السائب
ہو ضعیف فیہ رشدین بن سعد والحکم بن
مروان وہما ضعیفان ایضا وقد روی البیہقی
فی شعب الایمان من حدیث انس من صام یوما
من رجب کان کصیام سنۃ وذکر حدیثا
طویلا فینظر فی اسنادہ **حدیث** من احیی
لیلۃ من رجب وصام یوما اطعمہ اللہ من ثمار
الجنۃ الخ رواہ فی اللآلی عن الحسین بن علی
مرفوعا وقال موضوع افیہ حسن بن مخارق

اللہ تعالی اس سے سات دروازے آگ کے بند کر دیتا ہے اور جو
شخص آٹھہ دن رجب کے روزے رکہے اللہ تعالی اوسکیلیے آٹھ
دروازے جنت کے کہول دیتا ہے اور جو شخص نصف رجب تک
روزے رکہے اللہ تعالی اوسکا تہوڑا حساب لیگا۔ کہا لآلی مین بعد اسکے
کہ اوسنے اس حدیث کو انس سے مرفوعا روایت کیا ہے صحیح
نہین ہے اور ابان متروک ہی اور عمر بن ازہر وضاع ہے پہر کہا اوسنے
اس حدیث کو ابو الشیخ نے ابن علوان سے اوسنے ابان سے روایت کیا
ہے اور ابن علوان وضاع ہے **حدیث** بیشک رجب کا مہینہ عظیم
القدر ہی جو شخص ایک دن اس سے روزہ رکہتا ہی اوسکے لئے ہزار برس کے
روزے لکہے جاتی ہین اسکو ابن شاہین نے علی سے مرفوعا روایت
کیا ہے کہا لآلی مین صحیح نہین ہے اور ہارون بن عنترہ منکر حدیثین
بیان کرتا ہی **حدیث** جو شخص رجب سے ایک دن روزہ رکہے مہینے کے
روزونکے برابر ہوتا ہی الخ اسکو خطیب نے ابی ذر سے مرفوعا روایت کیا
ہے اور اسکی اسناد مین فرات بن سائب ہے اور وہ متروک ہے
اور کہا ابن حجر نے امالی مین (لوگ) اس روایت پر متفق
ہوئے ہین اور وہ ضعیف ہی اور اسمین رشد بن سعد اور حکم بن
مروان ہے وہ دونو بہی ضعیف ہین اور بیہقی نے شعب
الایمان مین انس سے روایت کی ہے جو شخص ایک
دن رجب کا روزہ رکہے وہ برس کے روزون کے برابر
ہوتا ہے۔ اور لمبی حدیث اوس نے ذکر کی ہے اسکی اسناد
مین نظر کرنی چاہیئے **حدیث** جو شخص رجب
مین ایک رات جاگے اور ایک دن روزہ رکہے اللہ
تعالے اسکو جنت کی میوون سے کہلاتا ہے الخ اسکو
لآلی مین حسین بن علی سے مرفوعا روایت کیا
ہے اور کہا موضوع ہے + + + + + + + ++

وسياتي في باب فضائل الامكنة والازمنة
في شهر رجب زيادة على ماهنا **كتاب**
الحج **حديث** من ملك زادا وراحلة
تبلغه الى بيت الله ولم يحج فلا عليه ان يموت
يهوديا او نصرانيا رواه الترمذي عن علي
مرفوعا وابن عدي من حديث ابي هريرة وابو يعلى
من حديث ابي امامة وفي اسناد الترمذي
هلال بن ربيعة بن عمرو والحرث الاعور قال الترمذي
الاول مجهول والثاني كذاب وفي اسناد ابن
عدي عبد الرحمن القطامي وابو المهزم متروكان
وفي اسناد ابي يعلى عمار بن سعيد والمغيرة
ابن عبد الرحمن متروكان ايضا وقد حكم
ابن الجوزي على هذا المتن بالوضع ودفعه
ابن حجر في التلخيص بما هو معروف **حديث**
ان الله لا ييسر لعبده الحج الا بالرضى فاذا رضي عنه اطلق
له الحج رواه الخطيب عن المقداد بن الاسود مرفوعا
وفي اسناده سعيد بن عبد الرحمن يروي عن
الثقات الموضوعات **حديث** من تزوج
قبل ان يحج فقد بدأ بالمعصية رواه ابن عدي
عن ابي هريرة مرفوعا وفي اسناده احمد بن جمهور
القرقاني ومحمد بن ايوب والاول يروي الموضوعات
والثاني متهم بالكذب **حديث** ما من عبد
ولا امة دعا الله ليلة عرفات هذه الدعوات
وهي عشر كلمات الف مرة لم يسال الله شيئا
الا اعطاه الا قطيعة رحم او ماثما سبحان الذي

آفت اسکی حسن بن مخارق ہی اور باب فضائل الامکنہ والازمنہ
مین ماہ رجب مین زیادتی جو اسجگہہ ہے آگے آئیگی **کتاب حج**
کے بیان مین **حدیث** جو شخص (اس قدر) توشہ اور
سواری کا مالک ہوا جو اسکو بیت اللہ تک پہونچاوے اور اوسنے
حج نہ کیا تو اوسپر نہین کہ یہودی یا نصرانی ہوکر مرے اسکو ترمذی
نے علی سے مرفوعًا اور ابن عدی نے ابوہریرہ سے اور ابو یعلی نے
ابی امامہ سے روایت کی ہی اسناد ترمذی مین ہلال بن ربیعہ
بن عمر اور الحارث الاعور ہین کہا ترمذی نے اول مجہول ہے اور
دوسرا کذاب ہی اور اسناد ابن عدی مین عبد الرحمان القطاعی
اور ابو المہزم ہین وہ دونو متروک ہین اور اسناد ابی یعلی مین
عمار بن سعید اور مغیرہ بن عبد الرحمن ہین یہ دونو بھی متروک ہین
اور ابن جوزی نے اس متن پر حکم وضع کا کیا ہے اور ابن
حجر نے تلخیص مین اس چیز سے دفع کیا ہے جو معروف
ہے **حدیث** اللہ تعالے اپنی بندی کے لئے حج آسان نہین
کرتا مگر ساتھہ رضا کے جب اس سے راضی ہوتا ہے حج آسان کر
دیتا ہے۔ اسکو خطیب نے مقداد بن اسود سے مرفوعا روایت کیا ہی
اور اسکے اسناد مین سعید بن عبد الرحمان ہی یہ ثقون سے
موضوع حدیثین روایت کرتا ہے **حدیث** جو شخص پہلے حج کرنے
کے نکاح کرے اوسنے ابتدا ارگناہ کی ساتھہ کیا اسکو ابن عدی نے
ابی ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی اسکی اسناد مین احمد بن جمہور
قرقانی اور محمد بن ایوب ہین پہلا موضوع حدیثین روایت کرتا
ہے اور دوسرا کذب سی متہم ہے **حدیث** جو کوئی مرد یا
عورت عرفات کی رات مین ان دعاؤن سے ہزار مرتبہ دعا مانگے
(اور وہ دس کلمے ہین) اور اللہ تعالے سے کسی شی کا سوال کرے اللہ تعالے
اوسکو وہ شئے دیتا ہی مگر قطع رحم اور گناہ کی بات پاک ہے وہ ذات

کتاب الحج

فی السماء عرشه الخ رواه العقیلی عن ابن مسعود
مرفوعا وفی اسناده عزرة بن قیس الیحمدی قال
العقیلی ضعیف ولا یتابع علیه قال فی اللآلی هذا
لا یقتضی الوضع وقد اخرجه الطبرانی والبیهقی
فی الدعوات **حدیث** الحج جهاد کل ضعیف
قال الصغانی موضوع **حدیث** ان النبی صلی
الله علیه وآله وسلم خطب عشیة عرفة فقال
ایها الناس ان الله قد تطول علیکم فی مقامکم
هذا فقبل من محسنکم واعطی محسنکم ما سأل
ووهب مسیئکم لمحسنکم الا التبعات فیما بینکم
افیضوا علی اسم الله وفی الیوم الثانی قال و
التبعات فیما بینکم ضمن عوضها من عنده
اخرجه رواه ابو نعیم عن ابن عمر مرفوعا وقال
غریب تفرد به عبد العزیز بن ابی رواد عن نافع
ولم یتابع علیه وقد اخرجه ابن حبان من طریق
مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر واخرج عبد الله
بن احمد فی زیادات المسند من حدیث العباس بن
مرداس السلمی ان رسول الله صلی الله تعالی علیه
وآله وسلم دعا ربه عشیة عرفة بالمغفرة لامته
فاجیب اخرجه عبد الرزاق فی المصنف من
حدیث عبادة بن الصامت بنحو اللفظ الاول وفی
اسناد ابی نعیم ایضا عبد الرحمن بن هرون
متروک وبشار بن بکیر مجهول وفی اسناد ابن حبان
یحیی بن عنبسة وضاع وفی اسناد عبد الله بن
احمد کنانة بن عباس بن مرداس منکر الحدیث

جسکا عرش آسمان میں ہے الخ اسکو عقیلی نے ابن مسعود سے مرفوعاً
روایت کیا ہے اور اسکی اسناد میں عزرہ بن قیس الیحمدی ہے
کہا عقیلی نے ضعیف ہی اور اسکا تابع کوئی نہیں کہا لآلی میں یہ
بات اسکا موضوع ہونا نہیں چاہتی - اور طبرانی اور بیہقی نے دعوات
میں روایت کی ہے **حدیث** حج ہر ضعیف کا جہاد ہی کہا
صغانی نے موضوع ہے **حدیث** نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ
کی عشا میں خطبہ پڑہا فرمایا ای لوگو اللہ تعالے نے تمپر اسمیں احسان
کیا ہے اوسنے تمہاری نیک سے قبول کیا اور تمہاری نیک کو دیا
جو اوسنے سوال کیا اور تمہاری بُری کو بسبب تمہاری نیک کے
بخشدیا مگر تبعات درمیان تمہاری طواف افاضہ کرو اللہ کے
نام پر - اور دوسرے روز نہین کہا اوسنے تبعات ما بینکم کے
یہ معنے ہین اللہ تعالے اوسکے عوض کا ضامن خود ہوگا -
اسکو ابو نعیم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہا غریب
ہے متفرد ہوا اس سے عبد العزیز بن ابی رواد نافع سے اور اسپر کوئی
اسکا متابع نہین ہوا اور ابن حبان نے طریق مالک بن انس سے اور
نافع سے اوسنے ابن عمر سے روایت کی ہی اور عبد اللہ بن احمد نے
زیادات المسند میں عباس بن مرداس سلمی سے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے عرفہ کی عشا مین
امت کے لئے بخشش مانگی پس دعا اونکی قبول کی گئی اور عبد
الرزاق نے مصنف مین عبادة بن صامت سے اول الفاظ
کیطرح روایت کی ہے اور اسناد ابی نعیم مین بھی عبد
الرحمن بن ہارون متروک اور بشار بن بکیر مجہول ہین اور
اسناد ابن حبان مین یحیٰی بن عنبسہ وضاع ہے اور
اسناد عبد اللہ بن احمد مین کنانہ بن عباس
بن مرداس بہت منکر الحدیث ہے ✚ ✚

جدا وفی اسناد عبد الرزاق خداش بن عمرو لیس
بشئ وقد حکم ابن الجوزی علی هذه الاحادیث
بالوضع ورد علیه ابن حجر فی مؤلف سماه قوة
الحجاج فی عموم المغفرة للحجاج وعارضه فی
جرح عن جرحه من رواة هذه الاحادیث و
قال قد اخرج ابوداود فی سننه طرفا من حدیث
العباس بن مرداس وسکت علیه فهو صالح
عنده وقال انه یدخل فی حد الحسن علی رای الترمذی
وانه اخرجه ابن ماجة والضیا فی المختارة وما
ذکر فیها الا ما صح فقد صححه وقال البیهقی بعد
اخراجه فی الشعب ان له شواهد کثیرة و
قال قد جاء من حدیث انس اخرجه ابویعلی و
جاء من حدیث زید جد عبد الرحمن بن عبد الله
بن زید اخرجه ابن منده فی کتاب الصحابة
ومن حدیث ابی هریرة اخرجه ابن حبان وقال هو
باطل وکذا قال الدارقطنی **حدیث**
من طاف بالبیت اسبوعا وصلی خلف المقام
رکعتین وشرب من ماء زمزم غفرت له ذنوبه
بالغة ما بلغت ذکره ابن طاهر فی تذکرة
الموضوعات وحکی عن السخاوی انه عزاه فی المقاصد
الی الواحدی والدیلمی وغیرهما وقال لا یصح وقد
ولع به العامة کثیرا وتعلقوا فی ثبوته بمنام و
شبهه مما لا تثبت الاحادیث النبویة بمثله
حدیث من طاف اسبوعا فی المطر غفرله
ما سلف من ذنوبه قال الصغانی هو باطل لا

اور اسناد عبد الرزاق مین خداش بن عمر ہے اور وہ کچھ
شے نہین ہے ابن جوزی نے ان حدیثون پر حکم وضع
کا کیا ہے اور ابن حجر نے مؤلف مین جسکا نام قوة الحجاج
فی عموم المغفرة للحجاج ہے اسپر رد کیا ہے اور جرح راویون پر
اوسنے جرح کی ہے اوسکا اوسنے معارضہ ان حدیثون کے
راویون سے کیا ہے اور کہا کہ ابوداؤد نے سنن مین کئی طرق
عباس بن مرداس سے روایت کی ہے اور وہ اسپر چپ ہو بیٹھ
اسکے نزدیک یہ صالح ہے اور کہا ترمذی کی رای پر مرتبہ
حسن مین داخل ہے اور ابن ماجہ اور ضیا نے مختارہ مین روایت
کی ہے اور نہین ذکر کیا اوسنے اسمین مگر جو صحیح ہے (گویا)
اوسنے اسکی تصحیح کی ۔ اور کہا بیہقی نے شعب مین بعد
لانے اس حدیث کے اسکیلئے بہت شواہد ہین اور کہا اوسنے
یہ حدیث انس سے مروی ہے ابویعلی نے اسکو ذکر کیا ہے اور عبد الرحمن
بن عبد اللہ بن زید کی دادا زید سے مروی ہے اسکو ابن منده نے کتاب
الصحابہ مین ذکر کیا ہے اور ابی ہریرہ سے مروی ہے اسکو ابن حبان نے
ذکر کیا ہے اور کہا اوسنے یہ باطل ہے اور ایسا ہی دارقطنی نے کہا ہے
حدیث جو شخص خانہ کعبہ کا ایک ہفتہ طواف کرے اور دو رکعت
مقام کے پیچھے پڑھے اور پانی زمزم کا پیئے اوسکے گناه جسقدر
ہون بخشے جاتے ہین اسکو ابن طاہر نے تذکرة الموضوعات
مین ذکر کیا ہے اور سخاوی سے حکایت کی گئی ہے کہ اوسنے
اس حدیث کو مقاصد مین واحدی اور دیلمی وغیرہ کی طرف نسبت
کیا ہے اور کہا صحیح نہین اور اسکے ساتھ عام لوگون کی بہت
محبت ہے اور اسکے ثبوت کے لئے خواب اور شبہ سے جس سے حدیث نبوی ثابت
نہین ہو سکتی متعلق ہوئے ہین **حدیث** جو شخص بارش مین ایک
ہفتہ طواف کرے اوسکے پچھلے گناه بخشے جاتے ہین ۔ کہا صغانی نے باطل ہے

اصل له وكذا حديث من طاف بالكعبة في يوم مطير
كان له بكل قطرة تصيبه حسنة ومحي عنه بالاخرى
سيئة وكذا من طاف اسبوعا خاليا كان كعتق
رقبة ولا عبرة بكون مثل هذه الاحاديث في
الاحياء فهو لا يميز بين الصحيح والموضوع
حديث ان الله قد وعد هذا البيت ان يحجه في
كل سنة ستمائة الف فان نقصوا اكملهم الله
بالملئكة وان الكعبة تحشر كالعروس المزفوفة وكل
من حجها تعلق باستارها يسعون حولها حتى
تدخل الجنة فيدخلون معها قال في المختصر لا اصل
له **حديث** ما قبل حج امرء الا دفع حصاه ذكره
في المقاصد عن ابن عمر مرفوعا واورده ابن طاهر
في تذكرة الموضوعات **حديث** يدخل الله بالحجة
الواحدة ثلاثة نفر الميت والحاج والمنفذ رواه
ابن عدي عن جابر مرفوعا قال في اللآلي لا يصح
وقد اخرجه البيهقي في سننه واقتصر على تضعيفه
واخرج الدارقطني من حديث انس قال قال رسول
الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم حجة للمخرج عنه
وحجة للحاج وحجة للوصي **حديث**
مثل الذي يحج من امتي كمثل ام موسى كانت ترضعه
وتاخذ الكرى من فرعون رواه ابن عدي عن
معاذ مرفوعا وهو موضوع **حديث**
ليس في الموقف بعرفة قول ولا عمل افضل من هذا
الدعاء واول من ينظر الله حين هذا القول فاذا
وقف بعرفة فليستقبل البيت الحرام بوجهه

اسکا کچھہ اصل نہین اور ایسے ہی یہ حدیث ہی جو خانہ کعبہ کا بارش
کے دن مین طواف کرے اسکے ہر قطرہ کے بدلے جو اسکو پہونچیگا
ہے نیکی ہوتی ہے اور دوسرے سے اس سے برائی دور کیجاتی
اور اسیطرح یہ حدیث ہی جو شخص ایک ہفتہ خالی طواف کرے وہ
مثل غلام آزاد کرنیکے ہوتا ہے اور ایسی حدیثون کے احیا مین ہونے
کا کچھہ اعتبار نہین وہ صحیح اور موضوع مین تمیز نہین کرسکتا
حدیث اللہ تعالے نے اس بیت اللہ سے وعدہ کیا ہے کہ ہر
برس مین چھہ لاکھہ آدمی اسکا حج کریگا اگر کچھہ کم ہون اللہ تعالی
انکو فرشتون سے کامل کرتا ہے اور کعبہ دلہن منقش کی مثل اٹھایا
جائیگا اور جو شخص اسکا حج کریگا اوسکے پردونسے متعلق ہوکر
اوسکے گرد سعی کرینگے تاکہ وہ جنت مین داخل ہوگا وہ لوگ بھی
اوسکے ساتھہ داخل ہونگے کہا مختصر مین اسکا کچھہ اصل نہین
حدیث نہین قبول کیا جاتا حج کسی آدمی کا مگر اوسکے سنگریزے اٹھائے
جاتی ہین مقاصد مین ابن عمر سے مرفوعًا مذکور ہی اور ابن طاہر اسکو
تذکرة الموضوعات مین لایا ہے **حدیث** اللہ تعالے ایک حج سے تین
آدمی داخل کرتا ہے میت اور حاجی اور جاری کرنیوالا ابن عدی نے
جابر سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہا لآلی مین صحیح نہین اور بیہقی نے سنن مین
روایت کی ہی اور اوسنے اسکی تضعیف پر ہی اقتصار کیا ہی اور دارقطنی
نے انس سے روایت کی ہی کہا اوسنے فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حج ہے
خارج کرنیوالے کیلیے حج حاجی کیلیے اور حج وصی کیلیے **حدیث** مثل
اوس شخص کی جو میری امت سے حج کرتا ہی مثل ماں موسی علیہ السلام کی ہی
وہ اسکو دودھ دیتی تھی اور مزدوری فرعون سے لیتی تھی اسکو ابن عدی
نے معاذ سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور موضوع ہے **حدیث** عرفہ کی جگہہ مین کوئی
قول اور کوئی عمل اس دعا سے افضل نہین اور اول ان شخصونکا جنکی طرف اللہ
تعالے نظر کریگا جسوقت اس قول کا ہی جب عرفہ مین کھڑا ہو بیت الحرام کیطرف منہ کرے اور

يبسط يده كهيئة الداعي ثم يلبي ثلاثا ويكبر
ثلاثا ويقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له
الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير يقول
ذلك مائة مرة وهو دعاء طويل وذكر له جزاء
كبيرا ساقه ابن ناصر عن علي وابن مسعود مرفوعا
وهو موضوع وفي اسناده عبد الرحيم بن زيد
كذاب ومحمد بن المنذر ولا تحل الرواية عنه وقد
روي بالفاظ مختلفة عن جابر رواه البيهقي
في الشعب وقال هذا متن غريب وقد ذكره ابن
حجر في اماليه وقال رواته كلهم ثقات الا الطلحي
فانه مجهول **حديث** لما نادى ابراهيم
بالحج لبى الخلق فمن لبى تلبية واحدة حج
حجة واحدة ومن لبى مرتين حج حجتين الخ قال
في الذيل هو من نسخة محمد بن الاشعث التي
عامتها مناكير **حديث** اذا احرم احدكم
فليؤمن على دعائه فان دعاءه مستجاب قال
في الذيل فيه كذاب ومجروحان **حديث**
من حج حجة الاسلام وزار قبري وغزا غزوة
وصلى علي في بيت المقدس لم يسأله الله عما
افترض عليه قال في الذيل باطل **حديث**
اذا خرج الحاج من بيته كان في حرز الله فان
مات قبل ان يقضي نسكه غفر الله له ما تقدم
من ذنبه وما تاخر وانفاقه الدرهم الواحد في
ذلك الوجه يعدل اربعين الف الف درهم فيما
سواه قال ابن حجر موضوع **حديث** لو يعلم

دعا کرنیوالے کیطرح اپنا ہاتھہ فراخ کرے پھر تلبیہ کہے تین بار اور
تکبیر تین بار اور کہے نہیں کوئی لائق عبادت کی مگر اللہ اکیلا اسکا
کوئی شریک نہین اوسی کیلئے ملک ہے اور اوسیکے لئے حمد ہے زندہ
کرتا ہے اور مارتا ہے اسکے ہاتھہ مین خیر ہے یہ سو مرتبہ کہے دعا بہت
لمبی ہے اور اوسکی جزا اوسنے بہت ذکر کی ہے۔ ابن ناصر نے علی اور
ابن مسعود سے مرفوعا بیان کیا ہے اور موضوع ہے اسکے اسناد مین
عبد الرحیم بن زید کذاب ہے اور محمد بن المنذر جس سے روایت کرنی
حلال نہین مذکور ہین اور الفاظ مختلفہ سے جابر سے مروی ہے
اسکو بیہقی نے شعب مین روایت کیا ہے اور کہا متن اسکا غریب
ہے اور ابن حجر نے امالی مین ذکر کیا ہے اور کہا سب راوی اسکے ثقہ ہین مگر
طلحی وہ مجہول ہے **حدیث** جب ابراہیم (علیہ السلام) نے حج
کا آوازہ کیا خلقت نے لبیک کہا جسنے ایک دفعہ تلبیہ کہا اوسنے ایک
حج کیا الخ کہا ذیل مین یہ نسخہ محمد بن اشعث سے ہے جس
کی عام حدیثین منکر ہین **حدیث** جب کوئی تم سے
احرام باندہے اوسکی دعا پر آمین کہنی چاہیئے اسلئے
کہ اوسکی دعا قبول کیجاتی ہے۔ کہا ذیل مین اسمین ایک
کذاب اور دو مجروح ہین **حدیث** جو شخص مسلمانونکا
حج کرے اور میری قبر کی زیارت کرے اور جنگ کرے اور
بیت المقدس مین مجھپر درود بھیجے اللہ تعالے اوسکو اوس چیز سے
جو اوسپر فرض کی ہے سوال نہین کریگا۔ کہا ذیل مین باطل
ہے **حدیث** جب حاجی اپنے گھر سے نکلے اللہ تعالی کی پناہ مین
ہوتا ہے اگر حج ادا کرنے سے پہلے مرجائے اللہ تعالے اوسکے
اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے اور اوسکا اوسجگہہ ایک درم خرچ کرنا
اور جگہہ چار کروڑ درم خرچ کرنے کے برابر ہے۔ کہا
ابن حجر نے موضوع ہے **حدیث** اگر جانتے

الناس ما للحجاج من الفضل عليهم لاتوهم
حتى يغسلوا ارجلهم ذكره ابن طاهر في التذكرة
وقال لم يتبين له حاله وقال ولكن فيه اسمعيل
ابن عياش وهو كثير الخطأ ولم يذكر من رواه حتى
ينظر في اسناده **حديث** من مات في هذا
الوجه من حاج او معتمر لم يعرض ولم يحاسب
قيل له ادخل الجنة رواه الخطيب عن عائشة
مرفوعا قال الصغاني موضوع وفي اسناده عائذ
المكتب وفيه ضعف قال في اللآلي اخرجه ابو يعلى
والعقيلي وابن عدي وابو نعيم في الحلية و
البيهقي في الشعب من طريق عائذ المذكور و
نقل العقيلي عن ابن معين انه قال عائذ من بشر
ليس به باس وروى نحوه ابن عدي من حديث جابر
باسناد فيه اسحق بن بشير الكاهلي قيل هو
كذاب ولكنه رواه الحرث في مسنده من غير
طريقه ورواه ابن منده في اخبار اصبهان من
حديث ابن عمر وكذا رواه ابو الشيخ من حديثه و
البخاري في تاريخه **حديث** انه يقضي عن الحاج
دينه قد ما كان وحديثا في اسناده وهب بن وهب
ابو البختري كذاب **حديث** من شيع
حاجا اربعين خطوة ثم عانقه وودعه لم
يتفرقا حتى يغفر الله له في اسناده وضاع **حديث**
ما اتيت الركن اليماني قط الا وجدت جبريل
قائما عنده يقول يا محمد استلم وقل اللهم اني اعوذ
بك من الكبر والفاقة ومراتب الخزي في الدنيا و

آدمی جو حاجی کی اوپر فضیلت ہے البتہ اگر اوسکے پاؤن دہوتے
اسکو ابن طاہر نے تذکرہ مین ذکر کیا ہے اور کہا اوسکا
حال ظاہر نہین ہوا اور کہا لیکن اسمین اسمعیل بن عیاش ہے
وہ بہت خطا کرتا ہے اور نہین ذکر کیا اوسنے اسکو جسنے اوسکی
روایت کی ہے تاکہ اوسکے اسناد مین نظر کیجاتی **حدیث**
جو شخص حالت حج یا عمرہ مین مرا انہین تعرض کیا جاتا اور نہین حساب
کیا جاتا اور اوسکو کہا جاتا ہے جنت مین داخل ہو جا اسکو خطیب نے
عائشہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا صغانی نے موضوع ہے اور اسکے
اسناد مین عائذ المکتب ہے اسمین ضعف ہے کہا لآلی مین ابو یعلی اور
عقیلی اور ابن عدی اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے شعب مین
طریق عائذ مذکور سے روایت کی ہے اور عقیلی نے ابن معین
سے نقل کیا ہے کہ کہا اوسنے عائذ جسنے خوشخبری دی ہے
اسکا کچھ خوف نہین اور مثل اسکی ابن عدی نے جابر سے ایسی سند
سے روایت کی ہے جسمین اسحق بن بشیر کاہلی ہے کہا گیا ہے
کہ وہ کذاب ہے لیکن حارث نے مسند مین غیر اس طریق سے روایت
کی ہے اور ابن مندہ نے اخبار اصبہان مین ابن عمر سے روایت
کی ہے اور ایسا ہی ابو الشیخ نے اس سے اور بخاری نے تاریخ مین روایت
کی ہے **حدیث** حاجی سے اوسکا نیا پرانا قرض ادا کیا جاتا ہے
اسکی اسناد مین وہب بن وہب ابو البختری کذاب ہے **حدیث**
جو شخص چالیس قدم حاجی کے ساتھہ دوسے چلے پہر اوس سے
معانقہ کرے اور رخصت کرے نہین متفرق ہوتا کہ اللہ تعالے
اوسکو بخشدیتا ہے اسکی اسناد مین وضاع ہے **حدیث**
مینے کبھی رکن یمانی پر رات نہین گذاری مگر کہ جبرائیل کو اسکے پاس
کہڑا ہوا پایا کہتا اسے محمد بوسہ دے اور کہہ یا اللہ مین
تیرے ساتھہ کبر اور بہوکہہ اور دنیا اور + + +

الآخرة الخ قال فی الذیل فی اسناده کذاب
حدیث من توضأ فاحسن الوضوء ومشی
بین الصفا والمروة کتب الله له بکل قدم سبعین [درجة]
فیه کذاب ومجروحان قاله فی الذیل **حدیث**
لا یجتمع ماء زمزم ونار جهنم فی جوف عبد [ابدا]
وما طاف عبد بالبیت الا وکتب الله له بکل
قدم مائة الف حسنة فی اسناده کذاب قاله
فی الذیل **حدیث** ان عبد المطلب [وجد]
فی زمزم عند حفرها طشتا مکتوبا فیه اربعة
اسطر کان علی کل رکن منها مکتوب اربعة اسطر الخ
فی اسناده دینار عن انس قال ابن حبان دینار
یروی عن انس موضوعات **حدیث** ماء زمزم
لما شرب له رواه ابن ماجة عن جابر بسند [ضعیف]
قال السیوطی لکن له شاهد عن ابن عباس مرفوعا
وموقوفا وعن معویة موقوفا وضعفه النووی
وصححه الدمیاطی والمنذری وقد روی من حدیث
صفیة وابن عمرو وحکی فی المختصر عن الحاکم انه
قد صححه وقد ثبت فی الصحیح من حدیث ابی ذر
انه طعام طعم وشفاء سقم **حدیث** الحجون
والبقیع یؤخذ ان باطرافهما وینثران فی
الجنة وهما مقبرة مکة والمدینة ذکره صاحب
الکشاف وبیض له صاحب التخریج **حدیث**
سفهاء مکة حشو الجنة قال السخاوی فی المقاصد
قال شیخنا یعنی ابن حجر لم اقف علیه **حدیث**
من مات فی احد الحرمین استوجب شفاعتی

آخرت کی خواری سے پناہ مانگتا ہون الخ کہا ذیل مین اسکی اسناد
مین کذاب ہی **حدیث** جو بھی طرح وضو کرے پھر صفا مروہ
کے درمیان چلے اللہ تعالے اسکے لئے ہر قدم پر ستر ہزار درجے لکھتا
ہے اسمین ایک کذاب اور دو مجروح ہین یہ ذیل مین کہا ہے
حدیث پانی زمزم کا اور آگ جہنم کی آدمی کے پیٹ مین جمع نہین
ہونگی اور جب آدمی خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہی اللہ تعالی اوسکیلئے ہر قدم پر
لاکھہ نیکی لکھتا ہے اسکی اسناد مین کذاب ہی یہ ذیل مین لکھا
ہے **حدیث** عبد المطلب نے زمزم مین وقت اوسکے کھودنے
کے ایک طشت پایا اسمین لکھا ہوا تھا چار رکن ہین ہر رکن
پر اوس سے چار سطرین لکھی ہوئی تہین الخ دینار اسکی اسناد
مین انس سے روایت کرتا ہے۔ کہا ابن حبان نے دینار موضوعات
انس سے روایت کرتا ہے **حدیث** پانی زمزم کا جسکے لئے
پیا جائے اوسکیلئے کافی ہی ابن ماجہ نے سند ضعیف کے ساتھ
جابر سے روایت کی ہے کہا سیوطی نے لیکن اسکیلئے شاہد
ابن عباس سے مرفوع اور موقوف ہی اور معاویہ سے موقوف ہی اور
نووی نے اسکو ضعیف کیا ہی اور دمیاطی اور منذری نے اسکی تصحیح کی ہے
اور صفیہ اور ابن عمر سے مروی ہے اور مختصر مین حاکم سے حکایت کی
ہے کہ اونے اسکی تصحیح کی ہے اور صحیح مین ابی ذر سے ثابت ہوا ہے
کہ یہ عمدہ طعام ہے اور بیماریون سے شفا ہے **حدیث** حجون اور بقیع
اطراف سے پکڑے جاوینگے اور جنت مین منتشر کئے جاوینگے وہ دونو
مکہ اور مدینہ مین قبرین ہین اسکو صاحب کشاف نے ذکر کیا ہے اور
صاحب تخریج نے اسکیلئے سفید چھوڑی ہے **حدیث**
بے وقوف مکہ کے بیچ جنت کی ہونگے کہا سخاوی نے مقاصد
مین کہا ہمارے شیخ ابن حجر نے مین اسپر واقف نہین ہوا **حدیث**
جو شخص دو نو حرمون مین کسی مین مرا اسپر میری شفاعت واجب ہوئی

وجاء یوم القیمة من الآمنین رواه ابن شاهین
عن سلمان الفارسی مرفوعا وفی اسناده عبد
الغفور بن سعید الواسطی وضاع وروی من حدیث
جابر باسناد فیه موسے بن عبد الرحمن وضاع
قال فی اللآلی افرط ابن الجوزی فی ایراد هذین
الحدیثین فی الموضوعات وقد اخرجهما البیهقی فی
الشعب واقتصر علی تضعیف اسنادهما واسناد
حدیث جابر احسن من اسناد حدیث سلمان والذی
استخیر الله فیه الحکم لمتن الحدیث بالحسن لکثرة
شواهد وقد ورد من حدیث ابن عمر وانس
اخرجهما الجندی فی فضائل مکة ومن حدیث
حاطب اخرجه البیهقی ومن حدیث محمد بن قیس
ابن مخرمة اخرجه الجندی انتهی واقول ابن
الجوزی حکم بالوضع لکون فی الاسناد وضاعین
فلا یضره وورد الحدیث من طریق اخری ولا
سیما اذا کان من طریقهما واحدهما فمن کذب
علی النبی صلی الله تعالی علیه وآله وسلم من طریق
صحابی لا یعجزه ان یکذب علیه من طریق غیره
وانا استخیر الله واحکم بعدم صحة هذا
المتن عن رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم و
بعدم حسنه حتی یاتی البرهان باسناد یقوم
به الحجة واحادیث الوضاعین وان بلغت
فی الکثرة کل مبلغ لا یشهد بعضها البعض ولا
یستحق اطلاق اسم الحسن علیها وقد اعترف
صاحب اللآلی بان جمیع طرق هذا المتن لا تخلو

اور قیامت کے دن بے غمون سے ہوگا اسکو ابن شاہین نے سلمان فارسی سے
مرفوعاً روایت کیا ہے اسکے اسناد مین عبد الغفور بن سعید الواسطی
وضاع ہے اور جابر سے ایسے اسناد سے مروی ہے جسمین موسے
بن عبد الرحمن وضاع ہے کہا لآلی مین ابن جوزی نے ان دونو
حدیثون کو موضوعات مین لانے سے زیادتی کی ہے حالانکہ
ان دونو حدیثون کو بیہقی نے شعب مین ذکر کیا ہے اور اوسنے
انکی تضعیف پر ہی اقتصار کیا ہے اور اسناد حدیث جابر کی احسن
ہے اسناد حدیث سلمان سے اور جو مین اسمین استخارہ کرتا ہون وہ یہ ہے
کہ متن اس حدیث پر حکم حسن کا ہے بسبب کثرت شواہد کے
اور اس حدیث کو جندی فضائل مکہ مین ابن عمر اور انس سے
لایا ہے اور بیہقی حاطب سے اور جندی محمد بن قیس بن مخرمہ
سے انتہی۔ مین کہتا ہون ابن جوزی نے اسپر جو حکم
وضع کا کیا ہے اسلیے کہ انکے دو اسنادون مین دو وضاع
ہین اسکو کچھ ضرر نہین دیتا حالانکہ دوسرے طریق سے حدیث
وارد ہوئی ہے خصوصاً جب دو طرق یا ایک طرق سے ہو
پس جو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر طریق صحابی سے جھوٹ
بولے اسکو غیر اس طریق سے آنحضرت پر کذب بولنا کچھ
عاجز نہین کرتا اور مین اللہ تعالے سے استخارہ کرتا ہون اور
اس متن پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عدم صحت اور عدم
حسن کا حکم کرتا ہون تاکہ برہان ایسے اسناد سے آئے جس سے
حجت قائم ہو جائے۔ اور حدیثین وضاعون کی اگرچہ
کثرت مین ہر حد تک پہونچی ہین (لیکن) بعض
بعض کو قوی نہین کرسکتین اور اسم حسن کا اوسپر
بولنا لائق نہین ہے اور صاحب لآلی نے اقرار کیا
ہے کہ تمام طرق اس متن کے + + + +

عن وضاع او متروك كما صرح به في وجيزه
بعد سياقها حديث من قال للمدينة
يثرب فليستغفر الله تعالى ثلاث مرات رواه
الدارقطني عن البراء مرفوعا وعده ابن الجوزي
في الموضوعات وذكر ان في اسناده يزيد بن زياد
متروك وقد اخرجه احمد في مسنده من طريقه
وقال ابن حجر في القول المسدد واخطأ ابن الجوزي
فان يزيد وان ضعفه بعضهم من قبل حفظه
فلا يلزم ان كل ما يحدث به موضوع ويشهد
له ما في صحيح البخاري وغيره من حديث ابي هريرة
امرت بقرية تاكل القرى يقولون يثرب و
هي المدينة انتهى واخرجه عبد الرزاق في المصنف
عن ابن جريج قال حدثني يزيد بن ابي زياد
عن عبد الرحمن بن ابي ليلى ان النبي صلى الله
عليه وآله وسلم قال من قال للمدينة يثرب
فليقل استغفر الله ثلاثا هي طيبة هي طيبة هي طيبة
اقول لا شك ان الحكم على الحديث بالوضع لكون
في اسناده يزيد بن ابي زياد فيه افراط فقد اخرج
له مسلم في صحيحه والبخاري تعليقا و
اهل السنن الاربع ولعله قوي له الحكم
بالوضع ما في المتن من النكارة فلا يتم الاستشهاد
له بما ذكره ابن حجر من حديث ابي هريرة حديث
من وجد سعة لم يغد الي فقد جفاني
رواه ابن عدي والدارقطني في غرائب مالك
وابن حبان في الضعفاء وابن الجوزي في الموضوعات

وضاع یا متروک سے خالی نہین جیسا کہ وجیز مین بعد بیان
کے اوسنے تصریح کی ہے حدیث جو شخص مدینہ کو یثرب
کہے چاہیے کہ اللہ تعالی سے تین مرتبہ بخشش مانگے۔ اسکو
دارقطنی نے برا سے مرفوعا روایت کیا ہے اور ابن جوزی
نے اسکو موضوعات مین شمار کیا ہے اور ذکر کیا اوسنے کہ اسکی اسناد
مین یزید بن زیاد متروک ہے اور احمد نے مسند مین اسکے طریق سے
روایت کی ہے اور کہا ابن حجر نے القول المسدد مین ابن
جوزی نے خطا کیا ہے اسلیے کہ یزید کو اگرچہ بعض نے ضعیف حافظہ
کی جہت سے کہا ہے لیکن اس سے یہ نہین لازم آتا کہ جو حدیث وہ
بیان کرے وہ موضوع ہو حالانکہ اسکیلیے جو صحیح بخاری وغیرہ
مین ہے شاہد ہے مجھے ایک گاؤن کا حکم ہوا ہے جو گاؤن کو کھائیگا
اسکو یثرب بولتے ہین وہ مدینہ ہے انتہی اور عبد الرزاق نے
مصنف مین ابن جریج سے روایت کی ہے کہا اوسنے مین حدیث
کیا گیا ہون یزید بن زیاد سے وہ عبد الرحمان بن ابی لیلی سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مدینہ کو یثرب کہے چاہیے کہ
اللہ تعالی سے تین مرتبہ استغفار مانگے وہ پاک ہے وہ پاک ہے وہ
پاک ہے۔ مین کہتا ہون اسمین شک نہین کہ اس حدیث پر حکم
وضع کا کرنا بسبب یزید بن ابی زیاد کے زیادتی ہے اسلیے کہ
مسلم نے صحیح مین اور بخاری نے تعلیقا اور اہل سنن اربع نے اس سے
روایت کی ہے شاید نکارت جو متن حدیث مین ہے اسکے
وضع کے حکم کو تقویت کرتی ہو پس استشہاد ساتھ اوسچیز کے
جو ابن حجر نے ابو ہریرہ سے ذکر کیا ہے تمام نہین ہوتا حدیث
جو شخص فراخی پائے پھر اوسکو میری طرف نہ کھینچے اوسنے مجھپر
ظلم کیا۔ اسکو ابن عدی اور دارقطنی غرائب مالک مین اور
ابن حبان نے ضعفا مین اور ابن جوزی نے موضوعات مین روایت کیا ہے

حدیث من زارنی وزمام ناقته بیده
الخ قال فی المقاصد ان ابن حجر قال لا اصل له
لهذا اللفظ حدیث من زار قبری وجبت
له شفاعتی قال فی المقاصد ان ابن خزیمة
اشار الی تضعیفه ورواه البیهقی بلفظ من
زارنی فی حیاتی وضعفه وقال ان طرقه کلها
لینة لکنه یقوی بعضها بعضا وروی من زار
قبری کنت له شفیعا من زارنی وزار ابی ابراهیم
فی عام واحد دخل الجنة قال ابن تیمیة و
النووی انه موضوع لا اصل له قال السیوطی
فی الذیل وکذا ما روی بلفظ من لم یزرنی
قال الصغانی هو موضوع وکذا بلفظ من حج
فلم یزرنی فقد جفانی فانه قال الصغانی
ایضا هو موضوع وکذا قال الزرکشی وابن
الجوزی حدیث ان النبی صلی الله
علیه وآله وسلم تفل فی بئر اریس قال فی المختصر
لم یجد

کتاب النکاح

حدیث لولا النساء لعبد الله حقا حقا رواه ابن
عدی عن عمر مرفوعا وفی سناده متروکان
ومنکر قال ابن عدی هذا الحدیث منکر
لا اعرفه الا من هذا الطریق قال فی اللآلی له
شاهد رواه الثقفی فی الثقفیات من حدیث
انس لولا المرأة لدخل الرجل الجنة وفی اسناده
بشر بن الحسین وهو متروک حدیث
ان امرأة اتت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تعلکا

حدیث جو شخص میری زیارت کرے حالانکہ باگ
اونٹنی کی اوسکے ہاتھ مین ہو الخ کہا مقاصد مین ابن حجر نے
کہا ہے کہ اسکا ان لفظون سے کچھ اصل نہین ہے حدیث جس نے
میری قبر کی زیارت کی اوسکی شفاعت میرے لئے واجب ہوئی کہا
مقاصد مین ابن خزیمہ نے اسکے ضعف کیطرف اشارہ کیا ہے
اور بیہقی نے ان الفاظ سے روایت کی ہے مثل اسکی ہے جس نے
میری حیاتی مین زیارت کی ہے اور اوسنے اسکو ضعیف کیا ہے
اور کہا اوسنے اسکے سب طرق الین ہین لیکن بعض بعض کو
قوی کرتے ہین اور مروی ہے جسنے میری قبر کی زیارت کی مین
اوسکا شفیع ہونگا جسنے میری زیارت کی اور میرے باپ ابراہیم کی
ایک برس واحد مین جنت مین داخل ہوگا۔ کہا ابن تیمیہ اور نووی نے
یہ موضوع ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے سیوطی نے ذیل مین ذکر کیا ہے اور
ایسی ہے یہ روایت جسنے میری زیارت نہ کی اوسنے مجھپر ظلم کیا کہا صغانی
نے یہ بھی موضوع ہے اور ایسا ہی زرکشی اور ابن جوزی نے کہا
ہے حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئین اریس مین
تھوکا۔ کہا مختصر مین نہین پائی گئی

کتاب نکاح کے بیان مین

حدیث اگر عورتین
نہ ہوتین تو اللہ تعالے کی عبادت پوری پوری ہوتی
اسکو ابن عدی نے عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے۔ اسکی
اسناد مین دو متروک اور ایک منکر ہے کہا ابن عدی نے
یہ حدیث منکر ہے۔ مین اسکو نہین جانتا مگر اس طریق سے
کہا لآلی مین اسکے لئے شاہد ہے۔ ثقفی نے ثقفیات مین انس
سے روایت کی ہے اگر عورت نہ ہوتی تو مرد جنت مین داخل
ہوتا۔ اسکی اسناد مین بشر بن حسین ہے اور وہ متروک ہے
حدیث ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر

کتاب النکاح

فجلست اليه فكلمته فی حاجتها وقامت فاراد
رجل ان يقعد فی مكانها فنهاه النبی صلی الله تعالی
عليه وآله وسلم ان يقعد حتی يبرد مكانها رواه
الدارقطنی عن ابن عباس مرفوعا وفی اسناده شعيب
ابن مبشر وهو ينفرد عن الثقات بما ليس من
حديثهم وقال فی الميزان انه حسن الحديث

حديث ان اعرابيا شكی الی رسول الله
صلی الله تعالی عليه وآله وسلم الشبق والجوع فامره
ان يتزوج اول امراة تلقاها لا زوج لها فی
قصة مطولة ذكرها عبد بن حميد عن عبد الله
ابن ابی اوفی مرفوعا وهو موضوع آفته عبد الرحيم
ابن هرون الواسطی قال فی اللآلی قلت روی له
الترمذی **حديث** ركعتان من المتزوج
افضل من سبعين ركعة من الاعزب رواه العقيلی
عن انس مرفوعا وقال مجاشع حديثه منكر غير
محفوظ وقد رواه تمام فی فوائده من حديث انس بلفظ
ركعتان من المتاهل خير من اثنتين وثمانين ركعة
من العزب وقد تعقبه ابن حجر فی اطرافه فقال
هذا حديث منكر ما لاخراجه معنی وقد روی من
حديث ابی هريرة بمعنی اللفظ الاول قال ابن عدی
موضوع آفته من يوسف بن السفر **حديث**
شرارکم عزابكم رواه ابن عدی عن ابی هريرة
مرفوعا وفی اسناده خالد بن اسمعيل بن عبد الله
وهو يضع الحديث وقال ابن حجر فی المطالب
العالية هذا حديث منكر وقد ذكر له فی اللآلی

بیٹھ گئی اپنی حاجت مین آنحضرت سے گفتگو کر کر کھڑی ہو گئی
پھر ایک مرد نے اوسکے مکان مین بیٹھنے کا ارادہ کیا اسکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے سے منع کیا تاکہ اوسکا مکان سرد
ہو جائے اسکو دارقطنی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے
اسکی اسناد مین شعیب بن مبشر ہے وہ ثقون سے ایسی حدیثین
بیان کرتا ہے جو انسے نہین ہین اور کہا میزان مین وہ حسن الحدیث
ہے **حدیث** ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
شہوت اور بہوکہہ کا شکوہ کیا آنحضرت نے اسکو حکم کیا کہ پہلی
عورت جو تجھکو ملے اوسکا خاوند نہ ہو اوسکو نکاح کر لے اسکا
بڑا لمبا قصہ عبد بن حمید نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعا ذکر
کیا ہے یہ موضوع ہے آفت اسکی عبد الرحیم بن ہارون الواسطی
ہے کہا لآالی مین مین کہتا ہون ترمذی نے اس سے روایت
کی ہے **حدیث** بیاہے ہوے کی دو رکعات بہتر ہین رانڈ کی ستر
رکعاتون سے اسکو عقیلی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور کہا مجاشع نے حدیث اسکی منکر ہے محفوظ نہین ہے
اور تمام نے فوائد مین انس سے ان الفاظ سے روایت کی
ہے دو رکعات اہل والے کی بہتر ہین رانڈ کی بیاسی رکعات
سے اور ابن حجر نے اسکی اطراف مین اسکا تعقب کیا ہے اور
کہا کہ یہ حدیث منکر ہے اسکی روایت کی کچھ معنی نہین ہین اور ابی
ہریرہ سے ساتھ معنی لفظ اول کے مروی ہے کہا ابن عدی نے موضوع
ہے آفت اسکی یوسف بن سفر سے ہے **حدیث** شریر تمہارے
رانڈ تمہارے ہین اسکو ابن عدی نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت
کیا ہے اسکی اسناد مین خالد بن اسمعیل بن عبد اللہ ہے وہ
حدیثین بناتا ہے اور کہا ابن حجر نے مطالب العالیہ
مین یہ حدیث منکر ہے اور لآالی مین اس کے لئے

طريقا اخرى رواها ابو يعلى عن عكاف بن وداعة
الهلالى وروى من طريق اخرى عن ابى ذر و
رواه الديلمى من حديث ابن عباس وحديث
فراش لا هرب من النار قال ابن تيمية موضوع
وحديث خير امتى اولها المتزوجون و اخرها العزاب
و انى احللت لامتى الترهب اذا مضت حدى
وثمانون ومائة سنة الخ قال فى الذيل فى
اسناده البلوى كذاب حديث من تزوج
امرأة لعزها لم يزده الله الا ذلة ومن تزوج
امرأة لمالها لم يزده الله تعالى الا فقرا ومن تزوج
امرأة لحسبها لم يزده الله الا دناءة ومن تزوج
امرأة لم يتزوجها الا ليغض بصره و يحفظ فرجه
او يصل رحمه بارك الله له فيها رواه ابن حبان
عن انس وفى اسناده عبد السلام بن عبد القدوس
يروى الموضوعات وعمر بن عثمان متروك وقد روى
الاول ابن ماجة وقد ثبت فى الصحيح ينكح المرأة
لمالها وحسبها وجمالها حديث من لم
تكن له حسنة فلينكح امرأة من جهينة رواه
ابن حبان عن عمرو بن مرة الجهنى مرفوعا وفى اسناده
طبيان بن محمد بن طبيان عن ابيه عن جده
هو يروى العجائب قال فى الميزان هذا الحديث
كذب حديث عليكم بالسرارى فانهن
مباركات الارحام رواه الطبرانى فى الاوسط عن
ابى الدرداء مرفوعا وكذا رواه العقيلى من حديثه
وزاد لانهن انجب اولادا وفى اسناده محمد

اور طریقہ ذکر کیا ہے جسکو ابو یعلی نے عکاف بن وداعہ الہلالی
سے روایت کیا ہے۔ اور دوسرا طریقہ ابی ذر سے مروی ہے
اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور یہ حدیث فرش
رانڈوں کا آگ سے ہے کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے اور حدیث
بہتر میری امت کے پہلے اونکے نکاح کرنیوالے ہین اور آخر اونکے
رانڈ اور مینے اپنی امت کے لئے گوشہ نشینی بعد گذرنے ایکسو
اکاسی سال کے حلال کر دی ہے الخ کہا ذیل مین اسکی اسناد مین
بلوی کذاب ہے حدیث جو شخص عورت کو اوسکی عزت
کے لئے نکاح کرے نہین زیادہ کرتا اسکو اللہ تعالی مگر ذلت اور
جو شخص عورت کو اوسکے مال کیلئے نکاح کرے نہین زیادہ کرتا اسکو اللہ
تعالی مگر فقر اور جو شخص عورت اوسکی حسب کے لئے نکاح کرے
نہین زیادہ کرتا اوسکو اللہ تعالی مگر خست اور جو شخص عورت کو اسلئے
نکاح کرے کہ اپنی آنکھ کو بند رکھے یا اپنی فرج کو نگاہ رکھے اور اپنی کنبے سے
وصل کرے تو برکت دیگا اللہ اسکو اوسمین ... اسکو ابن حبان نے انس سے روایت
کیا ہے اور اسکی اسناد مین عبد السلام بن عبد القدوس ہے جو موضوعات روایت
کرتا ہے اور عمر بن عثمان ہے وہ متروک ہے اور اول سے ابن ماجہ نے روایت کی ہے
اور صحیح مین ثابت ہوچکا ہے کہ عورت مال اور حسب اور جمال کے لئے نکاح کی جاتی ہے
حدیث جسکی کوئی نیکی نہ ہو تو جہینہ کی عورت کو نکاح کرے اسکو
ابن حبان نے عمر بن مرۃ الجہنی سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی
اسناد مین طبیان بن محمد بن طبیان نے اپنے باپ اوس نے
دادا سے روایت کی ہے وہ عجائبات روایت کرتا ہے اور کہا میزان
مین یہ حدیث کذب ہے حدیث لازم پکڑو لونڈیون کو اسلئے
کہ اونکے رحم برکت والے ہوتے ہین اسکو طبرانی نے اوسط مین ابی الدرداء
سے مرفوعا روایت کیا ہے اور ایسا ہی عقیلی نے اس سے روایت
کی ہے اور زیادہ کیا اوسنے کہ اونکی اولاد نجیب ہوتی ہے اسکی اسناد مین محمد

ابن علاثة يروي الموضوعات عن الثقات
وعثمان بن عطاء لا يحتج به وعمرو بن الحصين ليس
بشئ وفي اسناده الاخر حفص بن عمر متروك
قال في اللآلي الحديث الاول اخرجه الحاكم في
المستدرك والثاني شاهد للاول وله شاهد اخر
قال ابن ابي عمر في مسنده حدثنا بشر هو ابن السري
حدثنا الزبير بن سعيد الهاشمي حدثني ابن
عم لي من بني هاشم ان رسول الله صلى الله تعالى
عليه وآله وسلم قال عليكم بالسراري فانهن
مباركات الارحام قال ابن حجر في المطالب العالية
هذا مرسل لا باس باسناده وقد اخرج هذا
المرسل ابو داود في مراسيله لكنه لا يتم ما قاله
ابن حجر انه لا باس باسناده فان في اسناده
المجهول المذكور وذلك اعظم باس واما اخراج
الحاكم لحديث ابي الدرداء فان كان من الطريق
التي فيها من يروي الموضوعات ومن لا يحتج به
ومن ليس بشئ فاستدراكه لمثل هذا الحديث
مردود عليه وان كان من طريق اخرى فينبغي النظر
فيها والحديث قد ذكره ابن الجوزي في
الموضوعات وذكر له صاحب اللآلي طريقا
اخرى عن عبد الله بن الحرث بن علي بن الحسين قال
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اطلبوا
الولد في سبيل الاعاجم فان في ارحامهن بركة
ذكرها ابو زكريا البخاري في فوائده حديث من
زوج كريمته من فاسق فقد قطع رحمها و

بن علاثہ ہی وہ ثقون سے موضوعات روایت کرتا ہے اور عثمان
بن عطا وہ حجت پکڑنے کے لائق نہیں اور عمرو بن الحصین کچھ
شے نہیں ہے اور دوسرے اسناد میں حفص بن عمر متروک ہے۔
کہا لآلی میں پہلی حدیث کو حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے
اور دوسری پہلی کیلئے شاہد ہے کہا ابن ابی عمیر نے مسند میں حدیث
کی ہے بشر بن السری نے حدیث کی ہے زبیر بن سعید ہاشمی نے
حدیث کی ہے میرے چچا کے بیٹے نے جو بنی ہاشم سے ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
لازم پکڑو لونڈیاں اسلئے کہ وہ مبارک رحم ہیں کہا ابن حجر
نے المطالب العالیہ میں یہ مرسل ہے اسکی اسناد کا کچھ خوف
نہیں اور اس مرسل کو ابو داؤد نے اپنی مراسیل میں ذکر
کیا ہے۔ لیکن قول ابن حجر کا کہ اسکے اسناد کا کچھ خوف
نہیں تمام نہیں ہوتا اسلئے کہ اسکی اسناد میں مجہول
مذکور ہے اور یہ بڑا خوف ہے اور لیکن حاکم کا ابی الدرداء سے
روایت کرنا اگر طریق ایسے شخص سے ہے جو موضوعات روایت
کرتا ہے اور حجت پکڑنے کے قابل نہیں اور کچھ شے نہیں ہے
تو تدارک اسکا ایسی حدیث کے لئے اسی پر رد ہے اور اگر
طریق دوسرے سے ہے تو اسمیں نظر کرنی لائق ہے اور
اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے
اور صاحب لآلی نے اسکا اور طریق عبد اللہ بن حارث
بن علی بن حسین سے ذکر کیا ہو کہا انہو فرمایا ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کرو اولاد کو عجمیوں کے سبیل سے
اسلئے کہ اونکے رحموں میں برکت ہے اسکو ابو زکریا البخاری
نے فوائد میں ذکر کیا ہے۔ حدیث جس نے اپنی
بیٹی کا کسی فاسق سے نکاح کر دیا اوسنے اوسکا رحم قطع کر دیا اسکو

ابن حبان عن انس مرفوعا قال الحسن بن محمد
البلخی یروی الموضوعات وانما هذا من کلام
الشعبی ورفعه باطل وکذا قال الذهبی **حدیث**
انه صلی الله تعالی علیه واله وسلم دعا لقباح
نساء امته بالرزق رواه العقیلی عن عبد الله
ابن عمر مرفوعا وهو موضوع **حدیث** من
سره ان یلقی الله طاهرا مطهرا فلیتزوج الحرائر
رواه ابن عدی عن علی وابن عباس مرفوعا وفی
اسناده خمسة کذابون وقد اخرجه ابن ماجة
من حدیث انس **حدیث** اذا تزوج احدکم
المرأة فلیسأل عن شعرها کما یسأل عن وجهها
فان الشعر احد الجمالین رواه الدارقطنی عن ابی
هریرة وفی اسناده الحسن بن علی بن ذکریا العدوی
وهو المتهم به وفی اسناده ایضا ابن علاثة
وهو یروی الموضوعات واخرجه الدیلمی من حدیث
علی وفی سناده اسحق بن بشر الکاهلی وهو
کذاب **حدیث** من تزوج امرأة فلا
یدخل علیها حتی یعطیها شیئا ولو لم یجد الا
احد نعلیه رواه العقیلی عن ابن عباس مرفوعا
وقال لا اصل له وقال الذهبی هذا کذب علی
شعبة قال العقیلی والمعروف عن شعبة عن
عاصم بن عبید الله عن عبید الله بن عامر بن ربیع
عن ابیه ان امرأة من فزارة تزوجت علی نعلین
فقال لها النبی صلی الله تعالی علیه واله وسلم
ارضیت من نفسك ومالك بنعلین +

ابن حبان نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے - کہا اوس نے حسن بن محمد
بلخی موضوعات روایت کرتا ہے اور یہ کلام شعبی کی ہے اور مرفوع
ہونا اسکا باطل ہے اور ایسا ہی ذہبی نے کہا ہے **حدیث**
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی قبیح عورتوں کے
لئے رزق کی دعا کی ہے اسکو عقیلی نے عبد اللہ بن عمر سے مرفوعا
روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے **حدیث** جسکو خوش لگے
کہ اللہ تعالی سے پاک صاف ہو کر ملے تو چاہیئے کہ آزاد عورتوں
کو نکاح کرے اسکو ابن عدی نے علی اور ابن عباس سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور اسکی اسناد مین پانچ کذاب ہین اور ابن ماجہ نے انس سے
روایت کی ہے **حدیث** جب کوئی تمسے عورت کی نکاح
کرنیکا ارادہ کرے چاہیئے کہ اوسکی بالون سے سوال کرے جیسا اوسکی
منہ سے سوال کرتا ہے اسلیئے کہ بال بھی جمال کی (ایک قسم)
ہین یہ دار قطنی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اسکے اسناد مین حسن
بن علی بن زکریا العدوی ہے وہ اس سے متہم ہے اور اسکے اسناد مین بھی ابن
علاثہ ہے وہ موضوعات روایت کرتا ہے اور دیلمی نے علی سے روایت کی
ہے اسکی اسناد مین اسحاق بن بشر الکاہلی ہے اور وہ کذاب ہے
حدیث جو شخص کسی عورت کو نکاح کرے اوسپر داخل نہ ہووے
جب تک اوسکو کچھہ دے نہ لے اگر نہ پاوے مگر ایک ہی جوتیون
کا اسکو عقیلی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور
کہا اسکا کچھہ اصل نہین اور کہا ذہبی نے یہ شعبہ پر کذب ہی کہا
عقیلی نے مشہور شعبہ سے یہ یون ہے کہ اوسنے عاصم بن عبید اللہ
سے اوسنے عبید اللہ بن عامر بن ربیع سے اوسنے باپ سے
روایت کی ہے کہ ایک عورت (قبیلہ) فزارہ سے دو
جوتیون پر اوسنے نکاح کیا اوسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تو اپنے نفس اور مال سے دو جوتیون پر راضی ہو گئی

حدیث لا ینکح النساء الا الاکفاء ولا یزوجهن
الا الاولیاء ولا مهر دون عشرة دراهم رواه
العقیلی عن جابر مرفوعا وفی اسناده مبشر بن
عبید قال احمد کذاب یضع الحدیث وقد اخرجه
الدارقطنی فی سننه وقال مبشر متروک واخرجه
ایضا البیهقی من طریقه **حدیث** ان النبی
صلی الله تعالی علیه وآله وسلم تزوج امراة
من نسائه فنثروا علی راسه تمر عجوة رواه الخطیب
عن عائشة مرفوعا وفی اسناده سعید بن سلام
کذاب فی الحدیث باطل **حدیث** ان رسول
الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم حضروا املاک رجل
من الانصار فنثرت الفاکهة والسکر علی راسه
وامرهم بالانتهاب وقال انما نهیتکم عن نهبة
العساکر رواه العقیلی عن عائشة مرفوعا و
فی اسناده بشر بن ابراهیم الانصاری یروی
الموضوعات وقد اخرجه الطبرانی فی الاوسط و
اشار الیه البیهقی فی سننه وقال اسناده
مجهول **حدیث** انه شهد صلی الله تعالی علیه و
آله وسلم املاک رجل من اصحابه وضرب بالدف
ونثر علیه اطباق علیها فاکهة وسکر ثم ذکر
نحو الاول رواه الطبرانی عن معاذ مرفوعا
وفی اسناده مجهولان ورواه ابو نعیم من حدیث
انس بنحوه وفی اسناده خالد بن اسمعیل الانصاری یضع
الحدیث وقال الذهبی فی المیزان بعد ایراد
هذا الحدیث بهکذا فلیکن الکذب **حدیث**

حدیث نہ نکاح کریں عورتین مگر کفو مین اور نہ نکاح کرین
انکو مگر والی- اور نہین مہر کم دس درہم سے اسکو عقیلی نے جابر
سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور کہا اسکی اسناد مین مبشر بن عبید
ہے کہا احمد نے کذاب ہے حدیثین بناتا ہی اور دارقطنی اسکو سنن
مین لایا ہے اور کہا مبشر متروک ہی اور بیہقی نے بھی اسکے
طریق سے روایت کی ہے **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کسی عورت کو عورتون سے نکاح کیا تو (لوگون نے) آن
حضرت کے سر پر کھجورین عجوہ نثار کین اسکو خطیب نے عائشہ سے
مرفوعاً روایت کیا ہے اسکی اسناد مین سعید بن سلام کذاب ہے
اور حدیث باطل ہے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ایک مرد انصاری کی شادی پر حاضر ہوئی پس میوے
اور شکر اوسکے سر پر نثار کی گئی اور اونکو آنحضرتؐ نے
لوٹنے کا حکم دیا اور فرمایا مین تمکو لشکریونکے لوٹنے سے
منع کرتا ہون اسکو عقیلی نے عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی
اور اسکی اسناد مین بشر بن ابراہیم انصاری ہے موضوعات
روایت کرتا ہے- اور یہ طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہے
اور بیہقی نے سنن مین اسکی طرف اشارت کی ہی اور کہا اسناد
اسکی مجہول ہے **حدیث** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک مرد اصحاب کی شادی پہ حاضر ہوئی اور دف بجائی
گئی اور اوسپر کئی طشت جنمین میوے اور شکر تھی نثار کیے گئے
پھر اوسنے مثل اول کی ذکر کیا اسکو طبرانی نے معاذ سے مرفوعاً روایت
کیا ہے اسکی اسناد مین دو مجہول ہین اور ابو نعیم نے انس سے اسکی
مثل روایت کی ہے اور اسکی اسناد مین خالد بن اسمعیل الانصاری
ہے وہ حدیثین بناتا ہے- اور کہا ذہبی نے بعد لانے
اس حدیث کی ایسا ہی کذب ہونا چاہیے **حدیث**

اعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد و
اضربوا عليه الدف رواه الترمذي وضعفه قال
في المقاصد لكنه قد توبع كما في ابن ماجة
وغيره **حديث** من ترك التزويج مخافة
العيلة فليس منا قال في المختصر ضعيف وله
شاهد **حديث** نعم العون على الدين
المرأة الصالحة قال في المختصر لم يوجد **حديث**
حبب الى من دنيا كم الطيب والنساء وجعلت
قرة عيني في الصلوة ضعفه العقيلي وقد اخرجه
النسائي دون لفظ ثلاث كما وقع في الاحياء
والكشاف وقال في المقاصد لم نقف على
هذه الزيادة اعني لفظ ثلاث الا في موضعين
من الاحياء وفي ال عمران من الكشاف وقال
العقيلي ليست في شئ من كتب الحديث وقال
الزركشي وابن حجر وقد تكلم عليه في تخريجه
للكشاف بما لا يستغنى عن مراجعته **حديث**
ان النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اجتلى
عائشة عند ابويها قبل ان يبني بها رواه
ابن عدي عن ابن عمر مرفوعا وفي اسناده
القسم عن ابن عبد الله بن عمر بن عبد الله بن دينار
وهو كذاب **حديث** اول حب في الاسلام
حب النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لعائشة
رواه الدارقطني عن انس مرفوعا وفي اسناده
كذابان **حديث** يا علي اذا دخلت
العروس بيتك فاخلع نعليها حتى تجلس

اس نکاح کا اعلان کرو اور مسجد و مین کرو۔ اور او سپر دف
بجاؤ۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ضعیف کیا ہے
کہا مقاصد مین لیکن یہ تابع کی گئی ہے جیسا کہ ابن ماجہ وغیرہ
مین ہے **حدیث** جو شخص نکاح ہونے کو خوف سے ترک کرے
وہ ہمسے نہین۔ کہا مختصر مین ضعیف ہے اور اسکو لئے شاہد
ہے **حدیث** دین پر اچھی مدد عورت صالح ہے۔ کہا
مختصر مین نہین پائی گئی **حدیث** تمہاری دنیا سے
مجھے (یہ چیزین) محبوب ہین خوشبو اور عورتین اور نماز
مین میری ٹھنڈی آنکھہ کی گئی ہے۔ اسکو عقیلی نے ضعیف
کیا ہے۔ اور نسائی نے سوائے لفظ تین کے جیسا کہ احیا اور کشاف
مین واقع ہوا ہے روایت کی ہے اور کہا مقاصد مین۔ مین اس
زیادتی پر واقف نہین ہوا یعنے لفظ تین پر مگر دو جگہہ احیا
مین اور آل عمران مین کشاف سے۔ اور کہا عقیلی نے یہ کسی حدیث
کی کتاب مین نہین ہے اور ایسا ہی زرکشی اور ابن حجر
نے کہا ہے اور تخریج کشاف مین اسپر ایسی کلام کی گئی ہے
جو اوسکی طرف مراجعت سے استغنا نہین ہو سکتا **حدیث**
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عائشہ کو اوسکی مان باپ کے پاس اول
اوسکے ساتہہ بنا کرنے سے جلا دیا۔ اسکو ابن عدی نے ابن
عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین قاسم ہے جو
ابن عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ بن دینار سے روایت کرتا ہے
اور کذاب ہے **حدیث** اول محبت اسلام مین محبت نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کی ہے عائشہ سے۔ اسکو دارقطنی نے انس سے مرفوعاً
روایت کیا ہے۔ اور اسکی اسناد مین دو کذاب ہین
حدیث اے علی جب دلہن تیرے گھر مین داخل ہو تو
اوسکی جوتیان بیٹھنے سے پہلے اتار ++ + + ++

واغسل رجليها وصب الماء من باب دارك الخ
رواه ابن حبان عن ابي سعيد مرفوعا وذكر حديثا
طويلا في نحو ورقتين فهو موضوع وآفته من
عبد الله بن وهب **حديث** لا تسكنوهن
الغرف ولا تعلموهن الكتابة وعلموهن المغزل
وسورة النور رواه الخطيب عن عائشة مرفوعا
وفي اسناده محمد بن ابراهيم الشامي كان يضع
الحديث وقد اخرجه الحاكم في المستدرك من غير
طريقه وقال صحيح الاسناد وتعقبه ابن حجر
في اطرافه فقال ان في اسناد الحاكم عبد الوهاب
ابن الضحاك وهو متروك وقد روى سعيد
ابن منصور عن مجاهد قال قال رسول الله صلى
الله تعالى عليه واله وسلم علموا رجالكم سورة
المائدة وعلموا نساءكم سورة النور وروى البيهقي
في الشعب عن عمر بن الخطاب انه كتب تعلموا
سورة براءة وعلموا نساءكم سورة النور وروى
ابن عدي عن ابن عباس مرفوعا لا تعلموا نساءكم
الكتابة ولا تسكنوهن العلالي وقال خير لهو
المؤمن السباحة وخير لهو المؤمنة المغزل و
في اسناده جعفر بن نصر يحدث عن الثقات
بالبواطيل وقد روى ابو نعيم من حديث انس نعم
لهو المرأة مغزلها **حديث** لا يصح المكو
الخد نيعتر الا في النكاح رواه الازدي عن عائشة
وفي اسناده علي بن عروة قال ابن حبان يضع
حديث انها كانت امرأة عطارة يقال لها

اور اوسکے پاؤن کو دہو اور گراوے پانی کو اپنے گہر کے دروازے سے
الخ اسکو ابن حبان نے ابی سعید سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی مثل
قریب دو ورق کے اوسنے لمبی حدیث ذکر کی ہے اور یہ موضوع ہے آفت
اسکی عبد اللہ بن وہب سے ہے **حدیث** عورتون کو جہروکہون
مین نہ بساؤ اور انکو لکہنا نہ سکہاؤ۔ اور انکو کاتنا اور سورت
نور سکہلاؤ۔ اسکو خطیب نے عائشہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اسکے
اسناد مین محمد بن ابراہیم شامی ہے وہ حدیثین بناتا ہے
اور حاکم نے اسکو مستدرک مین غیر اس طریق سے روایت کیا ہے
اور کہا صحیح الاسناد ہے اور ابن حجر نے اطراف مین اسکا تعقب
کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اسناد حاکم مین عبد الوہاب بن الضحاک ہے
اور وہ متروک ہے اور سعید بن منصور نے مجاہد سے روایت کی ہے
کہ کہا اوسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
مردون کو سورت مائدہ سکہلاؤ۔ اور عورتون کو سورت نور سکہلاؤ
اور بیہقی نے شعب مین عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ اوسنے
لکہا ہے تم سورت برارت سیکہو اور عورتون کو سورت نور
اور ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا
ہے اپنی عورتون کو لکہنا نہ سکہلاؤ اور اوپر کے گہرون
مین اونکو نہ بساؤ اور کہا بہتر کہیل مومن مرد کی تیرنا ہے
اور بہتر کہیل عورت مومنہ کی تکلا کاتنا ہے۔ اس کے
اسناد مین جعفر بن نصر ہے یہ ثقون سے حدیثین باطل
بیان کرتا ہے اور ابو نعیم نے انس سے روایت کی ہے
اچہی کہیل عورت کی تکلا کاتنا اسکا ہے **حدیث** [illegible]
درست نہین مگر نکاح مین اسکو ازدی نے عائشہ سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور اسکے اسناد مین علی بن عروہ ہے کہا ابن حبان نے
وضاع ہے **حدیث** ایک عورت عطارہ تہی اوسکو حولا

الحوک فجاءت الی عائشۃ فقالت یا ام المومنین
نفسی لک الفدا انی ازین نفسی لزوجی کل لیلۃ
حتی کانی عروس ازف الیہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الخ رواہ الخطیب عن
انس مرفوعا قال الدارقطنی ہو حدیث باطل ذہب
عبد الرحمن بن مہدی الی زیاد بن میمون الراوی
لہ فانکر علیہ فقال اشہد وانی قد رجعت عنہ
انتہی و زیاد کذاب و قد اخرجہ الطبرانی فی
الاوسط من طریقہ **حدیث** اذا جامع
احدکم زوجتہ او جاریتہ فلا ینظر الی فرجہا
فان ذلک یورث العمی رواہ ابن عدی عن عباس
مرفوعا وقال ابن حبان ہذا موضوع وکذا
قال ابن ابی حاتم فی العلل عن ابیہ وعدہ ابن
الجوزی فی الموضوعات وخالفہ ابن الصلاح
فقال انہ جید الاسناد وقد اخرجہ البیہقی
فی سننہ وسبب ہذا الاختلاف ان اسنادہ
عند ابن عدی ہکذا احدثنا قتیبۃ نا ہشام
ابن خالد حدثنا بقیۃ عن ابن جریج عن عطاء
عن ابن عباس فذکرہ قال ابن حبان کان بقیۃ
یروی عن کذابین ویدلس وکان لہ اصحاب
یسقطون الضعفاء من حدیثہ وقال ابن حجر
لکن ابن القطاع ذکر فی کتاب احکام النظر ان
بن مخلد رواہ عن ہشام بن خالد عن بقیۃ
قال ثنا ابن جریج فہذا فیہ التصریح بالتحدیث
من لقیہ وہو ثقۃ اذا صرح بالتحدیث و

بولتے تھی عائشہ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے ماں مومنون
کی میرا نفس تیرے واسطے قربان ہو مین اپنے نفس کو خاوند کیلئے
ہر رات مین سنوارتی ہون گویا مین دلہن اوسکی طرف خاف
کیجاتی ہون فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے الخ اسکو خطیب
نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا دارقطنی نے یہ حدیث
باطل ہے عبد الرحمن بن مہدی اسکو زیاد بن میمون کے پاس
لے گیا اوسنے اوسپر انکار کیا۔ اور کہا تم گواہ رہو مینے اس سے
رجوع کیا ہے انتہے اور زیاد کذاب ہے اور اس حدیث کو طبرانی
نے اوسط مین اسی سے روایت کی ہو حدیث جب کوئی تمسے
اپنی عورت یا لونڈی سے جماع کرے تو اوسکے فرج کیطرف
نہ دیکھے اس لیے کہ نابینائی کو وارث کرتا ہے اسکو ابن عدی نے
ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا ابن حبان نے یہ
موضوع ہے اور ایسا ہی ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے علل مین
کہا ہے اور ابن جوزی نے موضوعات مین شمار کیا ہی اور ابن
صلاح نے اسکی مخالفت کی ہی اور کہا ہے کہ یہ جید الاسناد ہے
اور اسکو بیہقی نے سنن مین روایت کیا ہی اور سبب اس اختلاف
کا یہ ہے کہ اسناد اسکی ابن عدی میں اس طرح ہے حدیث کی ہم سے
قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن خالد نے حدیث کی ہمسے
بقیہ نے ابن جریج سے اوس نے عطا سے اوسنے ابن عباس سے پس اسکو
ذکر کیا کہا ابن حبان نے بقیہ کذابون سے روایت کرتا ہی اور تدلیس
کرتا ہے اور اسکی اصحاب ضعیفون کو حدیث سے ساقط کرتے تھی اور کہا
ابن حجر نے لیکن ابن القطاع نے کتاب احکام النظر مین ذکر
کیا ہی کہ بقی بن مخلد نے اسکو ہشام بن خالد سے اوسنے بقیہ سے
روایت کی ہی کہا اوسنے حدیث کی ہمسے ابن جریج نے پس اسمین بقیہ
تحدیث کی تصریح ہے اور وہ ثقہ ہی جب تحدیث سے تصریح کرے اور

سائر الاسناد رجاله ثقات فمن هذه الحيثية
قال ابن الصلاح انه جيد وقد روى الازدى من
حديث ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه واله وسلم اذا جامع احدكم فلا ينظر الى الفرج
فانه يورث العمى ولا تكثر الكلام فانه يورث الخرس
قال الازدى ابرهيم بن محمد بن يوسف الفريابى
ساقط قال فى اللآلى روى له ابن ماجة وقال
فى الميزان قال ابو حاتم وغيره صدوق وقال
الازدى وغيره ساقط **حديث** ان امرأتى
لا تدفع يد لامس قال طلقها قال انى احبها
قال استمتع بها رواه الخلال عن ابى الزبير قال
اتى رجل النبى صلى الله عليه واله وسلم فذكره
وقال ابن حجر صحيح ولم يصب من قال انه موضوع
وقد اخرجه ابو داود فى سننه والنسائى قال
المنذرى فى مختصر السنن رجال اسناده محتج بهم
فى الصحيحين على الاتفاق والانفراد وبالجملة
فادخال هذا الحديث فى الموضوعات مجازفة ظاهرة
حديث طاعة المرأة ندامة رواه ابن عدى
عن زيد بن ثابت مرفوعا وفى اسناده عنبسة بن
عبد الرحمن وليس بشيء وعثمان بن عبد الرحمن
الطرائفى لا يحتج به وقد رواه العقيلى عن عائشة
عن النبى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال طاعة
النساء ندامة وفى اسناده محمد بن سليمن بن
ابى كريمة قال العقيلى حدث عن هشام بواطيل
لا اصل لها منها هذا الحديث وقد اخرجه

باقی اسناد کے راوی ثقہ ہین اسی حیثیت سے ابن صلاح
نے کہا ہے کہ یہ جید ہے اور ازدی نے ابی ہریرہ سے روایت کی
ہے کہ کہا اوس نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب کوئی تم سے جماع کرے چاہیے کہ فرج کیطرف نظر نہ کرے
اسلیے کہ یہ نابینائی کو وارث کرتی ہے اور بہت کلام نہ کرے
اسلیے کہ یہ گنگ کو وارث کرتی ہے کہا ازدی نے ابراہیم بن
محمد بن یوسف فریابی ساقط ہے کہا لآلی مین ابن ماجہ نے اسکی
روایت کی ہے اور کہا میزان مین کہا ابو حاتم وغیرہ نے صدوق ہے
اور کہا ازدی وغیرہ نے ساقط ہے **حدیث** میری عورت کسی
چھونے والے کے ہاتھ کو دفع نہین کرتی فرمایا اسکو طلاق دے کہا
اوسنے مین اوسکو دوست رکھتا ہون فرمایا اوسکو ساتھ نفع
پکڑ یہ خلال نے ابی الزبیر سے روایت کی ہے کہا اوسنے ایک مرد نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس اوسنے اوسکو ذکر کیا۔ اور کہا ابن
جوزی نے اسکا کچھہ اصل نہین اور موضوعات مین اوسنے اسکو
شمار کیا ہے۔ کہا ابن حجر نے جب اس سے اس حدیث کا سوال
ہوا یہ حسن صحیح ہے اور نہین صواب کو پہونچا جسنے اسکو موضوع کہا
حالانکہ اسکو ابو داؤد نے سنن مین اور نسائی نے روایت کی
ہے کہا منذری نے مختصر السنن مین اسکے اسناد کے راویون سے
صحیحین مین بالاتفاق وبالانفراد وبالجملہ حجت پکڑی گئی ہے
پس اس حدیث کا موضوعات مین داخل کرنا مجازفت
ظاہر ہے **حدیث** طاعت عورت کی ندامت ہے اسکو ابن عدی
نے زید بن ثابت سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین عنبسہ بن
عبد الرحمن ہے وہ کچھہ شی نہین ہے اور عثمان بن عبد الرحمن طرائفی
حجت کے قابل نہین ہے اور عقیلی نے عائشہ سے اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے طاعت عورتونکی ندامت ہے

قال ابن حجر سئل عن هذا الحديث ... [illegible] ... لا اصل له ... [illegible]

ابو علی الحداد فی معجمہ من غیر طریقہ واخرجہ
ابن النجار فی تاریخہ ایضا ولہ شاہد من طریق
جابر عند ابن عساکر فی تاریخہ ومن حدیث
بکار بن عبد العزیز بن بکر عن ابیہ عن جدہ
ہلکت الرجال حین اطاعت النساء فان فی
خلافہن البرکۃ اخرجہ الطبرانی والحاکم
وصححہ وقال فی المقاصد حدیث شاوروہن
وخالفوہن لم ارہ مرفوعا ولکن روی عن عمر
خالفوا النساء فان فی خلافہن البرکۃ بل
روی عن انس رفعہ لا یفعلن احدکم امرا حتی
یستشیر فان لم یجد من یستشیرہ فلیستشر
امراتہ ثم لیخالفہا فان فی خلافہا البرکۃ
وفی اسنادہ عیسی ضعیف جدا مع انہ منقطع
حدیث الوصیۃ لعلی کیف یجامع الخ
قال فی الذیل ہو من اباطیل اسحق الملطی
حدیث ان الرجل لیجامع فیکتب لہ اجر ولد
ذکر قاتل فی سبیل اللہ فقتل قال فی المختصر لم یوجد
حدیث ایاکم وخضراء الدمن قال المرأۃ
الحسناء فی المنبت السوء قال فی المختصر ضعیف
قال فی المقاصد تفرد بہ الواقدی وقال
الدارقطنی لا یصح من وجہ **حدیث**
تخیروا لنطفکم وانکحوا الاکفاء وانکحوا الیہم
قال فی المختصر مدارہ علی اناس ضعفاء **قول**
عمر تنجبوا المناکح وعلیکم بذوات الاولاد
فانہن انجب قال فی المختصر لا یصح قول عمر انظر

قول ما خضراء الدمن

ابو علی الحداد نے معجم مین غیر اس طریق سے روایت کی ہے
اور ابن نجار نے تاریخ مین بھی روایت کی ہو اور اسکے لئے شاہد
طریق جابر سے ابن عساکر کی تاریخ مین ہے اور حدیث بکار بن
عبد العزیز بن بکر سے جو اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتا ہے
ہلاک ہوے مرد وقت اطاعت عورتون کے اسلئے کہ اونکے خلاف مین
برکت ہی اسکو طبرانی اور حاکم نے روایت کی ہو اور اونسے اسکی
تصحیح کی ہو اور کہا مقاصد مین حدیث اس مضمون کی عورتون سے مشورت
کرو اور اونکا خلاف کرو مرفوعا نہین دیکھا لیکن عمر سے مروی ہے
مخالفت کرو عورتون کی اسلئے کہ اونکے خلاف مین برکت ہی
بلکہ انس سے اسکا مرفوع ہونا مروی ہے نکرے کوئی تم مین کسی کام کو تا وقتیکہ مشورت
کرے اگر ایسا شخص نہ پاوے جس سے مشورہ کرے تو اپنی عورت سے مشورہ کرے
پھر اوسکی مخالفت کرے اسلئے کہ اونکے خلاف مین برکت ہی اور
اسکی اسناد مین عیسے ہے وہ بہت ضعیف ہی باوجودیکہ منقطع
بھی ہے **حدیث** وصیت علی کیلئے کسطرح جماع کرے الخ کہا
ذیل مین یہ اباطیل اسحق ملطی سے ہے **حدیث**
مرد جماع کرتا ہے اسکیلئے اجر لڑکے کا جو اللہ تعالے کے رستہ
مین جنگ کرے پھر قتل کیا جاوے لکھا جاتا ہے کہا مختصر مین نہین
پائی گئی **حدیث** بچو خضراء الدمن سے کہا گیا خضراء الدمن
کیا معنے مین فرمایا عورت خوب شکل بد بخت گہر مین کہا مختصر مین
ضعیف ہے اور کہا مقاصد مین متفرد ہوا ساتھ اسکے واقدی اور
کہا دارقطنی نے یکسی وجہ سے صحیح نہین ہے **حدیث**
پسند کرو اپنے نطفون کیلئے اور نکاح کرو کفو مین اور نکاح کرو انکو
کہا مختصر مین مدار اسکا ضعیف آدمیون پر ہے **قول** عمر ...
نجیب نکاح کرو اور لازم پکڑو عقل والیون کو اسلئے کہ وہ نجیب ہین
کہا مختصر مین ... صحیح نہین **قول** نظر کر

ای نصاب تضع ولدك فان العرق دساس
قال فی المختصر ضعیف **حدیث** لاتنکحوا
القرابة فان الولد یخلق ضاویا ای نحیفا
قال فی المختصر لیس بمرفوع **حدیث**
الحرائر صلاح البیت والاماء هلاك البیت
قال فی المقاصد فیه متروك ومجهول
حدیث لاتزوجوا الحمقاء فان صحبتها
بلاء وولدها ضیاع قال فی الذیل فیه کذاب
حدیث لاتزوجوا النساء علی قراباتهن فانه
یکون من ذلك القطیعة قال فی الذیل فیه
سهل کذبه الحاکم **حدیث** کل کفو ما خلا
ما خلا الحائك والحجام قال فی الذیل هو
حدیث غریب وفیه مبهم **حدیث** ان فی
الجمعة ساعة لن یدعو الله فیها احد الا
استجیب له الا ان تکون امراة زوجها علیها
غضبان رواه ابن عدی عن ابن عمر مرفوعا
وقال انه باطل بهذا الاسناد وآفته اسمعیل
ابن یحیی **حدیث** اذا حملت المراة فلها
اجر الصائم المخبت المجاهد فی سبیل الله فاذا
ضربها الطلق فلا یدری احد من الخلائق
ما لها من الاجر فاذا ارضعت کان لها بکل
مصغة او رضعة اجر نفس تحییها فاذا فطمت
ضرب الملك علی منکبیها وقال استانفی
العمل هکذا اورده صاحب اللآلی ولعل ابن الجوزی
قد ذکره فی موضوعاته وقد اخرج الطبرانی

کس نصاب مین تو اپنے ولد کو رکہتا ہے اسلیئے کہ رگ پوشیدہ
تکرر کہینے والی ہے کہا مختصر مین ضعیف ہے **حدیث** قرابت
مین نکاح نہ کرو اسلیئے کہ اولاد نحیف پیدا ہوتی ہے کہا مختصر مین
مرفوع نہین ہے **حدیث** آزاد عورتین گہر کیلیئے بہلائی
ہین اور لونڈیان گہر کے لئے ہلاکت ہین کہا مقاصد مین اسمین
متروک اور مجہول ہے **حدیث** بے وقوفہ کو نکاح نہ کرو اسلیئے
کہ صحبت اوسکی مصیبت ہے اور اولاد اوسکی ضائع ہونیوالی ہے
کہا ذیل مین اسمین کذاب ہے **حدیث** نہ نکاح کرو عورتون
کا اونکی قرابتون پر اسلیئے کہ اس سے قطع ہوتا ہے۔ کہا ذیل مین
اسمین سہل ہے حاکم نے اسکی تکذیب کی ہے **حدیث**
ہر کفو بزرگ ہے مگر جولاہے اور حجام کی۔ کہا ذیل مین یہ حدیث
غریب ہے اور اس مین ابہام ہے **حدیث** جمعہ مین
ایک گہڑی ہے جو کوئی اوسمین دعا کرے اوسکی دعا قبول
کی جاتی ہے۔ مگر اوس عورت کی جسکا خاوند اوسپر غصے ہو
اسکو ابن عدی نے ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور کہا
اوسنے یہ اس سناد سے باطل ہے اور آفت اسکی اسمعیل بن
یحیےٰ ہے **حدیث** جب عورت حاملہ ہو جائے
اسکیلیئے اجر روزہ دار عاجزی کرنے والے مجاہد کا ہوتا
ہے پہر جب اوسکو درد زہ ہوتا ہے تو کوئی خلقت مین
سے نہین جانتا جسقدر اوسکو اجر ملتا ہے پہر جب وہ دودہ دیتی
ہے اوسکیلیئے ہر گہونٹ کے بدلے اجر نفس کے زندہ کرنیکا
ملتا ہے جب دودہ چہڑاتی ہے فرشتہ اوسکے کاندہو ن
پر مارتا ہے اور کہتا ہے پہر نئے سر سے عمل شروع کر
اسیطرح صاحب لآلی اسکو لایا ہے اور ابن جوزی نے
اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہے اور طبرانی

في الاوسط من حديث انس بنحوه مع زيادات
وفي اسناده عمرو بن سعيد عن انس قال ابن
حبان عمرو بن سعيد الذي يروي هذا الحديث
الموضوع عن انس لا يحل ذكره في الكتب الا على
جهة الاختيار للخواص قال في اللآلي قلت
اخرجه الحسن بن سفين في مسنده من طريق
هشام بن عمار به انتهى قلت هشام بن عمار
يرويه عن عمار بن نصر عن عمرو بن سعيد و
اخرج هذا الحديث في كتاب آخر من طريق هذا
الوضاع لا ياتي بفائدة **حديث** من كانت
عنده ابنة فقد فرح ومن كانت عنده ابنتان
فلا حج عليه ومن كان عنده ثلاث فلا صدقة
عليه ولا قرى ضيف ومن كان عنده اربع فيا
عباد الله اغيثوه اعينوه اقرضوه اقرضوه رواه
الحاكم عن عبادة بن الصامت مرفوعا وقد
عده ابن الجوزي في الموضوعات وروى في
اللآلي ان الطبراني اخرج عن ابي المحبر قال
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم من عال
ابنتين او اختين او خالتين او عمتين او
جدتين فهو معي في الجنة كهاتين فان كن
ثلاثا الخ **حديث** ما من احد ولد له جارية
فلم يسخط ما خلق الله تعالى الا هبط ملك
من السماء بجناحين اخضرين الخ رواه النقاش
عن علي مرفوعا وقال وضعه منصور بن الموفق
حديث ان من بركة المرأة تبكيرها

اوسط مین انس سے اوسکی مثل معہ زیادتیون کے لایا ہے
اسکے اسناد مین عمرو بن سعید انس سے ہی کہا ابن حبان نے
عمرو بن سعید جو یہ حدیث موضوع انس سے روایت کرتا ہے
اسکا ذکر کتابون مین حلال نہین مگر اس جہت سے کہ خواص
کو خبر ہو جائے۔ کہا لآلی مین مین کہتا ہون اسکو حسن بن
سفیان نے مسند مین طریق ہشام بن عمار سے روایت
کی ہے انتہے مین کہتا ہون ہشام بن عمار بن نصر سے
وہ عمرو بن سعید سے روایت کرتا ہے اور لانا اس حدیث
کا دوسری کتاب مین طریق اس وضاع سے کچھ فائدہ نہین
دیتا **حدیث** جسکے پاس ایک بیٹی ہو وہ خوش ہوا
اور جسکے پاس دو بیٹیان ہون اوسپر حج نہین ہے اور جسکے
پاس تین ہون اوسپر صدقہ اور ضیافت مہمانون کی نہین
ہے اور جسکے پاس چار ہون پس اے اللہ کے بندو اوسکی مدد کرو
اوسکی مدد کرو اوسکو قرض دو اوسکو قرض دو۔ اسکو عبادہ بن
صامت سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے اسکو
موضوعات مین شمار کیا ہے اور لآلی مین روایت کی ہے
کہ طبرانی نے ابی المحبر سے روایت کی ہے کہا اوس نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا عیال دو بیٹیان یا
دو بہنیان یا دو خالہ یا دو پھوپھیان یا دو دادیان ہو وین وہ
وہ جنت مین میرے ساتھ ہوگا مثل ان دونون کے اگر تین
ہو وین الخ **حدیث** جسکی لونڈی اولاد جنے اور جو چیز
اللہ تعالے نے پیدا کی ہے اوسپر وہ غصے نہو تو فرشتہ
آسمان سے سبز پرون والا اترتا ہے الخ اسکو
نقاش نے علی سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور کہا منصور
بن موفق نے اسکو بنایا ہے **حدیث** عورت کی برکت سے ہے جننا اوسکا

بالانثی الخ رواہ الخرائطی عن واثلۃ بن الاسقع
مرفوعا وفی اسنادہ العلاء بن کثیر الدمشقی
یروی الموضوعات عن الثقات واخر متروک وقد رواہ ابن
مردویۃ فی التفسیر ورواہ ایضا ابو الشیخ من
حدیث عائشۃ **حدیث** من حمل طرفۃ من
السوق الی ولد کان کحامل صدقۃ وابدا
بالاناث الخ رواہ ابن عدی عن انس مرفوعا
وفی اسنادہ حماد بن عمرو النصیبی وضاع واخر
متروکان وقال العراقی فی تخریج الاحیاء سندہ
ضعیف **حدیث** لان یربی احدکم بعد اربع
وخمسین ومائۃ سنۃ جرو کلب خیر لہ من ان
یربی ولد الصلبۃ رواہ تمام عن ابن عباس مرفوعا
قال الھیثمی ھذا حدیث موضوع ورواہ
ابو نعیم فی الحلیۃ ورواہ الحاکم فی تاریخہ من
حدیثہ بلفظ تاتی علی الناس زمان لان یربی
احدکم جرو کلب خیر لہ من ان یربی ولدا من
صلبہ واخرجہ ایضا فی مستدرکہ وقال تفرد بہ
یوسف بن سکین وھو واہ ومستنصر بن عمارۃ بن ابی ذر و
ابوہ مجھولان **حدیث** من صبر علی سوء خلق امراتہ
اعطاہ اللہ من الاجر مثل ثواب اسیۃ امراۃ فرعون
قال فی المختصر لا اصل لہ **حدیث** اذا استصعب علی
احدکم دابۃ او ساءت خلق زوجتہ او احد من
اھل بیتہ فلیؤذن فی اذنہ قال فی المختصر ضعیف
حدیث تعس عبد الزوجۃ قال فی المختصر لا اصل لہ
حدیث اجیعوا النساء جوعا غیر مضر واعروھن

عورت کو الخ اسکو خرائطی نے واثلہ بن اسقع سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور اسکے اسناد میں علاء بن کثیر دمشقی ہے جو
موضوعات روایت کرتا ہے اور دوسرا متروک ہے اور
ابن مردویہ نے تفسیر میں روایت کی ہے اور ابو الشیخ نے
بھی عائشہ سے روایت کی ہے **حدیث** جسنے اوسکی طرف
بازار سے ولد تک اوٹھائی نقل اوٹھانیوالے صدقہ کے ہوتا ہے
اور شروع کرو ساتھہ عاجزوں کے الخ اسکو ابن عدی نے انس سے
مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد میں حماد بن عمر النصیبی
وضاع ہے اور دوسرے متروک ہین اور کہا عراقی نے تخریج الاحیاء
مین سند اسکی ضعیف ہے **حدیث** البتہ پالنا کسی کا تمہسے
بعد ایک سو چوپن برس کے کتے کے بچے کو بہتر ہے اس سے کہ
اپنی حقیقی اولاد کو پالے اسکو تمام نے ابن عباس سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور کہا ہیثمی نے یہ حدیث موضوع ہے اور اسکو ابو نعیم
نے حلیہ مین روایت کیا ہے اور حاکم نے تاریخ مین اس سے ان لفظون
سے آدمیون پر ایک زمانہ آئیگا البتہ پالنا کسی کا تمہسے کتے کہ بچے
کو بہتر ہے اس سے کہ اپنی حقیقی اولاد کو پالے اور بھی اوس نے
مستدرک مین روایت کی ہے اور کہا یوسف بن سکین اس سے
منفرد ہوا ہے اور وہ واہی ہے اور مستنصر بن عمارہ بن ابی ذر
اور باپ اوسکا مجہول ہین **حدیث** جو شخص اپنی عورت کے
بری خلق پر صبر کرے اللہ تعالے اوسکو آسیہ عورت فرعون کے
برابر اجر دیتا ہے کہا مختصر مین اسکا کچھہ اصل نہین **حدیث**
اگر چہارپایہ کسی پر تمسے سختی کرے یا اوسکی عورت کا خلق برا ہو یا
کسی اور کا اپنے اہل سے چاہیئے کہ اوسکے کان مین اذان دیوے
کہا مختصر مین ضعیف ہے **حدیث** ہلاک ہو عورت کا بندہ کہا مختصر مین
اسکا کچھہ اصل نہین **حدیث** عورتونکو بھوکا رکھو سوا ضرر کے اور ننگا رکھو

عریا غیر متبرج الخ لا اصل لہ وکذا العرو النساء
یلزمن الحجال لا اصل لہ وکذا استعینوا بالعری
حدیث مثل المراۃ الصالحۃ بین النساء
مثل الغراب الابقع بین مائۃ غراب یعنی الابیض
البطن قال فی المختصر ضعیف وله شاهد بسند
حسن حدیث الارملة الصالحة سمیت فی
السموات شهیدۃ الخ قال فی الذیل واهی الاسناد
حدیث اذا خرجت المراۃ من بیت زوجها
بغیر اذنه لعنها کل شیٔ طلعت علیه الشمس و
القمر الا ان یرضی عنها زوجها قال فی الذیل
هو من نسخة ابی هریرۃ عن انس مرفوعا
حدیث المراۃ وزوجها اذا اختصما فی
البیت یکون الشیطان یصفق یقول فرج
الله من فرجنی قال فی الذیل هو من نسخة
ابی هریرۃ عن انس حدیث شهوۃ النساء
تضاعف علی شهوۃ الرجال ذکره فی المقاصد و
روی الطبرانی عن ابن عمر بلفظ فضلت المراۃ
علی الرجل تسعة وتسعین من اللذۃ ولکن
الله القی علیهن الحیاء حدیث الولد سر ابیه
قال فی المقاصد لا اصل له حدیث
علقوا السوط حیث یراه اهل البیت فانه ادب لهم
قال فی المقاصد فی سنده من هو ضعیف
حدیث علموا بنیکم السباحة والرمی و
لنعم لهو المؤمنة مغزلها واذا دعاك ابوك و
امك فاجب امك قال فی المقاصد ضعیف

نہ ظاہر الخ اسکا کچھہ اصل نہین ۔ اور اسیطرح اسکا نہ گار کہو عورتون
کو لازم پکڑین ڈولیون کو اسکا کچھہ اصل نہین ۔ اور اسیطرح اسکا
مدد مانگو عورتون پر ساتھہ ننگائی کے حدیث مثال عورت
صالحہ کی درمیان عورتون کے مثل کوے ابقع کی ہے درمیان
کوون کے یعنی ابقع کے سفید بطن کے ہین ۔ کہا مختصر میں ضعیف
ہے اسکیلیے شاہد سند حسن سے ہے حدیث رانڈ صالحہ کا نام
آسمانون مین شہیدہ رکہا جاتا ہے الخ کہا ذیل مین یہ واہی الاسناد
ہے حدیث جب عورت خاوند کے گہر سے بغیر اوسکی اذن کے
نکلے او سپر کوسنے ہین جسپر سورج اور چاند نکلا ہے لعنت کرتی ہی مگر اسسے
اوسکا خاوند راضی ہو ۔ کہا ذیل مین یہ نسخہ ابی ہریرہ سے ہے جو انس
سے مرفوعا مروی ہے حدیث عورت خاوند جب گہر مین
جہگڑین شیطان انمین آواز کرتا ہے اور کہتا ہے خوش
ہو اللہ اوس سے جو مجہے خوش کرے کہا ذیل مین یہ نسخہ ابی
ہریرہ کے انس سے ہے حدیث شہوت عورتون کی
مردون کی شہوت پر دگنی ہوتی ہے یہ مقاصد مین مذکور
ہے اور طبرانی نے ابن عمر سے ان الفاظ سے روایت
کی ہے عورت کو مرد پر ننانوین مرتبہ لذت سے فضیلت دی
گئی ہے لیکن اللہ تعالے نے اونپر حیا ڈالا ہے حدیث
ولد سر ہے باپ کا ۔ کہا مقاصد مین اسکا کچھہ اصل نہین
حدیث لٹکاؤ مین چابک کو جسجگہ دیکہین اسکو
اہل بیت اسلیے کہ یہ اونکے لئے ادب ہی کہا مقاصد مین اس
کی سند مین ضعیف شخص ہے حدیث
اپنے لڑکون کو تیرنا اور تیر اندازی سکہلاؤ اور اچھی کہیل
عورتون کی تکلا تنا او سنکا ہے ۔ اور جب تجہے تیرا ماں باپ
بلائین تو ماں کو جواب دے کہا مقاصد مین ضعیف ہے

لکن لہ شواھد حدیث من لم یصلحہ
الخیر لصلحہ الشر قال فی المقاصد ھو من کلام
بعض السلف حدیث لان یؤدب الرجل
ولدہ خیر لہ من ان یتصدق بصاع ذکرہ
الصغانی حدیث لاتضربوا اولادکم علی
بکائھم الخ قال ابن حجر موضوع بلاریب حدیث
یشکی رجل قلۃ الولد فامرہ ان یاکل البیض و
البصل ھو موضوع حدیث لا یلقی اللہ
سبحانہ احد بذنب اعظم من جھالۃ اھلہ
قال فی المختصر لا اصل لہ حدیث من قعد
مع اھلہ مقعدا فقرأ اٰیۃ وھی قولہ فاستغفروا
ربکم الی اٰخرھا الا جعلہ اللہ علامًا وامدہ
بالمال وجعلہ فی سعۃ من الرزق فیہ متھم
بالوضع حدیث من ھلک من امتی فترک
خلفا یصلی صلوتہ ویقوم مقامہ فلم یمت غیر
کذاب حدیث احبوا البنات فانا
ابو البنات الخ قال فی الذیل ضعیف حدیث
من انفق علی تزویج ابنہ او ابنتہ درھمًا اعطاہ
اللہ بکل درھم اثنی عشر مدینۃ الخ فی اسنادہ
وضاع حدیث قلۃ العیال احد الیسارین
وکثرتہ احد الفقرین قال فی المقاصد ھو فی
الاحیاء والشطر الاول للقضاعی والدیلمی بسندین
ضعیفین حدیث النطفۃ التی یخلق منھا
الولد ترعد لھا الاعضاء والعروق کلھا الخ
قال فی الذیل فی اسنادہ کذاب حدیث

لیکن اسکے کئی شاہد ہین حدیث جسکی خیر صلاحیت نکرے
تو شر اوسکی صلاحیت کرتا ہے کہا مقاصد مین یہ بعض سلف
کی کلام ہے حدیث البتہ ادب سکھلانا مرد کا اپنی اولاد کو
بہتر ہے ایک صاع صدقہ کرنیسے اسکو صغانی نے ذکر کیا ہے
حدیث اپنی اولاد کو اونکی رونے پر نہ مارو الخ کہا ابن حجر
نے یہ بلاشک موضوع ہے حدیث ایک مرد نے
قلت اولاد کا شکوہ کیا آنحضرت نے اوسکو انڈے اور پیاز
کہانے کا امر کیا یہ موضوع ہے حدیث نہ ملے گا اللہ سبحانہ
کو کوئی ساتھہ کسی گناہ کے جو بڑا ہو اپنے عیال کی جاہل ہونے
سے کہا مختصر مین اسکا کچھہ اصل نہین حدیث جو شخص اپنے
اہل کے ساتھہ کسی جگہہ بیٹھا پس اوسنے یہ آیت پڑہی (پس
بخشش مانگو اپنے رب سے) آخر تک اوسکو اللہ تعالے عالم
کرتا ہے اور اوسکو مال سے مدد کرتا ہے اور اوسکے رزق میں
فراخی کرتا ہے اسمین متہم وضع ہے حدیث جو شخص میری امت
سے ہلاک ہو پس اپنے پیچھے (لڑکا) چھوڑا جو اوسکیطرح نماز پڑہتا
ہے اور اوسکی مقام مین کھڑا ہوتا ہے وہ نہین مرا اسمین کذاب ہے
حدیث دوست رکھو بیٹیون کو اسلیئے کہ مین باپ بیٹیون کا ہون الخ
کہا ذیل مین ضعیف ہے حدیث جو شخص اپنے بیٹے یا بیٹی کی نکاح پر
ایک درم خرچ کرے اوسکو اللہ تعالے ہر درم کے بدلے بارہ شہر دیتا
ہے الخ اسکے اسناد مین وضاع ہے حدیث عیال کا کم ہونا ایک
دو آسانیوں کا ہے اور کثرت ہونا اوسکا ایک دو فقر کا ہے کہا مقاصد
مین یہ احیا مین ہے اور جزو اول قضاعی اور دیلمی مین ساتھہ سندون
ضعیفون کے ہے حدیث جس نطفہ سے اولاد پیدا ہوتی ہے اوس
کے لئے سب اعضا اور رگین کانپتی ہین الخ کہا ذیل
مین اسکے اسناد مین کذاب ہے حدیث

كتاب الطلاق

باد روا اولادكم بالكنى لانه يغلب عليهم الالقاب
قال فى الوجيز فى اسناده جبس بن دينار

كتاب الطلاق - حديث

تزوجوا ولا تطلقوا فان الطلاق تهتز له
العرش رواه الخطيب عن على مرفوعا وفى اسناده
عمرو بن جميع يروى الموضوعات عن الاثبات

حديث ان رجلا من الانصار اتى النبى صلى
الله تعالى عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله ان
اخى حلف قال قال امرأته طالق ثلاثا ان كلمنى
قال كيف اصنعها بزوجها قال ما اصنع به قال
كيف صنعته بها قال ما اصنعه بها قال يدعها
حتى ينقضى عدتها ثلاث حيض ثم تكلم
اخاك فليخطبها بمهر جديد فيكون عنده
على طلقتين رواه الخطيب عن جابر مرفوعا وفى
اسناده محمد بن عبد الملك الانصارى وضاع

حديث من مشى فى تزويج بين اثنين حتى
يجمع الله بينهما اعطاه الله بكل خطوة وبكل كلمة
تكلم بها فى ذلك عبادة سنة صيام نهارها
وقيام ليلها ومن مشى فى تفريق بين اثنين حتى
يفرق بينهما كان حقا على الله ان يضرب راسه
يوم القيمة بالف صخرة من نار جهنم رواه الخطيب
عن ابى هريرة وابن عباس مرفوعا وهو موضوع
وروى الدارقطنى من حديث ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من
عمل فى فرقة بين امرأة وزوجها كان فى غضب

اپنی اولاد کی کنیت جلدی رکھو اسلئے کہ اونپر القاب غالب
ہو جاتے ہین کہا وجیز مین اسکی اسناد مین جبس بن دینار ہے

کتاب طلاق کے بیان مین - حدیث

نکاح کرو اور طلاق نہ دو اسلئے کہ طلاق سے عرش ہلجاتا ہی
اسکو خطیب نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکے اسناد
مین عمرو بن جمیع ہے یہ ثقون سے موضوعات روایت کرتا ہے

حدیث ایک مرد انصار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
اور کہا یا رسول اللہ میرے بہائی نے طلاق کی قسم کی ہے کہ میرے
ساتھہ کلام نہ کریگا کیا آپ اوسکی کوئی جگہہ خلاصی کی پاتے ہو
فرمایا آنحضرت نے کسطرح اوسنے قسم کی ہے کہا اوسنے یہ کلمہ اوسنے
کہا ہے عورت اوسکی طالق ہے تین دفعہ اگر مجھسے کلام کرے فرمایا

اسکو خطیب نے جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے اسکی اسناد
مین محمد بن عبد الملک الانصاری وضاع ہی **حدیث** جو شخص دو
آدمیوں کی نکاح کرانے مین چلا تاکہ اللہ تعالی اونکو جمع کردی اللہ تعالی اوسکو
ہر قدم کے بدلے اور ہر کلام کے بدلے جو اونمین کلام کری سال کی عبادت کا
(ثواب) دیتا ہی اوسکے دنکی روزے اور رات کا قیام - اور جو شخص دو آدمیونکے
جدا کرنے مین چلے تاکہ اونمین جدائی ڈالدے تو اللہ تعالی پر لازم ہے کہ قیامت کے دن
اوسکے سر کو ہزار پتھر آگ دوزخ سے مارینگا اسکو خطیب نے ابی ہریرہ اور ابن
عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور موضوع ہے اور دارقطنی نے ابن عباس سے
روایت کی ہے کہا اوسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
عورت اور خاوند کی جدائی کیلیے کوئی عمل کرے اللہ تعالی کے غضب مین ہوتا ہے

متن

الله ولعنة الله في الدنيا والآخرة وكان حقا
على الله ان يضربه يوم القيمة بصخرة من نار
جهنم الا ان يتوب قال الدارقطني تفرد به
القسم بن بهرام قال ابن حبان لا يجوز الاحتجاج
به **كتاب المعاملات** **حديث**
ان النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اتى على
جماعة من التجار فقال يا معشر التجار فاستجابوا
ومدوا اعناقهم فقال ان الله باعثكم يوم
القيمة فجارا الا من امر بصدقة وصلى وادى
الامانة قال ابن حبان ليس لهذا الحديث اصل
يرجع اليه وقد اخرج نحوه هذا الحديث المقدسي
في المختارة وخرج احمد والحاكم وصححه عنه
صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بلفظ التجار هم
الفجار قالوا يا رسول الله ليس قد احل الله البيع و
حرم الربوا قال بلى ولكنهم يحلفون فياثمون و
يحدثون فيكذبون **حديث** شرار الناس
التجار والزراع رواه الجوزقاني في موضوعاته
عن انس مرفوعا وفي اوله الا ان التاجر فاجر
الا ان التاجر فاجر وقال الجوزقاني باطل وفي
اسناده غير واحد من المجاهيل وروى ابن عدي
عن ابن عباس مرفوعا نحوه وكذا ابو نعيم وفي
اسناده ابن عدي متروك **حديث** خلق
الله الارزاق قبل الاجساد بالفي عام فبسطها
بين السماء والارض فضربتها الرياح فوقعت
في المشارق والمغارب فمنه ما وقع رزقه

ترجمہ

اور اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور سب لوگوں کی دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور حق ہے
اللہ پر کہ قیامت کے دن ساتھ پتھر کے آگ دوزخ سے مارےگا مگر یہ
کہ توبہ کرے۔ کہا دارقطنی نے متفرد ہوا اس سے قاسم بن بہرام کہا
ابن حبان نے اسکے ساتھ حجت پکڑنی جائز نہیں **کتاب**
معاملات کے بیان میں - حدیث
نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک جماعت سوداگروں پر حاضر ہوئے
فرمایا اے گروہ سوداگروں کے اونہوں نے جواب دیا اور گردنیں دراز
کین پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمکو قیامت کے دن فاجرین اٹھایگا
مگر جس نے صدقہ کا حکم کیا اور نماز پڑھی اور امانت کو ادا کیا۔ کہا
ابن حبان نے اس حدیث کی اصل نہیں جسکی طرف رجوع
کیا جاوے اور مقدسی نے مختارہ میں اس حدیث کی مثل روایت
کی ہے اور احمد اور حاکم نے (اور اونہوں نے اوسکی تصحیح کی ہے)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ سے روایت کی ہے
تاجر وہی فاجر ہیں کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو
حلال نہیں کیا اور ربوا کو حرام نہیں کیا فرمایا کیوں نہیں ہے لیکن تم
قسمیں کہاتے ہو اور گناہ کرتے ہو اور باتیں کرتے ہو اور جھوٹ بولتے ہو
حدیث شریر آدمیوں کے تاجر اور کہیتی والے ہیں اسکو جوزقانی
نے انس سے مرفوعا موضوعات میں روایت کیا ہے اور اسکے اول
میں ہے خبردار تحقیق تاجر فاجر ہے خبردار تحقیق تاجر فاجر ہے
اور کہا جوزقانی نے باطل ہے اور اسکی اسناد میں بہت مجہول آدمی
ہیں اور ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعا اسکی مثل روایت کی ہے اور ایسا
ہی ابو نعیم نے اور اسناد ابن عدی میں متروک ہے **حدیث** اللہ تعالیٰ
نے رزقونکو پہلے جسموں کے دو ہزار سال پیدا کیا۔ پھر اوسکو آسمان
اور زمین کے درمیان بچھا دیا تو اوسکو ہواؤں نے مشارق
اور مغارب میں گرا دیا بعضوں کا رزق + + +